www.KitaboSunnat.com

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (الجمعہ ۱۰)

ذکر اللہ

قرآن و حدیث کی روشنی میں

عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

ناشر: رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد
فون: ۶۴۹۹۱۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ الجمعہ ۱۰

اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم فلاح پاؤ

ذکر اللہ

یہ بات قاعدے کی بھی ہے اور مشاہدے کی بھی کہ جب کوئی کسی پر کسی قسم کا احسان کرتا ہے، تو جس پر احسان کیا گیا ہے اور وہ حق شناس اور دیانتدار ہے تو اپنے محسن کے احسان کو ہمیشہ یاد رکھتا ہے اور اس کا ذکر اپنے رشتہ دار، یار و غمخوار اور ہر ایک ملنسار کے پاس بے اختیار بڑے پیار سے کرتا ہے ۔ بنا بریں پروردگارِ عالم کے انسان پر احسانات ماں کے پیٹ سے قبر کے پیٹ تک بے کنارو بے شمار ہیں لہٰذا اس پر لازم ہے کہ ہر دم ہر قدم پر اس کے دل کے ساتھ اس کی زبان بھی اللہ تعالٰی کے ذکر کے ساتھ تر رہے، اس کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں اسی کا تذکرہ ہے

عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی مکہ مکرمہ

۱۹ [illegible] ۱۹۹۷ء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذکر اللہ

قرآن و حدیث کی روشنی میں

عبد الرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

www.KitaboSunnat.com

رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار فیصل آباد
پاکستان

فون ۶۴۹۹۱۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحقِ مؤلف محفوظ ہیں ۔

ذکر اللہ

قرآن وحدیث کی روشنی میں

طبع اول ستمبر ۱۹۹۶ء
تعداد ۱۱۰۰
قیمت ۹۹/-

08610

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

ناشر/ملنے کا پتہ
رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار فیصل آباد پاکستان فون ۹۹۱۶
لاہور ملنے کا پتہ
نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور فون ۳۲۱۸۶۵

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
انتساب	۱۳	کھڑے بیٹھے، اور لیٹے اللہ کا ذکر کرو	۲۲
حرفِ اوّل	۱۴	انسان کی تین ہی حالتیں ہیں کبھی وہ کھڑا ہوتا ہے، کبھی بیٹھا اور کبھی لیٹا ہوا	۲۳
ذکر اللہ کے متعلق اُن آیات کی تفصیل جن کی تفسیر و تشریح اس کتاب میں درج کی گئی ہے	۱۵	نماز خود بھی اللہ تعالےٰ کی عبادت اور اس کا ذکر ہے	۲۳
اللہ تعالےٰ کا ذکر اور تخلیقِ کائنات میں فکر	۱۸	حدیث کے مطابق نماز جنّت کی چابی ہے	۲۴
معبودیت کی صلاحیت	۲۰	بیٹھے اور لیٹے ہوئے اللہ کا ذکر نہ کرنے کا انجام	۲۴
اعلیٰ واشرف عبادت	۲۰		
قتال یعنی جنگ میں نماز کے بعد ذکر اللہ	۲۲		

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
ذکرِ خفی اور ذکرِ جہر	۲۵
زندہ ہوتے ہوئے مُردہ	۳۲
ذکرِ الٰہی کی فضیلت و تاکید	۳۳
فرشتوں کا عمل	۳۴
اللہ پاک ہر سجدہ میں ایک درجہ بڑھاتا ہے	۳۵
شیطان کا رونا	۳۶
خوفِ خدا	۳۷
ایمان میں ترقی	۳۸
اللہ پر توکل	۴۰
اقامتِ صلوٰۃ	۴۱
اللہ کی راہ میں خرچ کرنا	۴۲
ذکر اللہ تمام اعمالِ صالحہ کی رُوح	۴۳
اے ایمان والو اللہ کا ذکر کثرت سے کرو	۴۴
ذکر اللہ کی کوئی حد مقرر نہیں	۴۶
ذکر سانس کی طرح ہر وقت مطلوب ہے	۴۷
اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنے والوں کے درجات	۴۷
اہلِ ایمان کے لئے فرشتوں کا استغفار	۵۰
اہلِ ایمان کا جنت میں استقبال	۵۱
جنت کے فرشتوں کی طرف سے دُعا اور مبارکباد	۵۱
جنت میں نہ کوئی غم ہوگا نہ تکلیف ہوگی اور نہ تھکاوٹ	۵۳
جب جمعہ کی اذان ہوجائے تو اللہ کے ذکر (نماز) کیلئے چل پڑو	۵۴
امام کا خطبہ (ذکر) فرشتے بھی سُنتے ہیں	۵۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
خطبہ کے لئے ذکر اللہ کا لفظ آیا ہے	۵۶	اللہ کے ذکر کیلئے جھک جانا دلوں کا نرم ہو جانا	۶۹
اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو نمازِ جمعہ فرض ہے	۵۷	سب سے پہلے خشوع اٹھ جائے گا	۷۰
خطبۂ جمعہ کو ذکر اللہ فرمایا ہے	۵۸	اللہ کے ذکر کے لئے دل اور	۷۱
اللہ کا ذکر سونا چاندی خرچ کرنے اور راہِ خدا میں جان دینے سے افضل ہے	۵۹	جلد دونوں نرم ہو جاتے ہیں	
		اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے	۷۲
		نماز کا مقصد	۷۵
ذکر اللہ میں محنت کم اجر زیادہ	۶۱	نماز کے دو اہم پہلو	۷۶
جب اللہ کے ذکر کیلئے ہونٹ حرکت کرتے ہیں	۶۲	سجاعت اور تہور میں فرق	۸۰
		مسلمانوں کو تسلی	۸۱
دلوں کا سہم جانا اور ایمان کا بڑھ جانا	۶۳	اللہ کے ذکر سے غفلت کھلی گمراہی ہے	۸۲
ذکر اللہ سے دلوں کا اطمینان	۶۸	قیامت کے دن اندھا اٹھایا جائے گا	۸۴
خوف وخشیت	۶۹	اللہ تعالیٰ کو بھلا دینے کا نتیجہ	۸۵

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
اہلِ ایمان کو کاروبار اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتا	۸۶	ذکر کی مجلسیں اور اُن کی فضیلت	۹۴
وہ تارکِ دُنیا گوشہ نشین نہیں ہوتے	۸۷	اکٹھے بیٹھ کر اللہ کے ذکر کرنے پر بشارت	۹۶
تم میرا ذکر کرو مَیں تمہارا ذکر کروں گا	۸۸	ذکر کی محفل میں شاملین پر چار انعامات	۹۸
رحمان کے ذکر سے اعراض کا انجام	۸۹	تم مجھے جس طرح یاد کرو گے مَیں بھی تمہیں اُسی طرح یاد کرونگا	۱۰۰
خطرناک نقصان - کہیں مال اور اولاد کی محبت اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردے	۹۰	حُسنِ صفات کا منبع	۱۰۲
		کثرتِ ذکر اللہ کی حکمت	۱۰۳
عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں اللہ تعالےٰ کا ذکر	۹۲	اللہ کا زیادہ ذکر کرنے والے سبقت لے گئے	۱۰۳
جب تم شعائرِ حج ادا کرچکو تو اللہ کا ذکر کرو	۹۳	جس مرد نے اپنی بیوی کو رات کے حصّہ میں اُٹھایا پھر دونوں نے مل کر دو رکعتیں پڑھی	۱۰۴
مناسکِ حج کا مقصد	۹۴		

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
جو شخص اپنا کوئی وظیفہ یا مقرّرہ ذکر سے محروم رات کو سو یا رہ گیا	۱۰۶
دشمن فوج سے مقابلہ کے وقت اللہ کا ذکر کرو	۱۰۷
دل کی صفائی کیلئے اللہ تعالیٰ کا ذکر مؤثر ترین ہے	۱۰۹
حصولِ صبر واستقامت کیلئے اپنے رب کی تسبیح کیجئے	۱۱۰
سورج کے طلوع وغروب سے پہلے اور رات کے اوقات میں اپنے رب کی تسبیح کیجئے	۱۱۲
نمازوں کے اوقات	۱۱۳
جہاد، نماز، روزہ، حج زکوٰۃ کے ساتھ اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا	۱۱۵
اور اُس کی حمد میں تسبیح کرتے رہیئے	۱۱۶
صلحِ حدیبیہ	۱۱۷
صبح وشام اپنے رب کی تسبیح کرتے رہیئے	۱۱۸
اپنے رب کی تسبیح کرتے رہو طلوعِ شمس سے قبل اور بعد اور رات کو بھی	۱۱۹
آپ اپنے عظیم پروردگار کی تسبیح کرتے رہیئے	۱۲۲
سُورۂ واقعہ کے مطالب کی تفصیل	۱۲۲
سورۂ واقعہ کی فضیلت	۱۲۴
اور اپنے پروردگار کے نام یاد کرتے رہیئے،	۱۲۶
ترکِ تعلقات اور ترکِ دُنیا	۱۲۷

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مادّی زندگی کے لئے سانس کی ضرورت	۱۲۸	کثرتِ کلام بغیر ذکر اللہ	۱۴۳
		کلماتِ ذکر	۱۴۵
اپنے پروردگار برتر کے نام کی تسبیح کیجئے	۱۲۹	کلماتِ ذکر اور اُنکی فضیلتُ برکت	۱۴۶
پاکیزگی اور ذکر اللہ فلاح کا راستہ ہے	۱۳۳	افضل الذکر (ذکروں میں بہترین ذکر،	۱۴۸
رسول اللہ صلعم کی کثرتِ ذکر اللہ کے لئے دعا	۱۳۴	لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ	
		افضل الذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ	۱۴۹
آنحضورؐ کی حضرت معاذؓ کو ذکر اللہ کی وصیّت	۱۳۵	خلوص دل سے کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھنے والے کا مرتبہ	۱۴۹
آپ اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے	۱۳۶	موسیٰ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے بہترین کلمہ ذکر کے	۱۵۱
وفات کے قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر عمل	۱۳۸	لئے استدعا اور اللہ تعالیٰ کا جواب	
دنیا سے جانے کے وقت اللہ کے ذکر سے زبان تر ہو	۱۴۰	دخولِ اسلام اور آخرت میں نجات	۱۵۵

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
صدقِ دل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھنے والا اگر کسی گناہ کے سبب جہنم میں گرا دیا گیا تو بالآخر اُسے وہاں سے نکال لیا جائے گا	١٥٦
اعمال کا دارو مدار خاتمہ پر ہے	١٥٩
مرنے والے کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی تلقین	١٦٠
جس کی آخری بات لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہوگی وہ جنت میں جائے گا	١٦٠
کلمۂ طیبہ ایمان کی بنیاد ہے	١٦٠
دخولِ جنت کی ضمانت	١٦٤
جنت کی کنجی	١٦٤
ایمان کی تجدید کرو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھ کر	١٦٥
جہنم سے نجات کا وعدہ	١٦٦
کلمۂ طیبہ (نشانِ توحید و رسالت) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ	
اخلاص کے ساتھ کلمۂ طیبہ پڑھنے کا اجر	١٦٧
کلمۂ شہادت	١٦٧
اللہ کے ذکر کے بغیر وضو مکمل نہیں	١٦٨
بغیر اللہ کا نام لئے (بسم اللہ پڑھے) وضو کا مقام	١٦٩
وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنے کا اجر	١٧٠
کلمۂ توحید کی فضیلت	١٧١
مغرب اور صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ کلمۂ توحید پڑھنے کا اجر	١٧٢

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
بازار میں کلمۂ توحید پڑھنے کا اجر	۱۷۴	آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اور اُن کے سائے	۱۹۱
بازار میں داخل ہونے کی دُعا	۱۷۵	اللہ کے آگے جھکے ہوئے ہیں	
		ساتوں آسمان اور زمین	۱۹۳
جنت کے جواہرات میں سے ایک جوہر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ کی فضیلت	۱۷۷	اور جو کوئی ان میں ہے اللہ کی حمد کر رہے ہیں	
		فرشتے رات دن اللہ کی تسبیح کرتے ہیں	۱۹۴
عرشِ الٰہی سے اُترا ہُوا کلمہ	۱۷۸		
جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ	۱۷۹	حضرت داؤد علیہ السلام کی تسبیح کے ساتھ پہاڑوں اور پرندوں کی تسبیح	۱۹۵
اسمِ اعظم	۱۸۱		
اسمائے حُسنیٰ اللہ تعالےٰ کے پاک نام	۱۸۳	آسمانوں اور زمین میں تمام مخلوق اللہ کی تسبیح کر رہی ہے	۱۹۷
تسبیح و تحمید	۱۸۹	اللہ تعالےٰ مشرکین کی خرافات سے پاک اور ساری خوبیوں کا مالک ہے،	۱۹۸
رعد اور فرشتے اللہ کے خوف سے اُسکی تسبیح کرتے ہیں	۱۹۰		

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
فرشتے اللہ کی حمد اور اہلِ ایمان کیلئے استغفار کرتے ہیں	۲۰۰
مَنْ صَلَحَ کا ٹکڑا قابلِ لحاظ ہے	۲۰۳
فرشتوں کی تسبیح اور زمین پر بسنے والوں (سب) کے لئے دُعائیں	۲۰۴
کسی سواری پر سوار ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد	۲۰۵
صبح و شام اُس کی تسبیح میں لگے رہو	۲۰۷
زمین و آسمان میں ہر چیز اپنے خالق کا حق پہچانتی اور اُس کی تسبیح کر رہی ہے	۲۰۸
تسبیح کی حقیقت اور اُسکے مختلف پہلو	۲۰۹
تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہی ہے	۲۱۳
سب سے پہلے جنت کی طرف کون بلائے جائینگے	۲۱۴
شُکر کی بنیاد	۲۱۵
کھانے اور پینے کے بعد الحمدللہ پڑھنے کا اجر	۲۱۵
چار افضل کلمات	۲۱۶
سُورج کی روشنی سے منور تمام اشیاء کے مقابلہ میں محبوب ترین چار کلمات	۲۱۶
اللہ تعالےٰ کی طرف سے فرشتوں کیلئے منتخب کلام	۲۱۸
چار کلمات اور اُنکی فضیلت	۲۱۹
آنحضرت کی طرف سے حضرت فاطمہؓ کیلئے خادم سے افضل وظیفہ	۲۲۰
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت فاطمہؓ کو وصیت	۲۲۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
مچھلی کے پیٹ میں تسبیح	۲۲۲
مصیبت سے نجات کا طریقہ یونس علیہ السلام کی مچھلی کے پیٹ میں تسبیح	
اگر یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں تسبیح نہ کرتے	۲۲۳
حضرت یونسؑ کی مچھلی کے پیٹ میں دُعا جس کے ساتھ ہر دُعا قبول ہوتی ہے	۲۲۵
حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں	۲۲۷
نینویٰ کا محلِ وقوع	۲۲۸
قومِ یونس علیہ السلام کی تعداد	۲۲۸
زمانہ کا تعین	۲۲۹
منصبِ نبوت کے وقت حضرت یونسؑ کی عمر	۲۲۹
حضرت یونس علیہ السلام کا مفصل واقعہ	۲۳۰

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

میں یہ کتاب ذکر اللہ ہر اُس خوش قسمت کے نام منسوب کرتا ہوں جس کے دن رات جملہ لمحاتِ حیات ذکر اللہ میں گزر رہے ہیں اور اُس کے تفکرات کا محور فکرِ آخرت اور اُس کی تیاری بن گیا ہے حقیقت میں وہ بڑا خوش بخت انسان ہے "

عبد الرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی
فیصل آباد ۱۰/اکتوبر ۱۹۹۷ء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حرفِ اوّل

اس کتاب " ذکر اللہ " میں فضائلِ ذکر اور کلماتِ ذکر بیان کئے گئے ہیں، کلماتِ ذکر کا احاطہ ناممکن ہے، تاہم کوشش کی گئی ہے کہ اقسامِ ذکر کا بیان زیادہ سے زیادہ ہو جائے۔

عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

فیصل آباد۔ ۱۰/ اکتوبر ۱۹۹۷ء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذکر اللہ کے متعلق اُن آیات کی تفصیل جن کی تفسیر و تشریح اس کتاب میں درج کی گئی ہے

شمار نمبر	سورۃ	نمبر آیت	صفحہ	شمار نمبر	سورۃ	نمبر آیت	صفحہ
۱	آلِ عمران	۱۹۱	۱۸	۱۳	المؤمن	۷	۵۰
۲	النساء	۱۰۳	۲۲	۱۴	الشوریٰ	۵	۵۰
۳	طٰہٰ	۱۴	۲۴	۱۵	الفرقان	۷۵	۵۱
۴	الاعراف	۲۰۵	۲۶	۱۶	الزمر	۷۳	۵۱
۵	الاسراء	۱۱۰	۲۹	۱۷	فاطر	۳۵-۳۴	۵۳
۶	الاعراف	۵۵	۳۲	۱۸	الجمعہ	۱۰-۹	۵۴
۷	الاعراف	۲۰۶	۳۴	۱۹	الانفال	۴-۲	۶۳
۸	الحج	۳۵-۳۴	۳۷	۲۰	آلِ عمران	۱۳۵	۶۴
۹	الاحزاب	۴۴-۴۱	۴۵	۲۱	الرعد	۲۸	۶۸
۱۰	یٰسین	۵۸	۴۹	۲۲	الحدید	۱۶	۶۹
۱۱	النحل	۳۲	۴۹	۲۳	الزمر	۲۳	۷۱
۱۲	یونس	۱۰	۴۹	۲۴	العنکبوت	۴۵	۷۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شمار نمبر	سورۃ	نمبر آیت	صفحہ	شمار نمبر	سورۃ	نمبر آیت	صفحہ
۲۵	الزمر	۲۲	۸۲	۴۲	المؤمن	۵۵	۱۱۸
۲۶	طٰہٰ	۱۲۴	۸۴	۴۳	قٓ	۳۹-۴۰	۱۱۹
۲۷	الحشر	۱۹	۸۵	۴۴	〃	۲-۳	۱۲۰
۲۸	النور	۳۷	۸۷	۴۵	النحل	۱۲۷	۱۲۱
۲۹	البقرہ	۱۵۲	۸۸	۴۶	الواقعہ	۷۴	۱۲۲
۳۰	الزخرف	۳۶	۸۹	۴۷	المزمّل	۸	۱۲۶
۳۱	الجن	۱۷-۱۸	۸۹	۴۸	الاعلیٰ	۱-۳	۱۲۹
۳۲	المنفقون	۹	۹۰	۴۹	آلِ عمران	۴۹	۱۳۱
۳۳	البقرہ	۱۹۸	۹۲	۵۰	الشمس	۸	۱۳۲
۳۴	〃	۲۰۰	۹۳	۵۱	الاعلیٰ	۱۴-۱۵	۱۳۳
۳۵	طٰہٰ	۸۲	۱۰۱	۵۲	النصر	۳	۱۳۶
۳۶	الاحزاب	۳۵	۱۰۲	۵۳	النور	۶۳	۱۵۶
۳۷	الانفال	۴۵	۱۰۷	۵۴	الرعد	۱۳	۱۹۰
۳۸	الحجر	۹۸-۹۹	۱۱۰	۵۵	〃	۱۵	۱۹۱
۳۹	طٰہٰ	۱۳۰	۱۱۲	۵۶	بنی اسرائیل	۴۴	۱۹۳
۴۰	الفرقان	۵۸	۱۱۶	۵۷	الانبیاء	۱۹-۲۰	۱۹۴
۴۱	〃	۶۰	۱۱۷	۵۸	〃	۷۹	۱۹۵

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شمار نمبر	سورة	نمبر آیت	صفحہ	شمار نمبر	سورة	نمبر آیت	صفحہ
۵۹	سبا	۱۰	۱۹۶				
۶۰	صٓ	۱۸-۱۹	۱۹۶				
۶۱	النور	۴۱	۱۹۷				
۶۲	الصّٰفّٰت	۱۸۰-۱۸۲	۱۹۸				
۶۳	المؤمن	۷-۹	۲۰۰				
۶۴	الشوریٰ	۵	۲۰۴				
۶۵	الزخرف	۱۳-۱۴	۲۰۵				
۶۶	الفتح	۹	۲۰۷				
۶۷	الحدید	۱-۳	۲۰۸				
۶۸	التغابن	۱	۲۱۳				
۶۹	انبیاء	۸۷	۲۲۳				
۷۰	الصّٰفّٰت	۱۴۳-۱۴۴	۲۲۴				

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا ذکر اور تخلیق کائنات میں فکر

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ	یہ ایسے ہیں کہ جو اللہ کو کھڑے
اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا	اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں
وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ	پر یاد کرتے رہتے ہیں اور
وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ	آسمانوں اور زمین کی پیدائش
خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	میں غور کرتے رہتے ہیں
وَالْاَرْضِ رَبَّنَا	اے ہمارے پروردگار
مَا خَلَقْتَ ھٰذَا	تُو نے یہ سب کچھ لا یعنی
بَاطِلًا سُبْحَانَکَ	نہیں پیدا کیا ہے، تُو پاک
فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ	ہے سو محفوظ رکھ ہم کو
(آل عمران ۱۹۱)	دوزخ کے عذاب سے "

اہل ایمان، صالحین و مفکرین کے اوصاف بیان ہو رہے ہیں کہ اُن کی یہ حالت ہے کہ وہ کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے اللہ کو کسی وقت نہیں بھولتے ہیں یہ لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی توحید و فردیت، اُس کی حکمت و صنعت، اُس کی قدرت و حاکمیت اُس کی ربوبیت و رحمت، اُس کی ہیبت و خشیت، اُس کی عزّت و عظمت کا نظارہ دل کی نظر سے کرتے رہتے ہیں، آسمان و زمین اور اُن کے درمیان کائنات کے مناظر پر جب اُن کی نظر اُٹھتی ہے تو وہ بے اختیار پکار اُٹھتے ہیں، رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا، اے ہمارے پروردگار تُو نے یہ سب کچھ عبث، بے مقصد و بے معنی نہیں پیدا کیا، سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ہ تو پاک ہے (ہر عیب، ہر نقص سے) سو ہمیں جہنّم کے عذاب سے محفوظ فرما"

نظامِ فلکی اور اُس کی تفصیلات، چاند، سورج، ستاروں کی تعداد، اُن کے درمیانی فاصلے اُنکے باہمی تعلقات و تاثرات، اُن کی گردش کی پیمائش، گرہن کے اسباب و اوقات، اُن کے طلوع و غروب، نُور و حرارت وغیرہ کے قواعد و ضوابط، اس قسم کی تفصیلات سے علمِ ہیئت کی کتابوں کے دفتر کے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ رہی زمین تو ہیئتِ ارض، مساحتِ ارض معدنیاتِ ارض، کششِ ارض، ہواؤں اور موسموں کے تغیّرات وغیرہ کے لئے تو کوئی ایک پورا فن بھی کافی نہ

www.KitaboSunnat.com
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوا، بلکہ جغرافیہ، جغرافیہ طبعی، جیالوجی، فزالوجی، میٹرولوجی، آرکیالوجی، خدا جانے کتنے فنون پر فنون نکلتے چلے آرہے ہیں اور حکمتِ باری اور صفتِ باری کے انداز اور تخمینے ختم ہونے کے قریب بھی نہیں آرہے ہیں،

مشرک قومیں، آیت میں ضمناً اُن مشرک قوموں کا بھی ردّ آگیا جنہوں نے آسمان یا زمین یا رات دن کو دیوی دیوتا سمجھا ہے

معبودیت کی صلاحیت

اُن میں سے کسی میں بھی نہیں یہ سب کے سب مملوک و مسخّر ہیں ایک صانعِ اعظم ربّ کائنات کے"

اعلیٰ واشرف عبادت

کائناتِ طبعی کے ان عظیم الشان موجودات کے قوانینِ طبعی اور قواعدِ تکوینی سے صانعِ اعظم و خالقِ عالم کی قدرت، حکمت، صفت پر استدلال کرتے رہنا عبادت ہی نہیں ایک اعلیٰ واشرف عبادت ہے،

هو افضل العبادات کما قال علیه الصلوٰة والسلام لا عبادة کالتفکر لانه المخصوص بالقلب والمقصود من الخلق (بیضاوی)

دلّت الاٰیة علیٰ ان اعلیٰ مراتب الصدیقین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

التفکر فی دلائل الذات والصفات (کبیر)

کاش! آج ہمارے ماہرینِ فنِ ہیئت، فلکیات، ریاضیات وغیرہ علوم طبعی پر دینی وایمانی نقطۂ نظر سے قلم اُٹھاتے "

اہلِ ایمان صاحبِ فکر و نظر کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کائنات کو بے مقصد و بلا غایت پیدا نہیں کیا بڑے بڑے مصالح و مقاصد اس کے اندر رکھے ہیں، مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا، میں ردّ آگیا علاوہ مادئین و دہرئین کے جو کائنات کو محض بخت و اتفاق کا نتیجہ سمجھتے ہیں ان مذاہب باطلہ کا بھی جن کے نزدیک یہ نظام کائنات محض کسی دیوتا کا کھیل تماشہ یا ایک طرح کا طلسم و شعبدہ ہے "

اہلِ ایمان دل کی نظر سے کائنات کا مشاہدہ کرتے ہیں لہٰذا عجائباتِ کائنات کو دیکھ کر انہیں یقین کامل ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے نارِ جحیم والیم کی جو شدّت و حدّت بیان فرمائی ہے وہ سچ ہے انسان میں تو اس کا سینک برداشت کرنے کی قوّت نہیں لہٰذا وہ اس کے تصوّر سے ہی کانپنے لگ جاتے ہیں اور بے اختیار اُن کی زبان پر آجاتا ہے سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (تو پاک ہے ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے)

وہ سہے گا کس طرح نارِ جہنّم کا عذاب
دھوپ تک برداشت جو کرتا نہیں نازک بدن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قتال یعنی جنگ میں نماز کے بعد ذکر اللہ

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ	پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو
فَاذْکُرُوا اللّٰہَ	اللہ کا ذکر کرو کھڑے۔ اور
قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی	بیٹھے۔ اور لیٹے "
جُنُوْبِکُمْ " (النساء ۱۰۳)	

کھڑے، بیٹھے، اور لیٹے اللہ کا ذکر کرو

اس سے پہلی آیت نمبر ۱۰۱ اور آیت نمبر ۱۰۲ میں قتال (جہاد) کا تذکرہ ہے ارشاد ہو رہا ہے کہ اس حال میں بھی جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ کا ذکر کرتے رہو یعنی عین قتال کے وقت بھی اور قتال کے بعد بھی کھڑے بھی، بیٹھے بھی، وَعَلٰی جُنُوْبِکُمْ اپنے پہلوؤں، اپنی کروٹوں پر بھی یعنی لیٹے ہوئے بھی، تینوں حالتوں میں اللہ کا ذکر زبان سے، اللہ کی یاد دل سے کرتے رہو، کیونکہ ہر حال میں اِنسان پر رحمان کے ان گنت احسان ہیں، لہٰذا اُس کا شکر واجب ہے شکر کی صورت اُس کی معصیت سے پرہیز اُس کے ہر حکم کی اطاعت اور ہر حالت میں اُس کا ذکر اُس کی یاد ہے "

اہلِ ایمان کی سب سے زیادہ محبت اپنے خالق، اپنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رازق، اپنے محسن اپنے کریم و رحیم آقا ربّ العلمین سے ہوتی ہے
وہ اُسے کسی وقت، کسی حال میں بھی وحشت و کلفت ہو یا
فرحت و راحت کیسے بھلا سکتا ہے۔"

وہ تو اُسے غایت محبت کی بنا پر بے تابانہ یاد کرتا ہے،
اور اس کا ذکر اُس کی زبان پر بے ساختہ و والہانہ آتا ہے"
اللہ تعالےٰ کی بندگی تو اُس کی زندگی ہے"

وہ تیرا ذکر ہے جو ہر قدم پر میرا ہمدم ہے
وہ تیری یاد ہے جو میرے زخم دل کا مرہم ہے

انسان کی تین ہی حالتیں ہیں، کبھی وہ کھڑا ہوتا ہے کبھی بیٹھا اور کبھی لیٹا ہوا

ارشاد ہو رہا ہے کہ تینوں حالتوں میں اللہ کا ذکر کرو، کسی وقت کسی حال میں اللہ تعالےٰ کی یاد سے غافل نہ ہو"

نماز خود بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کا ذکر ہے

جیسا کہ فرمایا!

اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ   مَیں ہی اللہ ہُوں میرے سوا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ — کوئی معبود نہیں پس تو
وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ — میری بندگی کر اور میری
لِذِكْرِیْ ۝ (طٰہٰ ۱۴) — یاد کے لئے نماز قائم کر"
نماز رات دن میں پانچ مرتبہ فرض ہے، اور یہ ایمان و اسلام کی بنیاد ہے"

حدیث کے مطابق نماز جنّت کی چابی ہے

نماز کے بعد اور اس سے پہلے بھی اللہ کا ذکر نا یہ ایک ایماندار کے ایمان کا ثمر ہے، چونکہ انسان پر اُس کے خالق اُس کے پیارے محسن کے احسانات ہر لمحہ وارد ہیں لٰہذا ہر لمحہ اُس کا شکر اور ہر لحظہ اُس کا ذکر کرنا چاہیئے "

غذائے رُوح ہے ذکرِ خدائے عزّ و جل
ہے آب و نان غذا جس طرح بدن کیلئے

بیٹھے اور لیٹے ہوئے اللہ کا ذکر نہ کرنے کا انجام

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ یَذْكُرِ اللّٰهَ فِیْهِ كَانَتْ عَلَیْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا یَذْكُرُ اللّٰهَ فِیْهِ كَانَتْ عَلَیْهِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ - رواہ ابوداؤد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی جگہ بیٹھا اور اس نشست میں اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا تو یہ نشست اس کے لئے بڑی حسرت اور نقصان کا سبب ہوگی اور اسی طرح جو شخص کسی جگہ لیٹا اور اس میں اس نے اللہ کو یاد نہیں کیا تو یہ لیٹنا اس کے لئے بڑے افسوس اور گھاٹے کا باعث ہوگا" (ابوداؤد)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کسی نے بیٹھنے کی حالت میں اور لیٹنے کے وقت اللہ تعالٰی کو یاد نہ کیا تو اس کا وہ بیٹھنا اور وہ لیٹنا قیامت کے دن اس کے لئے باعث خسران ہوگا، یعنی جب ہر موقع اور ہر مقام پہ اللہ تعالٰی کا ذکر کرنے والوں کو انعامات ملینگے۔ تو یہ افسوس کرے گا کہ میں نے فلاں فلاں وقت بغیر ذکر اللہ ضائع کر دیا، ہائے افسوس

کاش ہر موقع پہ ہوتا ذکرِ ربِّ دوجہاں
اب ہے کیا حاصل پسِ رحلت جو پچھتاتا ہے تو

ذکرِ خفی اور ذکرِ جہر

وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اور اپنے پروردگار کو اپنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا	دل میں یاد کیا کر عاجزی اور
وَّخِیْفَۃً وَّدُوْنَ	خوف کے ساتھ نہ کہ چلّانے
الْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ	کی آواز سے صبح اور شام کو
بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا	اور اہل غفلت میں نہ شامل
تَکُنْ مِّنَ الْغَافِلِیْنَ o	ہو جانا "

(الاعراف ۲۰۵)

اللہ تعالےٰ نے اپنے ذکر اپنی یاد کے لئے دونوں طرح کا اختیار دیا ہے۔ ذکرِ خفی اور ذکرِ جہر۔ ذکرِ خفی کے بارے میں فرمایا وَاذْکُرْ رَبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ یعنی اپنے رب کو یاد کیا کرو اپنے دل میں، اس کی بھی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ بغیر زبان کی حرکت کے صرف دل میں دھیان اور خیال اللہ تعالےٰ کی ذات وصفات کا رکھے، جس کو ذکرِ قلبی یا تفکّر کہا جاتا ہے، دوسرے یہ کہ اس کے ساتھ زبان سے بھی آہستہ آواز میں اسماء الٰہیہ کے حروف ادا کرے، کیونکہ اس صورت میں قلب کے ساتھ زبان بھی ذکر میں شامل ہو جاتی ہے، اور اگر صرف دل ہی دل میں دھیان اور تفکّر میں مشغول رہے زبان سے کوئی حرف نہ ادا کرے وہ بھی بڑا ثواب ہے، اور سب سے کم درجہ اس کا ہے کہ صرف زبان پر ذکر ہو اور قلب اس سے خالی اور غافل ہو، ایسے ہی ذکر کو مولانا رومیؒ نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ہے "

بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر
چنیں تسبیح کے دارد اثر

مقصد مولانا رومیؒ کا یہ ہے کہ قلبِ غافل کے ذکر کرنے سے ذکر کے آثار و برکات کامل حاصل نہیں ہوتے، اس کا انکار نہیں کہ صرف زبانی ذکر بھی فائدہ اور ثواب سے خالی نہیں، کیونکہ بعض اوقات یہ زبانی ذکر ہی قلبی ذکر کا ذریعہ اور سبب بن جاتا ہے، زبان سے کہتے کہتے قلب بھی متاثر ہونے لگتا ہے، اور کم از کم ایک عضو تو ذکر میں مشغول ہے ہی وہ بھی ثواب سے خالی نہیں، اس لئے جن لوگوں کو ذکر و تسبیح میں دلجمی اور دھیان اور استحضار نہیں ہوتا وہ بھی ایسے ذکر کو بے فائدہ سمجھ کر چھوڑیں نہیں، جاری رکھیں اور استحضار کی کوشش جاری رکھیں "

دوسرا طریقہ ذکر کا ۔ اسی آیت میں یہ بتلایا وَدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ یعنی زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ، یعنی ذکر اللہ میں مشغول ہونے والے کو یہ بھی اختیار ہے کہ آواز سے ذکر کرے، مگر اس کا ادب یہ ہے کہ بہت زور سے چیخ کر نہ کرے، جس میں ادب واحترام ملحوظ نہ رہے، بہت زور سے ذکر و تلاوت کرنا اس کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علامت ہوتی ہے کہ مخاطب کا ادب و احترام اس کے دل میں نہیں، جس ہستی کا ادب و احترام اور رعب انسان کے دل میں ہوتا ہے اس کے سامنے طبعی طور پر انسان بلند آواز سے نہیں بول سکتا، اس لئے عام ذکر اللہ ہو یا تلاوتِ قرآن جب آواز سے پڑھا جائے تو اس کی رعایت رکھنا چاہئے۔ کہ ضرورت سے زائد آواز بلند نہ ہو"

خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت سے ذکر اللہ اور تلاوتِ قرآن کے تین طریقے حاصل ہوئے، ایک[1] یہ کہ صرف ذکرِ قلبی یعنی معانی قرآن اور معانی ذکر کے تصوّر اور تفکّر پر اکتفا کرے، زبان کو بالکل حرکت نہ ہو، دوسرے[2] یہ کہ اس کے ساتھ زبان کو بھی حرکت دے مگر آواز بلند نہ ہو جس کو دوسرے آدمی سُن سکیں، یہ دونوں طریقے ذکر کے ارشادِ ربّانی وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ میں داخل ہیں، اور تیسرا[3] طریقہ یہ ہے کہ استحضارِ قلب اور دھیان کے ساتھ زبان کی حرکت بھی ہو اور آواز بھی، مگر اس طریق کے لئے ادب یہ ہے کہ آواز کو زیادہ بلند نہ کرے، متوسط حد سے آگے نہ بڑھائے، یہ طریقہ ارشادِ قرآنی وَدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ میں تلقین فرمایا گیا ہے، قرآن کریم کی ایک دوسری آیت نے اس کی مزید وضاحت ان لفظوں میں فرمائی ہے، وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا (الاسراء ۱۱۰) اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے کہ اپنی قراءت میں نہ زیادہ جہر کیا کریں اور نہ بالکل اخفاء بلکہ جہر اور اخفاء کے درمیانی کیفیت رکھا کریں "

نماز میں قرآن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیقِ اکبرؓ اور فاروقِ اعظمؓ کو یہی ہدایت فرمائی "

صحیح حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر رات میں گھر سے نکلے، حضرت ابوبکرؓ کے مکان پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ نماز میں مشغول تھے مگر تلاوت آہستہ کر رہے تھے پھر حضرت عمر بن خطابؓ کے مکان پر پہنچے تو دیکھا کہ بہت بلند آواز سے تلاوت کر رہے تھے، جب صبح کو یہ دونوں حضرات حاضرِ خدمت ہوئے تو آپؐ نے صدیقِ اکبرؓ سے فرمایا کہ میں رات تمہارے پاس گیا تو دیکھا کہ تم پست آواز سے تلاوت کر رہے تھے، صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے جس ذات کو سنانا تھا اس نے سن لیا یہ کافی ہے۔ اسی طرح فاروقِ اعظمؓ سے فرمایا کہ آپ بلند آواز سے تلاوت کر رہے تھے، انہوں نے عرض کیا کہ قراءت میں جہر کرنے سے میرا مقصد یہ تھا کہ نیند کا غلبہ نہ رہے، اور شیطان اس کی آواز سے بھاگے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ صدیقِ اکبرؓ کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ ہدایت کی کہ ذرا کچھ آواز بلند کیا کریں اور فاروق اعظم رضہ کو یہ کہ کچھ پست کیا کریں، (ابوداؤد)

ترمذی میں روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کے بارے میں بعض حضرات نے سوال کیا کہ جہراً کرتے تھے یا سراً؟ انہوں نے فرمایا کہ کبھی جہراً کبھی سراً، دونوں طرح تلاوت فرماتے تھے،

رات کی نفل نماز میں اور خارج نماز تلاوت میں بعض حضرات نے جہر پسند کیا بعض نے آہستہ کو، حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تلاوت کرنے والے کو اختیار ہے جس طرح چاہے تلاوت کرے البتہ آواز سے تلاوت کرنے میں چند شرائط سب کے نزدیک ضروری ہیں،

اوّل یہ کہ اس میں نام ونمود اور ریاء نہ ہو، دوسرے اس کی آواز سے لوگوں کا حرج یا تکلیف نہ ہو، کسی دوسرے شخص کی نماز و تلاوت یا کام میں یا آرام میں خلل انداز نہ ہو اور جہاں نام ونمود اور ریاء کا یا دوسرے لوگوں کے کام یا آرام میں خلل کا اندیشہ ہو تو سب کے نزدیک آہستہ ہی پڑھنا افضل ہے"

اور جو حکم تلاوتِ قرآن کا ہے وہی دوسرے اذکار و تسبیح کا ہے کہ آہستہ اور بلند آواز سے دونوں طرح جائز ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بشرطیکہ آواز اتنی بلند نہ ہو جو خشوع و خضوع اور ادب کے خلاف ہو، نیز اس کی آواز سے دوسرے لوگوں کے کام یا آرام میں خلل نہ آتا ہو"

اور اس کا فیصلہ کہ سرًّا اور جہرًا میں افضل کیا ہے اشخاص اور حالات کے لحاظ سے مختلف ہے، بعض لوگوں کے لئے جہر بہتر ہوتا ہے اور بعض کے لئے آہستہ، نیز بعض اوقات جہر بہتر ہوتا ہے اور بعض اوقات سر"

(تفسیر مظہری و روح البیان وغیرہ)

دوسرا ادب، تلاوت اور ذکر کا یہ ہے کہ عاجزی اور تضرع کے ساتھ ذکر کیا جائے جو نتیجہ اس کا ہوتا ہے کہ انسان کو حق تعالےٰ کی عظمت و جلال مستحضر ہو، اور جو ذکر کر رہا ہے اس کے معنیٰ و مفہوم پر نظر ہو"

تیسرا ادب، اسی آیت میں لفظ خِیۡفَۃً سے یہ بتلایا گیا کہ ذکر و تلاوت کے وقت انسان پر ہیبت اور خوف کی کیفیت ہونا چاہئے۔ خوف اس کا کہ ہم اللہ تعالےٰ کی عبادت اور عظمت کا حق ادا نہیں کر سکتے، ممکن ہے کہ ہم سے کوئی بے ادبی ہو جائے، نیز اپنے گناہوں کے استحضار سے عذاب الٰہی کا خوف نیز انجام اور خاتمہ کا خوف کہ معلوم نہیں ہمارا خاتمہ کس حال پر ہونا ہے، بہر حال ذکر و تلاوت اس طرح کیا جائے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جیسے کوئی ہیبت زدہ ڈرنے والا کرتا ہے"

یہی آداب دُعا اسی سورۂ اعراف کے شروع میں بھی ایک آیت میں اس طرح آیا ہے۔ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً (الاعراف ۵۵)

اس میں خِیْفَۃً کے بجائے خُفْیَۃً کا لفظ آیا ہے جس کے معنیٰ آہستہ آواز سے ذکر کرنے کے ہیں، گویا ذکر و تلاوت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ آہستہ پست آواز سے کیا جائے، لیکن اس آیت نے اس کے معنیٰ بھی واضح کر دیئے کہ اگرچہ آواز سے ذکر کرنا بھی ممنوع نہیں مگر شرط یہ ہے کہ ضرورت سے زائد آواز بلند نہ ہو، نیز اتنی بلند نہ ہو جس میں خشوع وخضوع اور عاجزی و تضرّع کی کیفیت جاتی رہے"

آخر آیت میں فرمایا وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ۝ یعنی اللہ کی یاد کو چھوڑ کر غفلت والوں میں شامل ہو جانا کہ یہ بہت بڑا خسارہ ہے"

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسُول اکرم ہر وقت ہر حال میں اللہ کے ذکر میں مشغول رہتے تھے۔ (معارف القرآن)

ذکر تیرا میری تسکین کا ساماں ہو جائے
کاش یوں دردِ دلِ زار کا درماں ہو جائے

بعض علماء کا قول ہے کہ صبح کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنا جائز نہیں اس لئے خدا کا حکم ہوا کہ اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وقت اللہ کا ذکر کیا کرو تا کہ کوئی وقت اُس کی یاد سے خالی نہ جائے ، بعض نے کہا ہے کہ حدیث کے مطابق بندوں کے اعمال صبح و شام اُٹھائے جاتے ہیں رات کے اعمال صبح کے وقت اور دن کے اعمال شام کے وقت اس لئے مستحب ہے کہ صبح و شام اللہ تعالےٰ کا ذکر کیا جائے ، تا کہ عمل کی ابتدا اور اُس کی انتہا رب العالمین کے ذکر سے ہو"

زندہ ہوتے ہوئے مُردہ

بخاری و مسلم میں ابو موسیٰ اشعریؓ کی حدیث ہے ، کہ آپؐ نے فرمایا جو لوگ یاد الٰہی سے غافل ہیں اُن کی مثال مُردہ لوگوں کی سی ہے ،

(مشکوٰۃ باب ذکر اللہ عزوجل)

مطلب یہ ہے کہ مرنے کے بعد آدمی کا نیک عمل بند ہو جاتا ہے اس لئے جیتے جی جن لوگوں نے یاد الٰہی جیسے عمل کو چھوڑ رکھا ہے ، اس کا وہ نیک عمل مُردوں کی طرح بند ہے"

ذکرِ الٰہی کی فضیلت و تاکید

جس طرح اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں اپنے ذکر کی فضیلت اور اُس سے غفلت کی مذمت بیان فرمائی ہے ۔ اسی طرح اللہ کے رسُول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے جو کہ بہت سی احادیث سے ثابت ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس سے بعد کی آیت نمبر ۲۰۶ میں فرمایا۔

فرشتوں کا عمل

اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ ۝ (الاعراف ۲۰۶)	جو لوگ ہیں تیرے رب کے پاس وہ اُس کی عبادت سے تکبّر (اعراض) نہیں کرتے اور یاد کرتے ہیں اُسکی پاک ذات کو اور اُسی کو سجدہ کرتے ہیں۔"

اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کو کثرت کے ساتھ اپنا ذکر کرنے کا حکم فرما کر اس آیت میں اپنے فرشتوں کا حال بیان فرمایا اور انسان کو اس بات کی ترغیب دلائی کہ دیکھو خدا کے پاس جتنے فرشتے ہیں وہ تکبّر نہیں کرتے، وہ جانتے ہیں کہ ہم کو اللہ پاک نے پیدا کیا ہے وہی ہمارا آقا ہے لہٰذا وہ ہر وقت اللہ کی عبادت اُس کے ذکر و شکر میں مصروف رہتے ہیں، ہر گھڑی سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبَّنَا سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبَّنَا کہتے رہتے ہیں، اور اپنے رب کو سجدہ بھی کرتے رہتے ہیں، اب تمہیں بھی مناسب ہے کہ ان باتوں کو اختیار کرو، تم بھی میری ہی مخلوق ہو لہٰذا ہر وقت خدا کا ذکر کر کے فرشتہ خصلت اور اُن کے ہم رُتبہ ہو جاؤ
اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عمل دو طرح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے ہیں ایک وہ جو قلب سے تعلق رکھتا ہے، دوسرا وہ جس کا اعضا سے تعلق ہے، جس عمل کا تعلق قلب کے ساتھ ہے وہ یہ ہے کہ خدا کو ہر بُری صفت سے پاک اور بے عیب جان کر اُس کو اوصافِ حمیدہ کا متّصف جانیں، یہی مطلب وَیُسَبِّحُوْنَ کا ہے، اور جو اعمال اعضائے ظاہری سے تعلق رکھتے ہیں وہ یہ ہیں کہ خدا کو ان اوصاف کے ساتھ متّصف جان کر اور دل میں اس کا پکّا اعتقاد رکھتے ہوئے ہاتھ پیر سے بھی اسی اعتقاد کے موافق عمل کرے اسی کو وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ فرمایا ہے تاکہ عبادت میں انسان فرشتوں کے مقابل و موافق ہو جائے تسبیح اور سجود کے متعلق اکثر حدیثیں وارد ہوئی ہیں، مسلم کی ایک حدیث معدان بن طلحہؓ سے ہے، کہ انہوں نے ایک روز حضرت ثوبانؓ سے پوچھا۔ مجھے کوئی ایسا عمل بتلاؤ جس سے اللہ پاک مجھے جنّت میں داخل کر دے، دو تین مرتبہ پُوچھا ثوبانؓ چُپ رہے، تیسری مرتبہ جواب دیا کہ مَیں نے بھی اس کو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا آپؐ نے فرمایا کہ کثرت سے سجدہ کیا کرو"

اللہ پاک ہر سجدہ میں ایک درجہ بڑھاتا ہے اور گناہ

بخشتا ہے،۔ پہلا سجدہ۔ معدؓان کا بیان ہے کہ مَیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابودرداءؓ سے ملا اُن سے بھی اس بات کو دریافت کیا انہوں نے بھی یہی بتلایا، بہرحال اس آیت پر قاری اور سامع دونوں کو سجدہ کرنا چاہیئے، پورے قرآن میں جو چودہ یا پندرہ سجدیں ہیں ان میں سے یہ سورۂ اعراف میں پہلا سجدہ ہے۔"

شیطان کا رونا ۔ صحیح مسلم میں ابوہریرۂؓ سے مروی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی آدم جب کوئی سجدہ کی آیت پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان رونے لگتا ہے کہ افسوس بنی آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اُس نے سجدہ کیا جس کے بدلہ میں اُس کو جنت عطا ہوئی، اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا تو مَیں نے انکار کیا اس لئے میرا ٹھکانا جہنم مقرر ہوگیا"

(فرشتے سجدہ میں) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام آسمان اللہ تعالےٰ کی عبادت کرنے والے فرشتوں سے بھرے ہوئے ہیں کہیں چار انگل جگہ بھی ایسی خالی نہیں جہاں کوئی فرشتہ سجدہ میں نہ ہو (ترمذی، ابن ماجہ) ۔ احسن التفاسیر ۲/۳۴۶

زمیں کے ذرّے گردوں کے ستارے
ہیں تیرے پیش سجدہ ریز سارے

سورۂ انفال کی آیت نمبر ۲ سے ۴ تک ان آیات میں اُن مخصوص صفات کا بیان ہے جو ہر مومن میں ہونا چاہیئے، اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں اشارہ ہے کہ ہر مومن اپنی ظاہری اور باطنی کیفیات کا جائزہ لیتا رہے۔ اگر یہ صفات اُس میں موجود ہیں تو اللہ تعالےٰ کا شکر کرے کہ اُس نے اِس کو مومنین کی صفات عطا فرما دی، اور اگر ان میں سے کوئی صفت موجود نہیں یا ہے مگر ضعیف و کمزور ہے۔ تو اس کے حاصل کرنے یا قوی کرنے کی فکر میں لگ جائے"

خوفِ خدا

پہلی صفت یہ بیان فرمائی اَلَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ یعنی جب اُن کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو اُن کے دل سہم جاتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی عظمت و محبت اُن کے دلوں میں رچی اور بھری ہوئی ہوتی ہے، جس کا ایک تقاضا ہیبت و خوف ہے قرآنِ کریم کی ایک دوسری آیت میں اس کا ذکر کرکے اہلِ محبت کو بشارت دی گئی ہے"

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ (الحج ۳۴-۳۵)

یعنی خوشخبری دیدیجئے اُن متواضع نرم خُو لوگوں کو جن کے دل ڈر جاتے ہیں اُن کے سامنے جب اللہ کا ذکر کیا جائے۔ ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالےٰ کے ذکر اور یاد کے ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خاص تقاضا کا ذکر ہے۔ یعنی ہیبت اور خوف، اور دوسری آیت میں ذکراللہ کی یہ خاصیت بھی بیان فرمائی گئی ہے کہ اس سے دل مطمئن ہو جاتے ہیں، اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ یعنی اللہ ہی کی یاد سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں جس خوف و ہیبت کا ذکر ہے وہ دل کے سکون و اطمینان کے خلاف نہیں جیسے کسی درندے یا دشمن کا خوف قلب کے سکون کو برباد کر دیتا ہے۔ ذکراللہ کے ساتھ دل میں پیدا ہونے والا خوف اس سے بالکل مختلف ہے، اور اسی لئے یہاں لفظ خوف استعمال نہیں فرمایا وَجَل کے لفظ سے تعبیر کیا ہے جس کا ترجمہ مطلق خوف نہیں بلکہ وہ ہیبت ہے جو بڑوں کی جلالتِ شان کے سبب دل میں پیدا ہوتی ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس جگہ اللہ کے ذکر اور یاد سے مُراد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی گناہ کے ارتکاب کا ارادہ کر رہا تھا اسی حال میں اس کو خدا تعالےٰ کی یاد آگئی تو وہ اللہ کے عذاب سے ڈر گیا اور گناہ سے باز آگیا، اس صورت میں خوف سے مُراد خوفِ عذاب ہی ہوگا، (بحر محیط)

ایمان میں ترقی

مومن کی دُوسری صفت یہ بتلائی کہ جب اُس کے سامنے اللہ کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تو اس کا ایمان بڑھ جاتا ہے ایمان بڑھنے کے ایسے معنی جن پہ سب علماء مفسرین و محدثین کا اتفاق ہے یہ ہیں کہ ایمان کی قوت و کیفیت اور نورِ ایمان میں ترقی ہو جاتی ہے"

اور یہ تجربہ و مشاہدہ ہے کہ اعمالِ صالحہ سے ایمان میں قوت اور ایسا شرحِ صدر پیدا ہو جاتا ہے کہ اعمال صالحہ اس کی عادتِ طبعی بن جاتے ہیں جس کے چھوڑنے سے اُس کو تکلیف ہوتی ہے اور گناہ سے اس کو طبعی نفرت پیدا ہو جاتی ہے کہ ان کے پاس نہیں جاتا۔ ایمان کے اسی مقام کو حدیث میں حلاوتِ ایمان کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے۔ جس کو کسی نے اس طرح نظم کیا ہے۔"

واذا حلت الحلاوات قلبا

نشطت فی العبادۃ الاعضاء

یعنی جب کسی دل میں حلاوتِ ایمان جگہ پکڑ لیتی ہے تو اس کے ہاتھ پیر اور سب اعضاء عبادت میں لذت محسوس کرنے لگتے ہیں"

اس لئے خلاصہ آیت کے مضمون کا یہ ہوا کہ مومن کامل کی صفت یہ ہونی چاہیئے کہ جب اُس کے سامنے اللہ تعالےٰ کی آیات پڑھی جائیں تو اُس کے ایمان میں جلاد ترقی ہوا اور اعمالِ صالحہ کی طرف رغبت بڑھے، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس طرح عام مسلمان قرآن پڑھتے اور سنتے ہیں کہ نہ قرآن کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ادب واحترام کا کوئی اہتمام ہے، نہ اللہ جل شانہ' کی عظمت پر نظر ہے ایسی تلاوت مقصود اور اعلیٰ نتائج پیدا کرنے والی نہیں گو ثواب سے وہ بھی خالی نہ ہو۔

اللہ پر توکّل

تیسری صفت مومن کی یہ بیان فرمائی کہ وہ اللہ تعالےٰ پر توکّل کرے، توکّل کے معنی اعتماد اور بھروسہ کے ہیں مطلب یہ ہے کہ اپنے تمام اعمال واحوال میں اس کا مکمل اعتماد اور بھروسہ صرف ذاتِ واحد حق تعالےٰ پر ہو، صحیح حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے یہ معنی نہیں کہ اپنی ضروریات کے لئے مادی اسباب اور تدابیر کو ترک کر کے بیٹھ جائے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ مادی اسباب وآلات کو اصل کامیابی کے لئے کافی نہ سمجھے بلکہ بقدرِ قدرت ہمّت مادی اسباب اور تدابیر کو فراہم کرنے اور استعمال کرنے کے بعد معاملہ کو اللہ کے سپرد کر دے اور سمجھے کہ اسباب بھی اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں، اور اُن اسباب کے ثمرات بھی وہی پیدا کرتا ہے ہوگا وہی جو وہ چاہے گا"

ایک حدیث میں فرمایا اَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ وَتَوَکَّلُوْا عَلَیْہِ یعنی رزق اور اپنی حاجات حاصل کرنے کے لئے متوسط درجہ کی طلب اور مادی اسباب کے ذریعہ کوشش کر لو پھر معاملہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے سپرد کرو، اپنے دل و دماغ کو صرف مادی تدبیروں اور اسباب ہی میں نہ الجھا رکھو"

اقامتِ صلوٰۃ

چوتھی صفت مومن کی اقامتِ صلوٰۃ بتلائی اس میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہاں نماز پڑھنے کا نہیں بلکہ نماز کی اقامت کا ذکر ہے، اقامت کے لفظی معنی کسی چیز کو سیدھا کھڑا کرنے کے ہیں، مراد اقامتِ صلوٰۃ سے یہ ہے کہ نماز پورے آداب و شرائط کے ساتھ اس طرح ادا کی جائے جس طرح رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و عمل سے بتلائی ہے، آداب و شرائط میں کوتاہی ہوئی تو اس کو نماز پڑھنا تو کہہ سکتے ہیں مگر اقامتِ صلوٰۃ نہیں کہہ سکتے قرآن مجید میں نماز کے جو فوائد اور آثار اور برکات ذکر کی گئی ہیں اور فرمایا گیا ہے" اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ یعنی نماز روکتی ہے بے حیائی اور ہر گناہ سے یہ بھی اقامتِ صلوٰۃ ہی پر موقوف ہے، جب نماز کے آداب میں کوتاہی ہوئی تو گو فتوای کی رُو سے اس کی نماز کو جائز ہی کہا جائے مگر نماز کی برکات میں کوتاہی کی مقدار پر فرق پڑ جائے گا اور بعض صورتوں میں ان برکات سے کلی طور پر محرومی ہو جائیگی"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

پانچویں صفت مردِ مومن کی یہ بیان فرمائی کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے اس کو رزق دیا ہے وہ اُس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرے ، یہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا عام ہے تمام صدقات وخیرات اور وقف وصلہ کو جس میں زکوٰۃ ، صدقۃ الفطر وغیرہ واجبات شرعی بھی داخل ہیں اور نفلی صدقات وتبرعات بھی مہمانوں ، دوستوں ، بزرگوں کی مالی خدمت بھی "

مردِ مومن کی یہ پانچ صفات بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط

یعنی ایسے ہی لوگ سچے مومن ہیں ، جن کا ظاہر وباطن یکساں اور زبان اور دل متفق ہیں ورنہ جن میں یہ صفات نہیں وہ زبان سے تو اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتے ہیں مگر اُن کے دلوں میں نہ توحید کا رنگ نہ اطاعتِ رسُول کا ۔ اُن کے اعمال اُن کے اقوال کی تردید کرتے ہیں ، اس آیت میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ہر حق کی ایک حقیقت ہوتی ہے جب وہ حاصل نہ ہو حق حاصل نہیں ہوتا ،

ایک شخص نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ اے ابوسعید کیا آپ مومن ہیں ؟ آپ نے فرمایا بھائی ! ایمان دو قسم کا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تمہارے سوال کا مطلب اگر یہ ہے کہ میں اللہ تعالےٰ اور اُس کے فرشتوں، اُس کی کتابوں، اس کے رسُولوں، اور جنّت و دوزخ اور قیامت اور حساب پہ ایمان رکھتا ہُوں تو جواب یہ ہے کہ بے شک مَیں مومن ہُوں، اور اگر تمہارے سوال کا مطلب یہ ہَے کہ مَیں وہ مومن کامل ہُوں جس کا ذکر سورۂ انفال کی آیات میں ہَے تو مجھے کچھ معلوم نہیں کہ مَیں اُن میں داخل ہُوں یا نہیں، سورۂ انفال کی آیات سے وہی آیات مراد ہیں جو ابھی آپ نے سُنی ہیں،،

آیاتِ مذکورہ میں سچّے مومن کی صفات و علامات بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ اس میں سچّے مومنین کے لئے تین چیزوں کا وعدہ فرمایا۔ ایک درجاتِ عالیہ، دوسرے مغفرت، تیسرے عمدہ رزق، تفسیر بحرِ محیط میں ہے کہ اس سے پہلی آیات میں سچّے مومنین کی جو صفات بیان ہوئی ہیں وہ تین قسم کی ہیں، ایک وہ جن کا تعلق قلب اور باطن کے ساتھ ہَے جیسے ایمان، خوفِ خدا، توکل عَلَی اللہ، دوسرے وہ جن کا تعلق جسمانی اعمال سے ہَے جیسے نماز وغیرہ، تیسرے وہ جن کا تعلق انسان کے مال سے ہَے جیسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا"

ان تینوں قسموں کے بالمقابل تین انعاموں کا ذکر آیا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

درجاتِ عالیہ قلبی اور باطنی صفات کے مقابلہ میں، اور مغفرت اُن اعمال کے مقابلہ میں، جو انسان کے ظاہر بدن سے متعلق ہیں، جیسے نماز، روزہ وغیرہ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ نماز گناہوں کا کفارہ ہوجاتی ہے اور رزقِ کریم اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے بالمقابل آیا ہے کہ جو کچھ خرچ کیا اُس سے بہت بہتر اور بہت زیادہ اُس کو آخرت میں ملے گا"

(معارف القرآن)

ذکر اللہ تمام اعمالِ صالحہ کی رُوح

دل اور زبان سے اللہ کا ذکر اللہ کی یاد پروانۂ ولایت ہے اللہ کا ولی وہی ہے جو ہمیشہ اللہ کا ذکر کرتا ہے ہر وقت اُس کو یاد رکھتا ہے، وہ جنّت الفردوس کی طرف رواں دواں ہے۔

لمحہ لمحہ ہے جو محوِ ذکرِ رحمٰنِ الرّحیم
لحظہ لحظہ ہے رواں وہ سُوئے جنّتِ النعیم

اے ایمان والو اللہ کا ذکر کثرت سے کرو

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا	اے لوگو جو ایمان لائے ہو
اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا	اللہ کو کثرت سے یاد کرو اور
كَثِيْرًا ۙ وَّسَبِّحُوْهُ	صبح و شام اُس کی تسبیح کرتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ وَّاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ۝

(الاحزاب ۴۱ — ۴۴)

رہو، وہی ہے جو تم پر رحمت فرماتا ہے اور اُس کے فرشتے تمہارے لئے دُعائے رحمت کرتے ہیں تاکہ وہ تمہیں تاریکیوں سے روشنی میں نکال لائے وہ مومنوں پر بہت مہربان ہے، جس روز وہ اُس سے ملینگے اُن کا استقبال سلام سے ہوگا اور اُن کے لئے اللہ نے بڑا باعزّت اجر فراہم کر رکھا ہے"

امام ابن جریرؒ اپنی تفسیر طبری میں اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ (اُذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ) بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَفِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَالْغِنٰى وَالْفَقْرِ وَالسَّقَمِ وَالصِّحَّةِ وَالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ

(ابنِ جریر)

فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کا یہ مطلب ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر اللہ کا ذکر کرو کھڑے، بیٹھے، اور اپنے پہلوؤں پہ یعنی لیٹے ہوئے رات میں اور دن میں خشکی میں اور تری (یعنی سمندر اور دریا میں) سفر میں اور حضر (گھر) میں، امیری میں اور فقیری میں بیماری میں اور تندرستی میں، خُفیہ اور علانیہ اور ہر حال میں"

ذکر اللہ کی کوئی حد مقرر نہیں

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں پر ذکر اللہ کے سوا کوئی ایسا فرض عائد نہیں کیا جس کی کوئی خاص حد مقرر نہ ہو،

نماز پانچ وقت کی اور ہر نماز کی متعیّن رکعات۔ ماہِ رمضان کے روزے متعیّن اور مقرر ہیں، حج بھی خاص مقام پر خاص اعمالِ مقرّرہ کا نام ہے، زکوٰۃ بھی سال میں ایک ہی مرتبہ فرض ہے، مگر ذکر اللہ ایسی عبادت ہے نہ کوئی اس کی حد اور تعداد متعیّن ہے اور نہ کوئی خاص وقت اور زمانہ متعیّن ہے، نہ اس کے لئے کوئی ہیئت قیام اور نشست کی مقرر ہے اور نہ اس کے لئے طاہر اور باوضو ہونا شرط ہے، ہر وقت ہر حال میں ذکر اللہ بکثرت کرنے کا حکم ہے"

اسی لئے اس کے ترک میں انسان کا کوئی عذر نہیں سُنا جائے گا، (تفسیر طبری جز ۱۲ صفحہ ۱۷ - ۱۸)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذکر سانس کی طرح ہر وقت مطلوب ہے

وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا، میں تسبیح، نماز کی تعبیر ہے، یہ عام کے بعد خاص کا ذکر ہے، ذکر تو سانس کی طرح ہر وقت مطلوب ہے، لیکن نمازوں کے لئے اللہ تعالٰے نے اوقات مقرر فرما دیئے ہیں، جن کی جامع تعبیر صبح اور شام ہے، اس صبح و شام کے اندر تمام نمازوں کے اوقات آ گئے،

دیکھئے سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۸ اور سورۂ طٰہٰ آیت نمبر ۱۳۰

حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ نمازوں میں سے صبح اور عصر کی نماز کا خاص خیال رکھو کہ صبح کی نماز کا وقت غفلت کا ہے اور عصر کی نماز کا وقت کام کاج ہے، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے بخاری میں اور عمارہ بن رویبہؓ سے مسلم میں جو صبح اور عصر کی نماز کے فضائل مذکور ہیں اُن سے حضرت قتادہؓ کی تفسیر کی پوری تائید ہوتی ہے"

اللہ تعالٰی کا ذکر کرنے والوں کے درجات

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝ (الاحزاب ۴۳)

یہ اللہ تعالٰے کو زیادہ سے زیادہ یاد کرنے کا انعام اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اکرام بیان ہو رہا ہے کہ وہ اپنے اہلِ ایمان بندوں پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے، اور اس کے فرشتے بھی ہمیشہ اہلِ ایمان پر نزولِ رحمت الٰہی کے لئے دُعا کرتے رہتے ہیں، لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ، یہ اس رحمت کی برکت بیان ہوئی ہے کہ یہ اسی کا فیض ہے کہ وہ تم کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے یہاں تاریکی سے مُراد عقائد و اعمال کی تاریکی اور روشنی سے مراد ہدایت و شریعت کی روشنی ہے۔ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا، یہ اللہ تعالےٰ کی صفت ہے کہ وہ باایمان بندوں پہ نہایت مہربان ہے۔

صلوٰۃ کا لفظ جب علیٰ کے صلے کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی طرف سے بندوں کے لئے آتا ہے تو اس کے معنی ہوتے ہیں رحمت و شفقت اور جب فرشتوں کی طرف سے بندوں کے حق میں آتا ہے تو اس کے معنیٰ ہوتے ہیں دُعائے رحمت، یعنی فرشتے نیک لوگوں کے لئے اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ اے اللہ تو ان پر اپنی رحمت و شفقت فرما۔ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ (اے ایمان والو!) اللہ تمہیں اپنے خاص بندوں میں عزت و توقیر عطا فرماتا ہے اور وہ تمہیں اس مقام پہ پہنچا دیتا ہے کہ بندگانِ خدا تمہاری تعریف کرنے لگتے ہیں اور اُن کے ساتھ فرشتے بھی۔۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَٰمٌ اُن کا تحیۃ اللہ کے ساتھ ملاقات کے روز سلام ہوگا۔ اس کے تین مطلب ہوسکتے ہیں ایک یہ کہ انہیں ملاقات کے وقت اللہ پاک خود سلام فرمائے گا۔ جیسا کہ سورۂ یٰسین میں فرمایا سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ،
(یٰسین ۵۸)

دوسرے یہ کہ فرشتے اُن کو سلام کرینگے جیسا کہ سورۂ نحل میں فرمایا "

اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ہ (آیت نمبر ۳۲)	جن لوگوں کی روحیں فرشتے اس حال میں قبض کرینگے کہ وہ پاکیزہ لوگ تھے، ان سے وہ کہینگے کہ تم پر سلامتی ہو داخل ہو جاؤ جنت میں اپنے اُن نیک اعمال کے صلہ میں جو تم کرتے آئے ہو "

تیسرے یہ کہ۔ وہ خود آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرینگے، جیسا کہ سورۂ یونس میں فرمایا ؛

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ	وہاں اُن کی صدا یہ ہوگی کہ اے اللہ تو پاک ہے "

اُن کا تحیۃ ہوگا سلام، اور آخری بات اُن کی یہ ہو گی کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ساری تعریف اللہ ربّ العٰلمین ہی کے لئے ہے، (آیت ۱۰)

اہلِ ایمان کے لئے فرشتوں کا استغفار

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ
وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ
كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً
وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ
تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ
وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ

(المؤمن ۷)

وہ جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں
اور جو اس کے اردگرد ہیں
اپنے رب کی اس کی حمد کے
ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور
اس پر ایمان رکھتے ہیں اور
اہلِ ایمان کیلئے استغفار کرتے
رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب
تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز
کو وسیع ہے تو ان لوگوں کی
مغفرت فرما جنہوں نے توبہ او
تیرے راستہ کی پیروی کی اور
ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا

سورۂ شوریٰ میں فرمایا"

وَالْمَلٰٓئِكَةُ یُسَبِّحُوْنَ
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ

اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے
ساتھ تسبیح کرتے ہیں، اور ج
زمین میں ہیں ان کے لئے د

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فِی الْاَرْضِ (الشوریٰ ۵) استغفار کرتے ہیں "

تَحِیَّتُھُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلَامٌ وَّ اَعَدَّ لَھُمْ اَجْرًا کَرِیْمًا

اوپر کی آیت میں اس رحمت و برکت کا ذکر ہے جو اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ایماندار بندوں پر نازل ہوتی ہے اس آیت میں اُس سلام و پیغام کا ذکر ہے جو آخرت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی طرف سے اہلِ ایمان بندوں کے پاس آئے گا" (الاحزاب ۴۴)

اہلِ ایمان کا جنّت میں استقبال

وَیُلَقَّوْنَ فِیْھَا تَحِیَّةً وَّسَلَامًا ۝ (الفرقان ۷۵)

اور اُس (جنّت) میں اُن کا استقبال تحیت اور سلام کے ساتھ ہوگا"

جنّت کے فرشتوں کی طرف سے دُعا اور مبارکباد

وَقَالَ لَھُمْ خَزَنَتُھَا سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خَالِدِیْنَ ۝ (الزمر ۷۳)

اور اُن سے جنّت کے پاسبان (ملائکہ) کہیں گے آپ لوگوں پر سلامتی ہو خوش ہوں اس جنّت میں ہمیشہ کیلئے داخل ہو جائیں "

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اہلِ ایمان دنیا میں اللہ تعالےٰ کی محبت میں سرمست ہر حال میں اور ہر وقت، ہر جگہ اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنے والے جب جنت میں داخلہ کے لئے جنت کی طرف لائے جائینگے تو اُن کے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں ہر طرف رحمت کے فرشتے ہونگے جو ان کو اپنی رہنمائی اور حفاظت میں اشرف المقام میں پہنچائینگے، " طِبْتُمْ " خیر مقدم کے کلمات میں سے ہے جیسے ہم بولتے ہیں خوش رہو، شاد وآباد رہو، پھلو پھولو! جو لوگ اللہ کی یاد میں لگے رہتے ہیں، ان پر اللہ کی رحمت اُترتی ہے، قاعدہ کی بات ہے جس پر خود بادشاہ مہربان ہوتا ہے اس پر بادشاہ کے اہلِ دربار بھی مہربان ہو جاتے ہیں، اسی لئے فرمایا کہ یادِ الٰہی میں مصروف رہنے والوں پر اللہ تعالےٰ کی نگاہِ مہربانی دیکھ کر فرشتے بھی ایسے لوگوں کے لئے مغفرت کی دُعا کرتے ہیں اور جنت میں داخلہ پر اُنہیں سلام اور مبارکباد کہتے ہیں "

جنّت میں نہ کوئی غم ہوگا نہ تکلیف ہوگی اور نہ تھکاوٹ

ذکر سے مُراد اللہ کی یاد، اللہ کی عبادت ہے، مرد ہو یا عورت جو بھی اللہ تعالےٰ کے ذکر، اُس کی عبادت سے اُس کا حق ادا کرتا ہے۔ اُس کے لئے معبودِ حقیقی خود اپنے عبادت گزار

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

خوش قسمت بندوں کو خوشخبری دے رہا ہے کہ اُن کے معبود نے اُن کے لیے بخشش اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔ جو کہ جنّت میں پہنچکر اپنے روبرو اپنی آنکھوں کے سامنے پائینگے۔ اور وہاں دنیا کے غم والم کا یکسر خاتمہ ہوجائے گا اور وہ جنت کی بے مثال ولازوال نعمتیں دیکھ کر بے اختیار پکار اٹھینگے "

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ	یہ لوگ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے
الَّذِیٓ اَذْهَبَ عَنَّا	جس نے ہم سے غم دُور کیا
الْحَزَنَ ط اِنَّ رَبَّنَا	بے شک ہمارا پروردگار بڑا
لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ن ه	مغفرت والا ہے بڑا قدردان
الَّذِیٓ اَحَلَّنَا دَارَ	ہے جس نے اپنے فضل سے
الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ	ہمیں ہمیشہ رہنے والے مقام
لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ	میں لا اُتارا ہے جہاں ہمیں نہ
وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ه	کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ
(فاطر ۳۴ - ۳۵)	ہمیں تھکن ہی محسوس ہوگی"

اکتاہٹ کی تھکن تو طبیعت پر اس وقت غالب ہونے لگتی ہے جب ایک ہی شے سے مسلسل سابقہ پڑتا ہے لیکن جنّت کی نعمتیں تو ہر دم تازہ بہ تازہ نو بہ نو، ملتی رہینگی، اس لئے وہاں تھکن اور اکتاہٹ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، ضمناً یہاں یہ حقیقت بھی آگئی کہ بخلاف دنیا کی عیش وعشرت کے جس کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کثرت لازمی طور پر تھکا دینے والی ہوتی ہے جنّت کی لذتیں برابر راحت وسرور ہی بڑھانے والی ہونگی "

آج ذرا دیر تک مسلسل قہقہہ لگا کر دیکھئے، یا مسلسل کئی کئی گھنٹہ تھیٹر سینما، ناچ دیکھنے کا ذرا تجربہ کر لیجئے طبیعت میں لازمی طور پر افسردگی اور تھکاوٹ طاری ہو جائیگی، مسلسل و غیر منقطع تازگی، شگفتگی قائم رکھنا جنّت ہی کی نعمتوں کا خاصہ ہو گا، لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ.. . . . . جنّت میں ظاہر ہے کہ کسی قسم کی تکلیف کا کہاں گزر، اَلْحَزَنَ حزن سے مُراد دنیوی رنج والم بھی ہو سکتا ہے اور حساب وکتاب کا غم واندیشہ بھی دَارُ الْمُقَامَةِ لفظی معنی ترجمہ میں آگئے، بعض روایتوں میں آیا ہے جنّت کی دوسری منزل کا نام ہے

جب جمعہ کی اذان ہو جائے تو اللہ کے ذکر (نماز) کے لئے چل پڑو

یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ	اے ایمان والو جب جمعہ کے
اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ	دن اذان کہی جائے نماز
مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ	کے لئے تو چل پڑا کرو اللہ
فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ	کی یاد کی طرف اور خرید و
وَذَرُوا الْبَیْعَ ط ذٰلِکُمْ	فروخت چھوڑ دیا کرو یہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ	تمہارے حق میں بہتر ہے،
تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِيَتِ	اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو، پھر
الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا	جب نماز پوری ہو چکے تو
فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا	زمین پر چلو پھرو اور اللہ
مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ	کی روزی تلاش کرو اور اللہ
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا	کو بکثرت یاد کرتے رہو
لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝	تاکہ تم فلاح پاؤ۔

(الجمعہ ۹ — ۱۰)

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اس کے عموم سے وہ خارج ہیں جن پر جمعہ واجب ہی نہیں عورتیں، مریض، بچے، مسافر وغیرہ، نُوْدِيَ سے مراد اذان ہے یعنی اذان سنتے ہی وَذَرُوا الْبَيْعَ "خرید و فروخت چھوڑ دو"

مراد یہ ہے کہ اِدھر مؤذن کے منہ سے اللہ اکبر کی صدا بلند ہو اور اُدھر ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ دنیا کے جس حال جس مشغلہ میں ہو اسے فوراً چھوڑ کر مسجد کا رخ کرے، اور نمازِ جمعہ کی تیاری و اہتمام میں لگ جائے، ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اس حکم کی پابندی شخصی و انفرادی حیثیت سے بھی پہلوئے خیر رکھتی ہے اور قومی و اجتماعی حیثیت سے بھی دینوی مادّی اعتبار سے یوں کہ نمازِ جمعہ تنظیمِ اُمت کا ایک بہترین نسخہ ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور اُخروی و روحانی اعتبار سے یُوں کہ آخرت کا نفع باقی دنیا کے ہر نفع فانی سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔ وَذَرُوا الْبَيْعَ سے پہلے فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ ہے اس حکم میں ذکر سے مُراد خطبۂ جمعہ ہے اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ کی عبادت جس صورتِ شرعی میں بھی ہو وہ اللہ تعالےٰ کا ذکر ہے۔"

امام کا خطبہ (ذکر) فرشتے بھی سُنتے ہیں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے روز ملائکہ ہر آنے والے کا نام اُس کی آمد کی ترتیب کے مطابق لکھتے جاتے ہیں پھر اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ۔ (جب امام خطبہ دینے کے لیئے نکلتا ہے تو وہ نام لکھنے بند کر دیتے ہیں اور ذکر (یعنی خطبہ) سننے میں مصروف ہو جاتے ہیں (بخاری و مسلم و مسند احمد و ترمذی و ابوداؤد)

خطبہ کے لیئے ذکر اللہ کا لفظ آیا ہے

لہٰذا اس میں اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا، اُس کے رسُول صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر درود و سلام، اللہ تعالےٰ کی عبادت و اطاعت کی تعلیم و تلقین ہونی چاہیئے، نہ کہ اِدھر اُدھر کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قصّے کہانیاں، عبث شعر و شاعری، ایک دوسرے کے خلاف لب کشائی وغیرہ جو کہ خطبہ کی مقصدیت و معنویت کے سراسر خلاف ہے "

ماحول کا اثر بھی ہے اور اے خطیب قوم
بگڑی ہے قوم کچھ ترے طرزِ بیاں سے بھی

اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو

اس کا یہ معنیٰ نہیں کہ بھاگتے ہوئے آؤ بلکہ اس میں یہ تلقین ہے کہ ہر کام چھوڑ کر جلد از جلد مسجد میں پہنچکر ذکر اللہ (خطبہ) سننے کی کوشش کرو، تاکہ احکام الٰہی سُننے اور اُن پر عمل کرنے سے تمہاری آخرت بہتر ہو اور تم نعیم جنّت کے حقدار ہو جاؤ "

فَاسْعَوْا سے مُراد بھاگ دوڑ کر آنا نہیں، قرآن میں سعی کا لفظ کوشش اور جد و جہد کے معنیٰ میں آیا ہے مثلاً لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی (النجم ۳۹) انسان کو صرف اپنی ہی کمائی ملیگی)

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰی لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُوْرًا (الاسراء ۱۹)

ترجمہ، جو کوئی آخرت کی نیّت رکھے گا اور اس کے لئے کوشش بھی اُس کے لائق کرے گا درآنحالیکہ وہ مومن بھی ہو سو ایسے لوگوں کی کوشش مقبول ہو گی "

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو اُس کی طرف اطمینان وسکون کے ساتھ آؤ دوڑتے ہوئے نہ آؤ، پھر جتنی نماز جماعت کے ساتھ مل جائے اُسے شمار کر لو اور جتنی رہ جائے اُسے بعد میں ادا کر لو، (بخاری ومسلم)

نمازِ جمعہ فرض ہے، اذان سُنتے ہی اس کی طرف جلد از جلد آجانے کا حکم ہے اور اس موقع پر حلال خرید و فروخت بھی ترک کر دینے کا حکم ہے اور خطبۂ جمعہ کے مقابلہ میں اللہ تعالےٰ نے نمازِ ظہر بھی ساقط کر دی، اور

خطبۂ جمعہ کو ذکرِ اللہ فرمایا ہے

جمعہ کی نماز کے بعد رزقِ حلال کے لئے کوشش کا حکم فرمایا جس سے ثابت ہؤا حلال روزی کے لئے جدوجہد بھی اللہ تعالےٰ کی اطاعت اور اُس کی عبادت ہے۔ اس کے ساتھ ہی پھر فرمایا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۞ اللہ کا ذکر کرتے رہو تاکہ تمہیں کامیابی نصیب ہو جائے "

مطلب یہ ہے کہ نماز کے بعد کاروبار کرتے ہوئے بھی اللہ کا ذکر کرتے رہو فلاح و فوز، نارِ جہنم سے حفاظت نعیمِ جنت کا حصول، رضائے الٰہی کی بشارت اسی میں ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ ہر آن انسان ذکر اللہ میں رطب اللسان ہو"

غمِ دنیا ہو یا کہ خطرۂ روزِ جزا عاجز
خدا کا ذکر ہی ہے جو نشانِ کامیابی ہے

ارشاد یہ نہیں ہو رہا کہ اللہ کا ذکر کرو بلکہ حکم یہ ہو رہا ہے کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرو اور یہ حکم اور بھی کئی جگہ ہؤا ہے مثلاً سورۂ انفال آیت نمبر ۴۵ - الاحزاب آیت نمبر ۲۱ و آیت نمبر ۳۵ - الشعراء آیت نمبر ۲۲۷ - الجمعہ آیت نمبر ۱۰" اللہ تعالےٰ کا ذکر کثرت سے کرنے پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بھی کثرت سے ملینگی طاعتیں، عبادتیں جتنی بھی ہیں، سب ذکرِ الٰہی ہی کی فرد ہیں کل طاعۃ وکل خیر من جملۃ الذکر (کشاف) حکم ہو رہا ہے کہ اس کے ذکر و طاعت پہ دوام رکھو، بکرۃ واصیلا اشارۃ علی المدا ومۃ (کبیر) اے کافۃ الاوقات (کشاف) یعنی ہر وقت، ہر لمحہ اللہ کا ذکر، اُس کی عبادت، اُس کی طاعت ہو"

اللہ کا ذکر سونا چاندی خرچ کرتے اور راہِ خدا میں جان دینے سے افضل ہے

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوا بَلَىٰ قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ "

(مسند احمد والترمذی وابن ماجہ)

ترجمہ! حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تمہیں وہ عمل بتاؤں جو تمہارے تمام اعمال میں بہترین اور تمہارے آقا کی نظر میں نہایت درجہ پاکیزہ ہے، اور تمہارے درجات کو تمہارے دوسرے سارے اعمال سے اعلیٰ واولیٰ بنا دینے والا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے راستہ میں سونا اور چاندی صرف کرنے سے بھی اس میں بہتری ہے، اور اُس جہاد سے بھی زیادہ تمہارے لئے اس میں خیر ہے جس میں تم اپنے دشمنوں (اور خدا کے دشمنوں کی) گردنیں کاٹ دو، اور وہ تمہاری گردنیں اُتار دیں (اور تمہیں شہید کر دیں) صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ (ایسا عمدہ اور قیمتی عمل ضرور بتلائیے) آپؐ نے فرمایا۔ وہ اللہ کا ذکر ہے۔ (مسند احمد، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

ذکر اللہ، اللہ تعالےٰ کی رضا اُس کا قُرب حاصل کرنے کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسرے تمام اعمال سے مؤثر و بالاتر ذریعہ ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ جملہ اعمال کی رُوح ہے تو غلط نہیں، ہاں کسی خاص حالت اور کسی ہنگامی موقع پر صدقہ اور انفاق فی سبیل اللہ یا جہاد لرضاء اللہ کو زیادہ اہمیت حاصل ہو جائے تو یہ ممکن ہے اور اور یہ اس کے منافی نہیں، اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ کسی وقت کوئی عمل کسی لحاظ سے افضل ہو اور دوسرے اعتبار سے کوئی دوسرا عمل اعلیٰ و ارفع ہو"

گناہ کے غبار سے جو دل آلودہ ہو اُس کو صیقل کرنے کیلئے اللہ تعالےٰ کا ذکر ہے"

جب تک کیا نہ ذکرِ الٰہی کا اہتمام
گردِ گُناہ شیشۂ دل پر جمی رہی

ذکر اللہ میں محنت کم اجر زیادہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبْوَابَ الْخَيْرِ كَثِيْرَةٌ وَلَا اَسْتَطِيْعُ الْقِيَامَ بِكُلِّهَا فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ فَاَنْسٰى قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

(رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ نیکی کے دروازے (یعنی کام) بہت ہیں اور یہ بات میری قوت سے خارج ہے کہ میں ان سب پر عمل کروں لہٰذا آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جسے میں مضبوطی کے ساتھ تھام لوں، (اور اُس پر جم جاؤں) اور وہ مجھ پر ایسا زیادہ بھی نہ ہو کہ میں اُسے بھول جاؤں (یاد نہ رکھ سکوں) آپؐ نے ارشاد فرمایا (بس اس کا اہتمام اور التزام کرو) کہ تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے۔ یعنی اللہ کا ذکر ہر وقت کرو۔ کہ یہ آسان بھی ہے اور اجر و ثواب کے لحاظ سے نہایت درجہ بلند بھی "

جب اللہ کے ذکر کے لئے ہونٹ حرکت کرتے ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَکَرَنِیْ وَتَحَرَّکَتْ بِیْ شَفَتَاهُ (رواہ البخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت میرا بندہ میرا ذکر کرتا ہے اور میری یاد کے لئے اُس کے ہونٹ حرکت کرتے ہیں تو میں اس وقت اُس کے ساتھ ہوتا ہوں "

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہونٹ جب کرتے ہیں حرکت ذکرِ مولا کے لیئے
اُس گھڑی ہوتا ہے مولا اپنے اُس ذاکر کیساتھ

دلوں کا سہم جانا اور ایمان کا بڑھ جانا

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

(الانفال ۲-۴)

ایمان والے تو بس وہ ہوتے ہیں کہ جب اُن کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل سہم جاتے ہیں۔ اور جب انہیں اُس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ اُن کا ایمان بڑھا دیتی ہیں۔ اور وہ اپنے پروردگار پر توکّل رکھتے ہیں، وہ لوگ جو کہ قائم رکھتے ہیں نماز کو اور ہم نے جو اُن کو روزی دی ہے اُس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں، وہی ہیں سچّے ایمان والے اُن کیلئے درجے ہیں اُن کے رب کے پاس اور بخشش اور روزی عزّت کی"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اہلِ ایمان کی صفات بیان ہو رہی ہیں کہ جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو خدا کے خوف سے اُن کے دل لرز جاتے ہیں اور اُن میں کپکپی طاری ہو جاتی ہے، کلام اللہ کی تصدیق کرنے کے سبب اُن کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے[1]۔ اور وہ خدا کے سوا کسی دوسرے پر بھروسہ کرتے ہی نہیں مومنین کی حقیقی پہچان ہی یہی ہے"۔ وہ اللہ کے احکام کی خوشدلی سے تعمیل کرتے ہیں اور ممنوعات سے پرہیز کرتے ہیں، اُن سے اگر بغیر قصد اچانک کوئی گناہ ہو جاتا ہے تو وہ فوراً اللہ تعالےٰ کو یاد کرتے ہیں اور اُس سے اپنے اُس گناہ کی معافی طلب کرتے ہیں وہ کسی گناہ پر اصرار نہیں کرتے جیسا کہ ارشاد ہے"

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ

اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کوئی بے جا حرکت کر بیٹھتے ہیں یا اپنے ہی حق میں کوئی ظلم کر ڈالتے ہیں تو اللہ کو یاد کر لیتے ہیں اور اپنے گناہوں سے معافی طلب

---

[1] امام بخاریؒ اور دوسرے ائمہ نے اسی نوعیت کی آیات سے استدلال کیا ہے کہ ایمان بڑھتا گھٹتا ہے"۔
(ابنِ کثیر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ (آل عمران ۱۳۵)

کرنے لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہے کون جو گناہوں کو بخشتا ہو، اور یہ اپنے کئے ہوئے پر اصرار نہیں کرتے، باوجود اپنے علم کے"

یہ اُن کے پختہ ایمان کی علامت ہے، جنہیں خدا کے سامنے کھڑے ہو کر محاسبۂ اعمال پر یقین ہے، اور خواہشاتِ نفسانی ناجائز طور پر پوری کرنے سے باز رہے تو جنّت در حقیقت اُنہیں کا حق ہے، چنانچہ سُدّیؒ مردِ مومن کی تشریح یُوں کرتے ہیں کہ وہ ایک ایسا شخص ہے جو معصیت کا ارادہ کرتا ہے اور اُس سے کہا جاتا ہے کہ خدا سے ڈر، تو اُس کا دل کانپ اُٹھتا ہے، اُمِّ درداءؓ کہتی ہیں کہ دل خوفِ خدا سے دھڑکنے لگتے ہیں اور ایک سوزش سی ہو جاتی ہے یہی تو وجہ ہے کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، جب یہ کیفیت ہو جائے تو بندہ کو چاہئے کہ اُس وقت خدا سے اپنے مقصد کی دُعا مانگے، کیونکہ ایسے وقت کی دُعا مقبول ہے" (ابن کثیر)

حاصل معنے آیت کے یہ ہیں کہ جو لوگ صغیرہ یا کبیرہ گناہ کر کے اللہ کو یاد کرتے ہیں کہ ایک روز اللہ کے سامنے کھڑے ہونا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے، اس ڈر سے فوراً توبہ و استغفار

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں، اور جانتے ہیں کہ خالص توبہ کے بعد اللہ تعالےٰ غفور رحیم بخشنے والا ہے، اس کے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں، تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالےٰ معاف فرما کر جنت میں داخل کرے گا"

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا کہ اگر تم لوگ گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالےٰ تم کو زمین پر سے اٹھا کر بجائے تمہارے اور گناہ گار مخلوق پیدا کرتا تاکہ اس کی مغفرت کرے اور اپنی صفت غفور رحیمی کو کام میں لائے"

(صحیح مسلم باب سقوط الذنوب بالاستغفار والتوبہ)

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً" (ابن کثیر و ترمذی)

(اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا جس نے استغفار کر لیا اگرچہ ایک دن میں ستر بار گناہ کیا") .... اللہ اللہ، اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کا یہ حال! ایک دن میں اگر کوئی ستر مرتبہ گناہ کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اسے معاف کر دیتا ہے اور وہ گنہگار شمار ہی نہیں ہوتا"

مسند احمد میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! تم اوروں پر رحم کرو اللہ تم پر رحم کرے گا، لوگو! تم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسروں کی خطائیں معاف فرماؤ اللہ تمہاری خطائیں معاف فرمائے گا، (ابنِ کثیر)

جو بُرائی پہ اپنی پچھتائے
آدمی وہ بُرا نہیں ہوتا

ذَکَرُوْا اللّٰہَ اس سے یہ معلوم ہُوا کہ گاہ گاہ لغزشوں کا صادر ہوتے رہنا قرب و تعلق مع اللہ کے منافی نہیں اصل اور مقدم شے ہر غلطی اور کوتاہی کی تلافی اور تدارک کی فکر اور اس کی مناسب تدبیر ہے"

فَاسْتَغْفَرُوْا - استغفار صحیح اور معتبر وہی ہے - جو محض زبان سے نہیں دل کی حسرت و ندامت کے ساتھ اور اس عزم کے ساتھ ہو کہ اب وہ گناہ دوبارہ نہیں ہونے پائے گا- ورنہ اگر ہاتھ میں تسبیح چل رہی ہے اور دل بدستور گناہوں سے لذت لے رہا ہے ایسی توبہ و استغفار خود قابلِ استغفار ہے، اور عجب نہیں کہ ایسے استغفار کا شمار استہزاء میں ہو جائے "

الاستغفار المطلوب هو الذی یحل عقد الاصرار ویثبت معناه فی الجنان لا التلفظ باللسان (قرطبی)

روی عن الحسن البصری انه قال استغفارنا یحتاج الی استغفار (قرطبی)

حضرت حسن بصریؒ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا ہمارا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

استغفار استغفار کا محتاج ہے" ۔ یعنی جب ہم گناہ تو چھوڑتے نہیں اور گناہ چھوڑنے کا دل میں ارادہ بھی نہیں اور زبان سے استغفار پڑھ رہے ہیں تو ایسے استغفار سے استغفار کی ضرورت ہے"

ذکر اللہ سے دلوں کا اطمینان

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ (الرعد ۲۸)	(یعنی) وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ کے ذکر سے انہیں اطمینان ہو گیا، خوب سن لو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہو ہی جاتا ہے"

اور اس اطمینان کی بڑی اور اصلی علامت یہ کہ ان کا ایمان اللہ کے کلام پر قائم ہو گیا یعنی ذکرِ الٰہی میں خاصیت ہی یہ ہے کہ یہ انسان کو غیر اللہ کی طرف متوجہ ہونے کے الجھاؤ سے بچاتا ہے اور شرک سے جو انتشار ذہنی پیدا ہوتا ہے یقینِ توحید اس کے لیے سپر ہو جاتا ہے، اس اطمینان کے بھی مختلف درجے د مرتبے ہوتے ہیں، جس درجہ کا ذکرِ الٰہی ہوتا ہے اسی نسبت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے اطمینانِ قلب بھی حاصل ہوتا ہے۔

خدا کے ذکر سے دل کو قرار ملتا ہے
نہ چھوڑ ذکرِ خدا دل کو بے قرار نہ کر

خوف و خشیت

ذکرِ الٰہی کے آثار میں سے ایک اثر خوف و خشیت کا ہے اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ۔

لیکن یہ ماسوا کی طرف سے اطمینان و فراغت خوفِ خدا کے ذرا بھی منافی نہیں، بلکہ یہ دونوں کیفیتیں تو عین ایک دوسرے کی متمم و مکمل ہیں"

ہر ایک ذکر سے ذکرِ خدا معظّم ہے — ہر ایک فکر سے فکرِ عدم مقدّم ہے
خدا کا ذکر ہے وجہِ سکونِ قلب و نظر — خدا کی یاد ہر اک زخمِ دل کا مرہم ہے
وہی ہے حُبِّ الٰہی میں کامل و صادق
ہر ایک حکمِ الٰہی پہ جس کا سر خم ہے

اللہ کے ذکر کیلئے جُھک جانا دلوں کا نرم ہو جانا

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ (الحدید ۱۶)

کیا اب بھی وقت نہیں آیا ایمان والوں کیلئے کہ اُنکے قلوب اللہ کے ذکر کیلئے جُھک جائیں اور نرم ہو جائیں"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سب سے پہلے خشوع اُٹھ جائے گا

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوْعُ

(تفسیر طبری الجزء ۲ ص ۲۲۸)

شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جو لوگوں سے اُٹھایا جائے گا وہ خشوع ہے"

خشوعِ قلب سے مُراد دل کا نرم ہونا اور وعظ و نصیحت کو قبول کرنا اور اُس کی اطاعت کرنا ہے (ابنِ کثیر)

قرآن کے لئے خشوع یہ ہے کہ اُس کے احکام اوامر و نواہی کی مکمل اطاعت کی جائے اور اس پر عمل کرنے میں کسی سُستی اور کمزوری کو راہ نہ دے، (روح المعانی)

امام اعمشؒ کا قول ہے کہ مدینہ طیبہ پہنچنے کے بعد صحابہ کرام کو کچھ معاشی سہولتیں اور آرام ملا تو بعض اصحاب میں عمل کی جدوجہد جو اُن کی عادت تھی اس میں کچھ کمی اور سُستی پائی گئی۔ اُس پر یہ آیت نازل ہوئی (روح المعانی)

صحیح مسلم میں حضرت ابن مسعودؓ کی یہ روایت ہے کہ ہمارے اسلام لانے کے چار سال بعد اس آیت کے ذریعہ ہم پر عتاب و تنبیہ کی گئی۔ بہر حال حاصل اس تنبیہ کا مومنین کو مکمل خشوع

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور عمل صالح کے لئے مستعد رہنے کی تعلیم ہے اور خشوعِ قلب ہی پر تمام اعمال کا مدار ہے۔" (معارف القرآن)

صحنِ چمن سے لالۂ رنگیں سمیٹ کر
دامن کو داغدار کئے جا رہے ہیں ہم

اللہ کے ذکر کے لئے دل اور جلد دونوں نرم ہو جاتے ہیں

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ	اللہ نے بہترین کلام نازل کیا
الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا	ہے ایک کتاب باہم ملتی جلتی
مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ	ہوئی اور بار بار دھرائی ہوئی
جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ	اس سے ان لوگوں کی جلد جو
رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ	اپنے پروردگار سے ڈرتے
جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ	ہیں کانپ اٹھتی ہے پھر انکی
اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ	جلد اور ان کے قلب اللہ کے
(الزمر ۲۳)	ذکر کے لئے نرم ہو جاتے ہیں"

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ اس میں اس دعوے کا اثبات ہے کہ قرآن مجید بہترین کلام ہے، کوئی دوسرا کلام اسکے مقابلے کا نہیں نہ باعتبارِ لفظ و عبارت، نہ بلحاظ معنی و مفہوم کِتَابًا اس کلام کا نزول گو بتدریج کہیں ۲۲ - ۲۳ سال میں ہوا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تاہم معنویت کے لحاظ سے یہ کلام شروع سے آخر تک یک رنگ اور آپ اپنی میں ہمرنگ ہے، مَثَانِیَ۔ اس کے اندر احکام و اخبار مسائل و حکایات بار بار تکرار کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں کہ کسی کو عذر قصورِ فہم و سمع کا نہ رہے"

ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ یعنی وہ کتاب اللہ پر عمل کرنے لگتے ہیں، اور اعمالِ قلب و اعمالِ جوارح میں خشوع و انقیاد کے ساتھ مشغول ہو جاتے ہیں"

اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ، یعنی دل اور زبان سے اللہ کا ذکر تحمید و تسبیح میں رطب اللسان ہو جاتے ہیں، اہلِ ایمان کے ہر دکھ ہر درد ہر غم ہر فکر کا علاج اللہ تعالےٰ کا ذکر اُس کی یاد ہے"

ذکر تیرا ہو زباں پر شبِ تنہائی ہو
آستانہ ہو ترا اور جبیں سائی ہو
حُسن تیرا نگۂ شوق کی فردوسِ بریں
یاد تیری مرے دل کی چمن آرائی ہو

اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ط
(العنکبوت ۴۵)

بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تمام اعمال میں نماز اعظم عبادت بھی ہے اور اُس کے اثرات دُور رس اور اس کے فوائد لا متناہی ہیں نماز اپنی وضع کے لحاظ سے بے حیائی اور ناشائستہ بُرے کاموں سے روکتی رہتی ہے، یعنی بزبان حال کہتی ہے، کہ تُو جس معبود کی انتہائی تعظیم کر رہا ہے اور اُس کی اطاعت کا اقرار کر رہا ہے فحشاء اور منکرات میں مبتلا ہونا اُس کی شان میں بے ادبی ہے، اور اسی طرح نماز کے سوا جتنے نیک کام ہیں سب پابندی کے لائق ہیں، کیونکہ وہ سب قولاً یا فعلاً اللہ کی یاد ہی ہیں، اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے اور اگر تم اللہ کی یاد میں غفلت کرو تو یہ بھی سن لو وَ اللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ہ اللہ تعالےٰ تمہارے سب کاموں سے باخبر ہے (تمہارے عمل کا بدلہ تمہیں ملے گا، اچھے کا اچھا بُرے کا بُرا"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نمازی کی نماز نے اُسے گناہوں اور سیاہ کاریوں سے نہ روکا وہ اللہ سے دُور ہو جاتا ہے"

ابن ابی حاتم میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی گئی تو آپؐ نے فرمایا جسے اس کی نماز بے جا اور فحش کاموں سے نہ روکے سمجھ لو کہ اُس کی نماز خدا کے ہاں مقبول نہیں ہوتی، اور روایت میں ہے کہ وہ خدا سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دُور ہی ہوتا چلا جائے گا، حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا قول ہے کہ جو آدمی بھلے کام کرنے والا اور بُرے کاموں سے بچنے والا نہ ہو سمجھ لو کہ اُس کی نماز اسے خدا تعالےٰ سے اور دُور کرتی چلی جاتی ہے، نیز آپؐ نے فرمایا جو نماز کی بات نہ مانے اُس کی نماز نہیں، نماز بے حیائی اور بدفعلیوں سے روکتی ہے اُس کی اطاعت یہ ہے کہ آدمی بُرے کاموں سے باز آ جائے "

حضرت شعیب علیہ السلام سے جب اُن کی قوم نے کہا کہ اے شعیبؑ! کیا تمہیں تمہاری نماز حکم کرتی ہے؟ حضرت سفیانؒ نے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ ہاں خدا کی قسم نماز حکم بھی کرتی ہے اور روکتی بھی ہے۔

حضرت عبداللہؓ سے کسی شخص نے کہا فلاں شخص بڑی لمبی نماز پڑھتا ہے آپ نے فرمایا نماز اُسے نفع دیتی ہے جو اُس کا کہا مانے ، رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے کہا کہ حضور! فلاں شخص نماز پڑھتا ہے لیکن چوری نہیں چھوڑتا آپ نے فرمایا اُس کی نماز اُسے اس کی یہ بُرائی چھڑا دے گی۔ (بزار)

چونکہ نماز ذکر اللہ کا نام ہے، اسلئے اسکے ساتھ ہی فرمایا وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (یادِ خدا بڑی چیز ہے) ابن کثیر" جو شخص دل کی آنکھ سے عجائبات قدرت دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے وجود کا قائل ہو جاتا ہے۔ تو اُسے معبود مان لینا بھی اُس پر واجب ہو جاتا ہے" ——— جب اللہ تعالےٰ کو معبود تسلیم کر لیا تو پھر اس کی عبادت بھی اُس کے عبد پر فرض

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتی ہے، عبادت کی بہت سی صورتیں ہیں اُن میں نماز بھی ایک صورت ہے"

نماز کا مقصد

نماز کی غایت اللہ تعالیٰ کا ذکر، اللہ تعالیٰ کی یاد اور انسان پر اُس کے احسانات کا شکر ہے اس لئے نماز ختم ہوتے ہی نمازی سب سے پہلے کہتا ہے —— اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے) یعنی مَیں نے جو نماز کی شکل میں اپنے اللہ کا ذکر اور اُس کا شکر ادا کیا ہے مَیں کما حقہ ادا نہیں کر سکا اللہ اس سے بہت بلند ہے۔ پھر وہ کہتا ہے،

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ "

(مَیں اللہ سے معافی مانگتا ہوں، مَیں اللہ سے معافی مانگتا ہوں، مَیں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، مگر وہی وہ زندہ ہے، قائم ہے، مَیں اسی کی طرف توبہ کرتا ہوں") اس کے بعد بہت سی مسنون دعائیں ہیں جو رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے ان میں سے ایک یہ بھی ہے،

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عِبَادَتِكَ[1] (اے اللہ تو اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت پر میری مدد فرما) ۔ اس دعا میں اللہ کا ذکر اور اس کا شکر اور اس کی حسن عبادت کی اسی سے استدعا ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز ہے"

تری ہی یاد ہو دل میں ترا ہی ذکر ہو لب پر
الٰہی! اپنی الفت میں مری ہستی فنا کر دے

سورۂ عنکبوت آیت نمبر ۴۵ کی تفسیر میں حضرت مولانا امین احسن اصلاحی تدبرِ قرآن میں فرماتے ہیں "

نماز کے دو اہم پہلو

یہاں اس نماز کے دو اثرات بیان ہوئے ہیں، ایک یہ کہ یہ فحشاء اور منکر سے روکتی ہے، (اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ) اور دوسرا یہ کہ نماز اللہ کی یاد ہے اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے۔ (وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ) نماز کے یہ دونوں پہلو کسی قدر وضاحت کے محتاج ہیں "فَحْشَاء اور مُنْكَر" کے دو لفظوں نے اخلاقی مفاسد کے تمام پہلو اپنے اندر سمیٹ لئے ہیں، بہت سی

---

[1] نماز میں اور نماز کے بعد مسنون دعائیں کتاب مقامِ نماز میں مطالعہ فرمائیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

برائیاں ایسی ہیں جو شہوانی جذبات کی بے اعتدالی یا ان کے انحراف سے وجود میں آتی ہیں، اور پھر آہستہ آہستہ پورے معاشرے کو اس طرح بے حیا بنا دیتی ہیں کہ لوگوں کے اندر سے بے حیائی کا احساس ہی مٹ جاتا ہے، ماضی کی قوموں میں سے اس کی مثال کے طور پر قرآن نے قوم لوط کا ذکر کیا ہے حضرت لوطؑ نے اپنی قوم کی بے حیائی کے لئے "فَاحِشَة" کا لفظ استعمال بھی فرمایا ہے، اِس زمانے میں جدید فکر و فلسفہ اور نئی تہذیب کی برکت سے بے حیائی و فحاشی کی جو نت نئی شکلیں وجود میں آئی ہیں اور برابر آ رہی ہیں، اُن کے مقابل میں قوم لوط کی بے حیائی بالکل گرد ہو کے رہ گئی ہے، اور جن لوگوں کی نظر حالات پر ہے وہ جانتے ہیں کہ اب ہمارا معاشرہ بھی پوری طرح ان کے لپیٹ میں آچکا ہے اور آہستہ آہستہ ضمیر اس طرح مُردہ ہوتا جا رہا ہے کہ ہماری قوم کا بہت بڑا طبقہ جو ہماری بدقسمتی سے تعلیم یافتہ بھی کہلاتا ہے ان بے حیائیوں کو بے حیائی سمجھنا تو درکنار ان کو تہذیب و ترقی کا لازمہ سمجھنے لگا ہے، اور جو لوگ اُن پر تنقید کرتے ہیں اُن کو احمق اور دقیانوسی قرار دیتا ہے"۔

دوسری برائیاں وہ ہیں جو طمع و حرص کی بے اعتدالی اور حُبِّ مال و جاہ کی زیادتی سے ظہور میں آتی ہیں ان کیلئے یہاں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جامع لفظ مُنکَر استعمال ہوا ہے، یہ لفظ معروف کا ضد ہے اس وجہ سے وہ سب برائیاں اس میں شامل ہیں جو ایک صالح معاشرہ کی پاکیزہ روایات اور اُس کے معروف مسلّمات کے خلاف ہوں، پچھلی قوموں میں سے قوم عاد و ثمود کے تمدنی مفاسد اور قوم شعیبؑ کے معاشی فساد کا ذکر قرآن نے اس کی مثال کے طور پر کیا ہے، اس زمانے میں معاشرت و معیشت کا یہ فساد زندگی کے ہر شعبہ پر جس طرح چھا چکا ہے اس کے متعلق یہ کہنا شاید بے جا نہ ہو کہ ماضی کی تاریخ میں اس کی کوئی مثال موجود نہیں ہے۔

یہاں معروف و منکر سے متعلق ان اشارات پر قناعت فرمائیے فرمایا کہ نماز اُن تمام برائیوں سے روکتی ہے یعنی نماز کی حیثیت ایک نہایت مؤثر واعظ و زاجر کی ہے، جو لوگ نماز اُس کے آداب و شرائط کے ساتھ ادا کرتے ہیں، خواہ خلوت کی نماز ہو یا جلوت کی، اُنکی نماز اپنے ظاہر و باطن دونوں سے اُنکو اُن حقائق کی یاددہانی کرتی رہتی ہے جنکی یاددہانی زندگی کو صحیح شاہراہ پر قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے، خاص طور پر خلوت کی نمازیں انسان کی زندگی پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہیں، اگر کوئی شخص نماز نہیں پڑھتا تو اس کی مثال اس ڈرائیور کی ہے جو اپنی زندگی کی گاڑی پوری رفتار سے چلاتا تو رہا ہے لیکن اُس کی رہنمائی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے لئے داہنے بائیں جو نشانات اُس کو صحیح راہ بتانے اور خطرات سے آگاہ کرنے کے لئے لگے ہوئے ہیں اُن سے وہ بالکل بے پروا اور بے خبر ہے، ایسا ڈرائیور کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ اپنی گاڑی کس کھڈ میں گرائے"

یہ امر یہاں ملحوظ رہے کہ یہ اثرات اس نماز کے بیان ہو رہے ہیں جو صحیح تذکر اور اخلاص کے ساتھ پڑھی جاتی ہے، اگر کسی نماز کے اندر یہ اثرات مفقود ہوں وہ لازماً یا تو صحیح تذکر سے خالی ہے یا اخلاص سے، یعنی یا تو نماز پڑھنے والا اپنی نماز کے مفہوم سے بالکل بے خبر ہے اُس کو کچھ خبر نہیں کہ نماز میں اُس نے کس چیز کا اقرار اور کس بات کا انکار کیا ہے یا یہ کہ اُس نے محض دوسروں کو دکھانے کے لئے ریاکاری (ایکٹنگ) کی ہے"

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ، یہ نماز کے دوسرے پہلو کی طرف اشارہ ہے اور دو لفظوں کے اندر معانی کا ایک جہان پوشیدہ ہے مطلب یہ ہے کہ اس نازک موقع پر جماعت کے اندر عزم و حوصلہ اور قوتِ استقامت پیدا کرنے کے لئے نماز کے اہتمام کی جو تاکید کی جا رہی ہے اس کو کوئی معمولی بات یا محض طفل تسلی نہ تصور کرے اس سوئے ظن میں نہ مبتلا ہو کہ بھلا "نماز" جماعت کی تنظیم و تقویت میں کیا مؤثر ہو سکتی ہے۔ حقیقت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے کہ اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے اس سے انسان کے دل کو حقیقی طمانیت و سکینت حاصل ہوتی ہے"

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ،(اچھی طرح سن لو کر دلوں کو طمانیت اللہ کی یاد سے حاصل ہوتی ہے) اور دل ہی انسان کے اندر وہ چیز ہے جو تمام حوصلہ وعزم کا منبع ہے ۔ اگر دل مضبوط ہے تو انسان سے زیادہ کوئی چیز طاقتور نہیں اور اگر دل کمزور ہے تو انسان سے زیادہ کوئی چیز ناتواں نہیں اور دل کو طاقت دینے والی اصل چیز خدا کی یاد ہے ۔جس کی سب سے زیادہ بہتر جامع اور مؤثر شکل نماز ہے ،

شجاعت اور تہور میں فرق

یہ حقیقت ملحوظ رہے کہ یہاں زیر بحث دل کی وہ طمانیت و سکینت ہے جو انسان کے اندر وہ عزم و حوصلہ پیدا کرتی ہے کہ جو اس کو خدا کے سوا ہر خوف اور طمع سے بے پروا کر دیتی ہے ۔یہی وہ اصل قنوت اور حقیقی شجاعت و بسالت ہے جو ایمان اور خدا کی یاد سے حاصل ہوتی ہے ،اس تہور سے بالکل مختلف چیز ہے جو مایوسی یا جذبۂ انتقام یا خوف یا ناموری کی خواہش یا ناعقبت اندیشی سے ظہور میں آتا ہے جو لوگ شجاعت اور تہور کے اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرق سے واقف نہیں ہیں وہ ایک مومن کی شجاعت اور ایک کافر کے تہوّر کو ایک ہی نوعیت کی چیز سمجھتے ہیں، حالانکہ دونوں کے نفسیاتی محرکات بھی الگ الگ ہوتے ہیں، اور اس دنیا میں دونوں کے اثرات بھی دو بالکل مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں، ایک کا منبع ایمان اور اللہ کی یاد ہے اور دوسرے کا منبع ان نفسیاتی محرکات میں سے کوئی محرک ہوتا ہے جن کی طرف ہم نے اوپر اشارہ کیا۔ اس وجہ سے ایک کی شجاعت سے دنیا میں اس طرح کی برکت و رحمت ظہور میں آتی ہے، جس طرح کی رحمت و برکت حضرت عمرؓ اور حضرت خالدؓ کی شجاعت سے ظہور میں آئی اور دوسرے کے تہوّر سے اس قسم کا شر و فساد ظہور میں آتا ہے جس قسم کا شر و فساد ہٹلر اور مسولینی اور اس قبیل کے دوسرے متہوّرین کے ہاتھوں ظہور میں آیا۔"

مسلمانوں کو تسلّی

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ !

یہ مسلمانوں کو اطمینان دلایا گیا ہے کہ اپنی تربیت اور دوسروں کی اصلاح کے لئے جو جدوجہد بھی تم کر رہے ہو یا کرو گے اللہ اس سے اچھی طرح واقف ہے تو جب وہ واقف ہے تو اس پر بھروسہ رکھو کہ وہ تمہاری کوئی محنت خواہ وہ شب کی خلوتوں میں ہو یا دن کی جلوتوں میں، ضائع نہیں جانے دے گا بلکہ تم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اپنی ہر کوشش کا بھرپور صلہ پاؤ گے "۔

یہاں یہ ملحوظ رہے کہ اوپر کے ٹکڑے میں خطاب بصیغۂ واحد ہے اور اس ٹکڑے میں جمع کا صیغہ آگیا ہے، یہ اس بات کا قرینہ ہے کہ اوپر کا خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بحیثیت اُمت کے وکیل کے ہے، اصلاً وہ خطاب بھی تمام اُمت سے ہے، اس لئے کہ دعوت اور تربیت کی ذمہ داری جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تھی اسی طرح دوسرے مسلمانوں پر بھی تھی لیکن واحد کے خطاب سے یہ بات نکلتی ہے کہ پیغمبر کو تو یہ فرض بہرحال ادا کرنا ہے خواہ دوسرے اس کو ادا کریں یا نہ کریں، وہ ادا کرینگے تو اپنی ایک محنت کا اجر پائینگے، اور اگر نہیں کرینگے تو خدا اور اس کے رسول کا کچھ نہیں بگاڑینگے، بلکہ اپنی ہی محرومی کا سامان کرینگے "۔

(تدبرِ قرآن ۵/۵۰ - ۵۲)

اللہ کے ذکر سے غفلت کھلی گمراہی ہے

فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝

(الزمر ۲۲)

" اُن لوگوں کے لئے بڑی خرابی ہے جن کے دل اللہ کے ذکر کی طرف سے سخت ہیں یہ لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں "۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَوَیْلٌ - اس بڑی خرابی کا ظہور آخرت میں ہوگا، - لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ - یہ قساوتِ قلب شرحِ صدر کے مقابلہ میں آئی ہے - رقتِ قلب کی طبعی کمی یا فقدان کو اس سے کوئی تعلق نہیں ـــ شرحِ صدر کے جو خصوصیات بتائے گئے اس قساوت میں اس کے برعکس پیدا ہو جاتے ہیں،

محققین نے آیت کے مضمون سے دو نکتے اور پیدا کئے ہیں، ایک یہ کہ ہر مومن کسی درجہ میں بھی سہی، بہرحال صاحبِ معرفت و نور ہے، دوسرے یہ کہ جس اسلام سے معرفت و نورانیت پیدا ہوتی ہے وہ ہے جو شرحِ صدر یعنی رغبتِ تام اور یقینِ کامل کے ساتھ ہو، نہ وہ جو منافقت یا جبر یا وہم و عادت کا ثمرہ ہے

یہ قساوتِ قلب کی علامت ہے اپنے پروردگار، اپنے محسن آقا کے احسانات کو یاد کر کے اس کا اعتراف کرتے ہوئے اس کا ذکر نہ کرنا یہ انتہائی ڈھٹائی اور نمک حرامی ہے"

جو دل غمِ دنیا سے گریزاں نہیں ہوتا
اللہ کی اُلفت کے وہ شایاں نہیں ہوتا

یہ راہِ محبت ہے رہِ وادیٔ پُر خار
اس راہ میں چلنا کوئی آساں نہیں ہوتا

بے کیف ہے یہ جلوہ گہِ حسن و محبت
پروانہ اگر شمع پہ قرباں نہیں ہوتا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے دن اندھا اٹھایا جائے گا

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ○ (طٰهٰ ۱۲۴)

اور جو کوئی میرے ذکر سے اعراض کرے گا سو اس کے لئے تنگی کا جینا ہوگا اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔

یہ جسمانی بے بصری عکس ہوگی اس کی روحانی بے بصری کی جو دنیا میں اس نے اپنے اوپر طاری کر رکھی تھی، اللہ تعالےٰ کے ذکر سے اعراض کرنے والے قیامت کے دن اندھے اٹھائے جائیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آنکھ۔ کان اور دل کے پردے اٹھانے والی چیز اللہ کی یاد دھانی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے یہ نعمتیں اس لئے عطا فرمائی ہیں کہ ان سے مشاہدات عجائبات قدرت کرے جو کائنات کے ذرّہ ذرّہ اور پتّہ پتّہ پر نقش ہیں اگر کوئی شخص سب کچھ دیکھتا ہے لیکن اس کو وہی حقیقت نظر نہیں آتی جو سب سے نمایاں ہے، تو گویا اس نے ربّ کائنات ہی کو نہیں پہچانا جب اس نے اللہ تعالےٰ کو نہیں پہچانا تو اس کے احکامات کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھی نہیں مانا "

اللہ کو جس شخص نے پہچان لیا ہے
اللہ کے احکام کو پھر مان لیا ہے

قیامت کے روز ایسا شخص اسی لئے اندھا اٹھایا جائے گا کہ عجائباتِ قدرت کو دیکھتے ہوئے بھی قادرِ مطلق کے سامنے سر نہیں جھکایا اور اُس کے ذکر نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ سے پہلو تہی کی حالت ہی میں قبر کے گڑھے میں داخل ہو گیا۔ جن کے لئے یہ جُرم عظیم کیا سفرِ آخرت میں ان میں سے کوئی بھی اس کے ساتھ نہیں ہوتا "

پھر نہ جانے جُنبشِ لب کی اجازت ہو نہ ہو
توبہ کر لے پہلے پہلے نزع کے ہنگام سے

اللہ تعالےٰ کو بھلا دینے کا نتیجہ

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسٰهُمْ أَنفُسَهُمْ ۚ أُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ۝ (الحشر ۱۹)

اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے اُنہیں خود اپنا نفس بھلا دیا یہی لوگ فاسق ہیں "

خدا کو بھلا دینے کا مطلب خود کو بھلا دینا ہے۔ خود کو بھلا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دینے کا مطلب اپنی حیثیت، اپنی ذمہ داریوں سے راہِ فرار اختیار کرنا ہے، جس کا انجام ظاہر ہے کہ خوفناک و ذلت انگیز ہے، انسان ربِ کائنات کا بندہ ہے آزاد و مختار نہیں ہے کہ جو چاہے کرے۔ ربِ کائنات نے کس قدر کرم فرمایا ہے کہ انسان کو پیدا کر کے قرآن مجید کی صورت میں اُس کے لئے دستور العمل بھی اس کے ہاتھ میں دیدیا ہے۔ اور انسان کے پیش آنے والے تمام معاملات کے متعلق اُس میں احکامات بیان فرما دیئے ہیں، اب اگر کوئی بدقسمت انسان قرآن کی تعلیم کے مطابق زندگی نہیں بسر کرتا اُس نے اپنی حیثیت اور اپنے پروردگار کی عظمت و قوت کو فراموش کر دیا۔ صحیح راستے پر انسان کے ثابت قدم رہنے کی یہ علامت ہے کہ ہر آن اُسے اُس کا خالق یاد رہے۔ اور ایک روز اُس کے سامنے لازماً کھڑے ہونے کا تصور رہے اِس سے غفلت اِس سے بے فکری اِسے فاسق بنا دیتی ہے، فاسق کا انجام نہایت بدترین ہے"

سُراغِ منزلِ مقصود کب پاتا ہے وہ عاجز
جسے اعراض ہو اللہ سے قرآن و سُنّت سے

اہلِ ایمان کو کاروبار اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتا

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ　　ایسے لوگ جنہیں نہ تجارت غفلت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ٥

میں ڈالدیتی ہے (نہ خرید و فروخت) اللہ کی یاد سے اور نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے وہ ڈرتے رہتے ہیں ایسے دن سے جس میں دل اور آنکھیں اُلٹ جائینگی"

(النور ۳۷)

اہل ایمان اللہ کے نیک بندوں کی یہ علامت ہے، یہ خصلت ہے، اُن کی یہ حالت ہے کہ اُن کا کاروبار، خرید و فروخت اُنہیں اللہ کے ذکر سے نہیں روکتا اور نہ نماز پڑھنے سے اور نہ زکوٰۃ ادا کرنے سے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وہ اُس دن (قیامت) سے ڈرتے ہیں"

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا (زلزال) جس دن کہ زمین اپنی خبریں بیان کریگی کہ اُس کی پُشت پر بیٹھ کر کیا کچھ کیا، نیکی یا بُرائی اللہ کی اس بیان کردہ خبر پہ اُن کا پورا ایمان ہے، لہٰذا وہ ہاتھوں سے کام کرتے ہیں اور اُن کے دل میں فکرِ آخرت اور زبان پہ اللہ تعالےٰ کا ذکر ہوتا ہے"

وہ تارکِ دُنیا گوشہ نشین نہیں ہوتے

وہ تارکینِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دنیا راہبوں - زاہدوں کا لباس پہن کر بے وقوفوں میں بے وقوف بن کر شامل نہیں ہوتے فرمایا "

وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًاۙ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا (النبا۔۱۰-۱۱)

(ترجمہ) اور ہم نے رات کو پردہ کی چیز بنا دیا، اور ہم نے دن کو معاش (کاروبار) کا وقت بنا دیا)

اہل ایمان دن میں کاروبار کرتے ہیں، روزی کما کر بال بچوں کو کھلاتے ہیں، غرباء و مساکین کی حاجات پوری کرتے ہیں، جب نماز کا وقت آجاتا ہے تو کاروبار چھوڑ کر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں" ہاتھوں سے کاروبار ہو اور زبان سے اللہ کا ذکر"

خدا کے ذکر سے حاصل ہوا عجیب ثمر
خدا کا ذکر ہے وجہِ سکونِ قلب و نظر

تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ (البقرہ ۱۵۲)

مجھے یاد کرتے رہو میں بھی تمہیں یاد کرتا رہونگا، اور میری شکر گزاری کرتے رہو اور میری ناشکری نہ کرو "

طاعت و عبادت کے ذریعہ سے بندہ کا اپنے مالک کو یاد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرتے رہنا یہی ہے کہ اس کی بتلائی ہوئی راہ پر ہمت اور شوق سے چلتا رہے۔ اور یہ یاد الٰہی کسی خاص وقت کے ساتھ محدود و مقید نہیں، لکھتے، پڑھتے۔ بولتے، چالتے، ہلتے، جلتے، اٹھتے، بیٹھتے لیٹتے۔ جاگتے۔ چلتے، پھرتے سب حالات میں اللہ کو یاد رکھنا اس کا ذکر نا اس کی رضا کو مقدم رکھنا، اس کی اطاعت کرنا، یہی اس کا ذکر ہے۔ یہی اس کی عبادت ہے"

رحمان کے ذکر سے اعراض کا انجام

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ	اور جو کوئی رحمان کے ذکر سے
ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ	اندھا بن جائے ہم اس پر ایک
لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ	شیطان مسلط کر دیتے ہیں سو
قَرِيْنٌ ۝ (الزخرف ۳۶)	وہ اس کے ساتھ رہتا ہے"

شیطان اسے ہر وقت بدی کی ترغیب دیتا رہتا ہے۔ ایسا شخص گو سزائے ظاہری سے سردست محفوظ ہو لیکن یہ عذاب کچھ کم ہے کہ ترقی سیئات ہی میں کرتا چلا جاتا ہے اور اس کے ہولناک انجام سے غافل ہے۔ اس قساوتِ قلبی کا انجام تو بس آنکھیں بند ہوئیں اور پیش آیا، بس اتنی ہی دیر ہے"

وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ	اور جو کوئی اپنے پروردگار کی
ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ	یاد سے روگردانی کرے گا تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝ وَّاَنَّ	اللہ اُسے سخت عذاب میں
الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا	داخل کرے گا، اور جتنے سجدے
مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝	ہیں سب اللہ کا حق ہیں سو اللہ کے
(الجن ۱۷-۱۸)	ساتھ کسی اور کو مت پکارو"

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یعنی عبادت و طاعت سے وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ" مساجد سے یہاں مراد اعضائے سجود سے لی گئی ہے اور حکم کے معنیٰ یہ ہیں کہ سجدہ و عبادت غیر اللہ کے لئے جائز نہیں"

عن سعید بن جبیر قال ان المراد بالمساجد الاعضاء التی یسجد علیها الانسان (معالم) قیل المساجد مواضع السجود (الراغب) قال سعید بن جبیر نزلت فی اعضاء السجود ای هی لله فلا تسجدوا بها لغیره" (ابن کثیر)

خطرناک نقصان۔ کہیں مال اور اولاد کی محبت اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے ایمان والو کہیں تمہارے
لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ	مال اور تمہاری اولاد تمہیں
وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ	اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ کر دیں، اور جو کوئی ایسا کرے گا تو وہی لوگ تو گھاٹے میں رہنے والے ہیں"

(المنٰفقون ۹)

مال اور اولاد کی بے جا غایت درجہ محبت اللہ کی یاد سے غافل کر دینے والی ہے۔ مال اور اولاد تو خود اسی لئے عطا ہوئے ہیں کہ اللہ سے متعلق جو حقوق عائد ہوتے ہیں انہیں پورا کر کے اپنے مدارجِ روحانی کی تکمیل کرو، لیکن اگر کہیں انہیں چیزوں کو جو ذریعۂ عبادت و اطاعت ہیں تم نے اصل مقصود و مطلوب بنا لیا اور تم اللہ کے ذکر اور اس کی یاد سے غافل ہو گئے تو یاد رکھو تم صریح گمراہی میں مبتلا ہو جاؤ گے۔"

حصولِ مال کا مقصد ضیاعِ مال ہو گر
حصولِ مال میں پھر صرفِ زندگانی کیوں

جہاں میں ترکِ عمل ہی اگر توکّل تھا
تو زندہ رہنے کو دنیا کی خاک چھانی کیوں

خرد تھی، علم تھا، اور سامنے تھا یومِ حساب
ہوس کی راہ میں پھر لُٹ گئی جوانی کیوں

خدا کے ملک میں رہ کر خدا سے برگشتہ
گرے نہ سر پہ ترے برقِ آسمانی کیوں

08610

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وہ وقت آئے گا رو رو کے جب پکارو گے
خدا اور اُس کے نبیؐ کی نہ بات مانی کیوں

عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر

فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّاۗلِّيْنَ (البقرہ ۱۹۸)

پھر جب تم جوق در جوق عرفات سے واپس ہونے لگو تو اللہ کا ذکر مشعرِ حرام کے پاس کر لیا کرو، اور اُس کا ذکر اس طرح کرو جیسا اُس نے تمہیں بتایا ہے، اور اس سے قبل یقیناً تم محض ناواقفوں میں تھے "

حج کا اہم اور بڑا رکن ۹ ذی الحجہ کو زوالِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک میدانِ عرفات میں اللہ تعالےٰ کا ذکر اور اُس سے دعائیں کرنا ہے۔ غروبِ آفتاب کے بعد مزدلفہ آجاتے ہیں یہاں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کرکے پڑھتے ہیں یہاں ذرا اونچائی پر مسجد ہے جس کا نام مشعر الحرام ہے، حکم ہو رہا ہے کہ اس کے ارد گرد یعنی پورے مزدلفہ میں اللہ تعالےٰ کا ذکر کرو۔ جیسا کہ تمہیں بتایا گیا ہے۔ تمہارا حج کا بڑا رکن مکمل ہو گیا اس خوشی میں یہ رات رنگ رلیاں منانے کی نہیں جاہلی قوموں کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میلوں ٹھیلوں کی طرح روشنی و آتشبازی کے لئے، خوابِ غفلت میں پڑے رہنے کے لئے نہیں، فخریہ قصیدوں اور شعر و شاعری میں صرف کرنے کے لئے نہیں بلکہ ذکر و عبادتِ الٰہی کے لئے ہے۔"

کوئی غم ہو تکلیف ہو، خطرہ ہو تب بھی اللہ تعالےٰ کا ذکر اور کوئی بشاشت ہو، فراغت ہو، استقامت ہو تب بھی اللہ تعالیٰ کا شکر بصورتِ ذکر مومنِ صادق کی شان، اُس کا وصف ہے۔

جب تم شعائرِ حج ادا کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ،

(البقرہ ۲۰۰)

پھر جب تم اپنے مناسک ادا کر کے فارغ ہو جاؤ تو اللہ کا ذکر کرو جیسا کہ تم (تفاخر کے طور پر) اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ اللہ کا ذکر کرو ،

عرفات و مزدلفہ سے واپسی کے بعد منیٰ میں قیام تین دن ۱۰-۱۱-۱۲ کو لازمی ہے اور ۱۳ ذی الحجہ تک ٹھہرنا افضل ہے ۱۳ ذی الحجہ کی کنکریاں ۱۲ ذی الحجہ کو مار کر مکہ مکرمہ چلے جانا بھی جائز ہے ۔ زمانۂ جاہلی کے عرب جب منیٰ میں جمع ہوتے تو ہر قبیلہ اپنے قبائل کے بزرگوں کے مفاخر و مناقب کے پُر زور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بیان سے دلوں کو گرماتا۔

كان القوم في جاهليتهم بعد فراغهم من حجهم ومناسكهم يجتمعون فيتفاخرون بمآثر آباءهم

(ابن جریر)

کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ مسلمانوں کو حکم مل رہا ہے کہ یہی جوش و خروش تم اللہ کے ذکر میں دکھاؤ۔ تمہاری نہ کوئی قوم ہے۔ نہ کوئی نسل، نہ کوئی تمہارا وطن۔ تم ان سب کے بدلے اللہ کی عظمت دلوں میں بٹھاؤ، بساؤ اور اللہ کا نام زبان پہ لاؤ"

مناسکِ حج کا مقصد

مناسکِ حج کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے"

اِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَیْتِ وَالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَرَمْیُ الْجِمَارِ لِاِقَامَۃِ ذِکْرِ اللّٰہِ"

(ابوداؤد۔ ترمذی)

بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی اور جمرات کی رمی یہ سب چیزیں اللہ کے ذکر کے لئے مقرر ہوئی ہیں"

ذکر کی مجلسیں اور اُن کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؟ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ فَاِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی سَیَّارَاتٍ مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ یَطْلُبُوْنَ حِلَقَ الذِّکْرِ فَاِذَا اَتَوْا عَلَیْھِمْ حَفُّوْا بِھِمْ،

(ترمذی، وبیہقی وفی الکبیر للطبرانی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم جنّت کے باغوں سے گزرو تو خوب فائدہ اُٹھاؤ (کھاؤ پیو) صحابہ نے پوچھا جنّت کے باغ کونسے ہیں یا رسول اللہ؟ آپؐ نے فرمایا ذکر کی مجلسیں۔ پس اللہ تعالےٰ کے کچھ فرشتے (زمین پر) چل پھر کر ذکر کی مجلسیں تلاش کرتے ہیں پھر جب ان کے پاس پہنچتے ہیں تو اُنہیں (اپنے رحمت کے پروں سے) ڈھانپ لیتے ہیں"

مجالسِ ذکر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنّت کے باغات بتایا ہے اور فرمایا کہ جب تم وہاں سے گزرو تو ان باغوں کی بہار سے فائدہ اٹھاؤ یعنی اُن کے پھولوں کی خوشبو سے دل ودماغ تازہ کرو"

مطلب یہ ہے کہ ذکر اللہ کی محفلیں تلاش کر کے فرشتے خود اُن میں شامل ہوتے ہیں اور یہ مبارک مجلسیں ہیں تم بھی اُن میں شریک ہو کر اپنے معبودِ حقیقی کا حتے الامکاں حق

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ادا کرو۔

ذکر اللہ اگر جزوِ رگِ جاں ہو جائے
تو ہر اک دردِ دلِ زار کا درماں ہو جائے

اکٹھے بیٹھ کر اللہ کے ذکر کرنے پر بشارت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ نے مسجد میں دیکھا کہ کچھ لوگ ایک جگہ جمع ہوئے بیٹھے ہیں آپ نے پوچھا مَا اَجْلَسَکُمْ تم یہاں کس لئے بیٹھے ہو؟ قَالُوْا اجلسنا نَذْکُرُ اللّٰہَ۔ انہوں نے کہا ہم بیٹھ کر اللہ کا ذکر کر رہے ہیں، حضرت معاویہؓ نے کہا کیا اللہ کی قسم، تم صرف اللہ کے ذکر ہی کے لئے بیٹھے ہو؟

قَالُوْا آللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا غَیْرُہٗ، انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم ذکر اللہ کے سوا ہمارا بیٹھنے کا اور کوئی مقصد نہیں ہے۔

حضرت معاویہؓ نے کہا اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَّکُمْ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میں نے کسی بدگمانی پر تم سے قسم نہیں لی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس قدر قُرب اور تعلق مجھے حاصل تھا اُس درجہ کے تعلق والا کوئی آدمی آپؐ کی احادیث مجھ سے کم بیان کرنے والا نہیں ہے، (یعنی میں روایتِ حدیث میں بہت احتیاط کرتا ہوں اس لئے اپنے جیسے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

دوسرے لوگوں کی بہ نسبت بہت کم احادیث بیان کرتا ہوں "
مگر اس وقت ایک حدیث بیان کرتا ہوں جس کی پیروی میں میں نے آپ لوگوں سے قسم لی ہے، وہ حدیث یہ ہے"

"اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَۃٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ ھٰھُنَا؟ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ وَنَحْمَدُہٗ عَلٰی مَا ھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِہٖ عَلَیْنَا قَالَ آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ؟ قَالُوْا آللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَکُمْ وَلٰکِنَّہٗ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلٰئِکَۃَ۔ (رواہ مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ایک حلقہ کے پاس پہنچے آپؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ لوگ یہاں کیوں اکٹھے بیٹھے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم اللہ تعالےٰ کا ذکر کر رہے ہیں اور اس نے جو ہم پر دین اسلام کی ہدایت دے کر ہم پر احسان فرمایا ہے اس پر اس کی حمد و ثنا کر رہے ہیں، آپؐ نے فرمایا کیا اللہ کی قسم تم اسی لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہاں اللہ کی قسم ہم اسی لئے بیٹھے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ میں نے کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی، واقعہ یہ ہے کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابھی ابھی میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرحت و عزت کے ساتھ تمہارا ذکر (اپنی نوری مخلوق) فرشتوں سے کر رہا ہے "

اکٹھے ہو کر ایک جگہ بیٹھ کر آپس میں اللہ تعالےٰ کے احسانات کو یاد کرنا اس کا تذکرہ کرنا اور اس کا شکریہ اُس کی حمد وثنا کی صورت میں ادا کرنے کی کوشش کرنا یہ ایمانداروں کا شیوہ اور ان کا شعار ہے، جو کہ مطلوب پروردگار ہے"

وہ جانتا ہے اُسس کو جو ایماندار ہے
حمد وثنا کا مستحق پروردگار ہے

ذکر کی محفل میں شاملین پر چار انعامات

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّكِیْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ ،

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بھی اور جہاں بھی بیٹھ کر کچھ بندگانِ خدا اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لازمی طور پر فرشتے ہر طرف سے ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور اُن کو گھیر لیتے ہیں اور رحمتِ الٰہی اُن پر چھا جاتی ہے اور اُن کو اپنے سایہ میں لے لیتی ہے اور اُن پر سکینہ کی کیفیت نازل ہوتی ہے اور اللہ اپنے ملائکہ مقربین میں اُن کا ذکر کرتا ہے۔

اس حدیث میں اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنے والوں کے لئے چار انعامات کی بشارت ہے۔

ایک[۱] یہ کہ ہر طرف سے رحمت کے فرشتے اُنہیں گھیر لیتے ہیں۔

دوسرے[۲] یہ کہ رحمت الٰہی اُن کو اپنے آغوش اور سایہ میں لے لیتی ہے۔

تیسری[۳] یہ کہ ان کے قلب پر سکینت (اطمینان) نازل ہوتی ہے۔

چوتھی[۴] نعمت اللہ تعالےٰ اپنے مقربین فرشتوں کے حلقہ میں اُن کا ذکر فرماتا ہے۔ کہ دیکھو اولادِ آدم میں سے میرے یہ بھی بندے ہیں جو کہ مجھے بغیر دیکھے مجھ پر ایمان لائے ہیں اور دیکھو تو یہ کس محبت و خشیت اور سوز و گداز اور ذوق و شوق سے میرا ذکر کر رہے ہیں۔

ربِّ کائنات کا اپنے بندوں کا اپنے مقربین فرشتوں کے رُو برو اس طرح ذکر فرمانا ذاکرین اللہ کا کس درجہ اعزاز اور کس قدر اُن کی عزت افزائی ہے، اور یہ اُن کے لئے کتنا انعام و اکرام ہے، اللہ تعالےٰ ہم سب کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس بلند و بالا مقام سے سرفراز فرمائے

تم مجھے جس طرح یاد کرو گے میں بھی تمہیں اُسی طرح یاد کرونگا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذْ ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ ،

(بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ میرا تعلق بندے کے ساتھ اس کے یقین کے مطابق ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ مجھے اپنے دل میں اس طرح یاد کرے کہ کسی اور کو خبر بھی نہ ہو تو میں بھی اُس کو اسی طرح یاد کرونگا اور اگر وہ دوسرے لوگوں کے سامنے مجھے یاد کرے تو میں اس سے بہتر بندوں کی جماعت میں یاد کرونگا (یعنی فرشتوں کے روبرو) اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ یعنی میرا بندہ میرے بارے میں جیسا یقین کرے گا میں اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرونگا، مطلب یہ ہے کہ اگر وہ سمجھتا ہے کہ میں رحیم و کریم ہوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تو مجھے ویسا ہی پائے گا" بندہ پر واجب ہے کہ وہ اپنے آقا رب العلمین کے متعلق حسنِ یقین رکھے اور اُس کی بے مثال و بے کراں رحمت سے کبھی کسی حالت میں بھی مایوس اور نا امید نہ ہو۔ گناہ ہونے پر دل میں ندامت اور زبان پر توبہ واستغفار آ جائے اور پکا ارادہ کرے کہ آئندہ پھر گناہ نہیں کرونگا۔ تو اُس کیلئے خوش خبری ہے

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن	اور مَیں بڑا بخشنے والا ہوں اُس
تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ	کیلئے جو توبہ کرے اور ایمان لے
صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ	آئے اور نیک اعمال کرے اور
(طٰہٰ ۸۲)	پھر اس راہ پر (قائم) بھی رہے"

خدا کی ذات اگر اتنی بُردبار نہ ہو
خدا کی قسم کوئی بھی گناہگار نہ ہو

بے شک اللہ تعالٰے ارحم الراحمین، رحیم الرحماء تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا، کریم الکرماء تمام کرم کرنے والوں سے زیادہ کرم کرنے والا، ستار العیوب گناہوں کو بہت زیادہ چھپانے والا، اور غفار الذنوب گناہوں کو بہت زیادہ معاف کرنے والا ہے۔

مغفرت کے لئے چار باتوں پر عمل ضروری ہے (۱) شرک و کفر اور ہر قسم کی نافرمانی سے توبہ کرنا (۲) اللہ و رسول، کتاب (یعنی قرآن مجید) اور آخرت کو دل سے مان لینا، (۳) عملِ صالح بجا لانا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذکر اللہ

یعنی اللہ و رسول کے فرمان کے مطابق ہر کام کرنا (۴) استدامۃ یعنی صحیح راستہ قرآن و حدیث کے احکام پر قائم رہنا اس کے بعد غلط راستہ اختیار نہ کر لینا"

حسنِ صفات کا منبع

وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا	اللہ کو بکثرت یاد کرنے والے
وَّالذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰہُ	اور یاد کرنے والیاں ان (سب)
لَھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا	کے لئے اللہ نے مغفرت اور
عَظِیْمًا ۝ (الاحزاب ۳۵)	اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے"

ذکر اللہ تمام حسنِ صفات کا منبع و مرکز اور اُن کا محافظ ہے۔ بندہ جس قدر اپنے پیارے آقا اپنے محبوب پروردگار کا ذکر محبت و محویت سے کرتا ہے۔ اسی قدر صفاتِ حسنہ اس کے اندر راسخ ہوتی چلی جاتی ہیں یہاں تک کہ حسنِ سیرت کی وہ حسین صورت بن جاتی ہے، بہ خلوص کے ساتھ ذکر اللہ کی خاصیت، اس کا دنیا میں اثر ہے اور آخرت میں جو اجر ملے گا وہ لایزال بھی ہے اور بے مثال بھی، ایمان اور اسلام کی محافظ حقیقت میں اللہ تعالےٰ کی یاد ہی ہے"

جو درد مجھ کو تیری نظر نے عطا کیا
تیری قسم وہ نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اے مرے آقا، یہ ہے تیری محبت کی دلیل
سر جھکا ہے زیرِ خنجر خندہ پیشانی کے ساتھ

کثرتِ ذکر اللہ کی حکمت

نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد اسلام کے یہ پانچ ارکان یعنی پانچ اقسامِ عبادت ہیں، لیکن قرآن مجید میں ان میں سے کسی عبادت کو کثرت سے کرنے کا حکم نہیں پایا جاتا مگر ذکر اللہ کے متعلق متعدد آیات میں بکثرت کرنے کا ارشاد ہے۔ اس کی حکمت غالباً یہ ہے کہ اوّل تو ذکر اللہ سب عبادات میں رُوح کی حیثیت ہے"

اللہ کا زیادہ ذکر کرنے والے سبقت لے گئے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّةَ فَمَرَّ عَلٰی جَبَلٍ یُقَالُ لَهٗ جُمْدَانُ فَقَالَ سِیْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ، قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ الذّٰکِرُوْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَالذّٰکِرَاتِ (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ مکہ مکرمہ کی طرف سفر کر رہے تھے۔ راہ میں جمدان نامی پہاڑ پر سے گزر ہوا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ جمدان پہاڑ ہے سبقت لے گئے، مُفَرِّدُوْن، ساتھیوں (صحابۂ کرام) نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول مُفَرِّدُوْن سے کون لوگ مراد ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اللہ کا زیادہ ذکر کرنے والے بندے اور زیادہ ذکر کرنے والی بندیاں، (صحیح مسلم)

جمدان ایک پہاڑی کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے ایک دن کی مسافت پر ہے، زمین کے جس حصہ پر نیکی یا برائی کی جاتی ہے زمین کا وہ حصہ قیامت کے روز بتائے گا،

یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا (زلزال) جمدان پہاڑی سے گزرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنے والے صحابہؓ کو گویا آپؐ مُفَرِّدُوْن فرما کر بشارت دے رہے ہیں کہ اللہ کا زیادہ ذکر کرنے والے سبقت لے گئے۔ رحمتِ حق تعالےٰ کے مستحق ہو گئے — جنت الفردوس کے وارث بن گئے "

کثرتِ ذکرِ خدا میں منفعت کا راز ہے
جو عمل پیرا ہے اس پردہ بڑا جاں باز ہے

جس مرد نے اپنی بیوی کو رات کے حصہ میں اُٹھایا پھر دونوں نے مل کر دو رکعتیں پڑھی

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَیْقَظَ الرَّجُلُ اَھْلَہٗ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّیَا، اَوْصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ جَمِیْعًا کُتِبَا فِی الذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَالذَّاکِرَاتِ "

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی مرد اپنی اہلیہ کو نماز کے لئے رات کو اُٹھاتا ہے تو دونوں نے نماز پڑھی یا دونوں نے صرف دو رکعتیں پڑھیں تو اُن کے نام اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والے اور کثرت سے کرنے والیوں میں لکھ لئے جاتے ہیں،

امام ابو عمرو بن الصلاح رحمۃ اللہ سے کسی نے سوال کیا کہ کس قدر ذکر وَالذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذَّاکِرَاتِ میں شامل کر دیتا ہے؟

فَقَالَ اِذَا وَاظَبَ عَلَی الْاَذْکَارِ الْمَاثُوْرَۃِ الْمُثْبَتَۃِ صَبَاحًا وَّمَسَاءً وَفِی الْاَوْقَاتِ وَالْاَحْوَالِ الْمُخْتَلِفَۃِ لَیْلاً وَّنَھَارًا "

فرمایا جب کہ اذکار ماثورہ مُثبتہ (یعنی جو سُنّت سے ثابت ہیں) ان کو بالالتزام اد کیا جائے، صبح و شام مختلف اوقات اور احوال میں رات اور دن "

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو شخص اپنا کوئی وظیفہ یا مقررہ ذکر سے محروم رات کو سویا رہ گیا

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِہٖ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْہُ فَقَرَأَہٗ مَا بَیْنَ صَلَاۃِ الْفَجْرِ وَ صَلَاۃِ الظُّھْرِ کُتِبَ لَہٗ کَاَنَّمَا قَرَأَہٗ مِنَ اللَّیْلِ (مسلم)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنا کوئی وظیفہ یا مقررہ ذکر کئے بغیر رات کو سویا رہ گیا اور پھر اس نے نمازِ فجر اور ظہر کے درمیان اُسے پورا کر لیا (پڑھ لیا) تو اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے گویا کہ اس نے وہ اپنا عمل حسبِ معمول رات کے اُسی حصہ میں مکمل کر لیا جس میں وہ کرتا رہا ہے"

نماز مقررہ وقت میں ادا کرنا فرض ہے جیسا کہ ارشاد ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا (النساء ۱۰۳) بے شک نماز مومنوں پر اس کے مقررہ وقت میں ادا کرنا فرض ہے لیکن اگر کوئی شخص نماز کے وقت سو یا رہ گیا۔ یا نماز کے وقت نیند غالب آگئی اور وہ سو گیا، یا نماز کے وقت پیشاب، پاخانہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی حاجت پیش آگئی۔ یا نماز کے وقت سخت بھوک لگ گئی اور کھانا بھی سامنے آگیا، یا نماز کے وقت جُنبی ہو گیا غسل کی حاجت پیش آگئی ان حالات میں نماز مؤخر ہو سکتی ہے اور یا نعات زائل ہونے پر بلا تاخیر فوراً فوت شدہ نماز ادا کر لی جائے تو اُسے نماز وقت پر ادا کرنے کا بلا ادنیٰ کمی کے پورا ثواب ملے گا۔ کیونکہ اُس نے نماز قصداً وقت ٹال کر نہیں پڑھی،۔ بلکہ مجبوراً اور معذوراً ایسا ہوا۔ اللہ تعالےٰ انسان کے ظاہری اور خُفیہ تمام اعمال سے خبردار ہے۔"

اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (الملک ۱۳)

(بے شک وہ سینوں کے رازوں سے واقف ہے)

اُس سے نہ چُھپ سکے گا کوئی بھی عمل ترا
واقف ہے وہ تو قلب کے رازِ نہاں سے بھی

دشمن فوج سے مقابلہ کے وقت اللہ کا ذکر کرو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (الانفال ۴۵)

اے ایمان والو جب تمہارا کسی دشمن فوج سے مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو (اور قدم جما کے جنگ کرو) اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو امید ہے کہ تم فلاح یاب ہو گے۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قرآن و احادیث کے بیانات سے واضح ہے کہ نماز سے لیکر جہاد (قتال) تک تمام اعمالِ صالحہ کی رُوح اور جان اللہ تعالےٰ کا ذکر ہے، اللہ کا ذکر اللہ والوں کے لئے آبِ حیات ہے، اس کے بغیر ان کے لئے پروانۂ موت ہے۔ ان کے دلوں کی دنیا اسی سے آباد ہے، اس کے بغیر ان کے لئے ہر طرف تباہی بربادی اور ویرانی ہی ویرانی ہے، ذکر اللہ ان کا ہتھیار ہے جس سے کہ وہ ایمان کے ڈاکوؤں سے جنگ کرتے ہیں —

اہلِ ایمان کے لئے اللہ تعالےٰ کا ذکر ہی وہ دروازہ ہے جس سے گزر کر اللہ کا بندہ اپنے اللہ کی زیارت کا مستحق ہوتا ہے، اللہ تعالےٰ کے ذکر سے غفلت دلوں کی موت ہے جیسا کہ کسی عربی شاعر کا قول ہے۔

فَنِسْیَانَ ذِکْرِ اللّٰہِ مَوْتُ قُلُوْبِهِمْ
وَاَجْسَامُهُمْ قَبْلَ الْقُبُوْرِ قُبُوْرٌ

وَاَرْوَاحُهُمْ فِیْ وَحْشَةٍ مِنْ جُسُوْمِهِمْ
وَلَیْسَ لَهُمْ حَتّٰی النُّشُوْرِ نُشُوْرٌ

اللہ کے ذکر سے غفلت اُن کے دلوں کی موت ہے اور اُنکے جسم قبروں سے پہلے اُن کے مُردہ دلوں کی قبریں ہیں"

خدا کی یاد ہو دل میں خدا کا ذکر ہو لب پر
اسی میں ہے حیاتِ جاوداں قلبِ مسلماں کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دل کی صفائی کے لئے اللہ تعالے کا ذکر مؤثر ترین ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ لِکُلِّ شَیْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِکْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ شَیْءٍ اَنْجٰی مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ اِلَّا اَنْ یَضْرِبَ بِسَیْفِهٖ حَتّٰی یَنْقَطِعَ ۔ (رواہ البیھقی فی الدعوات الکبیر)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، کہ ہر چیز کی صفائی کے لئے صیقل ہے اور قلوب کی صیقل (یعنی اُن کی صفائی کا مسالہ) ذکر اللہ ہے اور اللہ کے عذاب سے بچانے اور نجات دلانے میں اللہ کا ذکر جس قدر مؤثر ہے اتنی کوئی دوسری چیز مؤثر نہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں وہ جہاد بھی عذاب خداوندی سے نجات دلانے میں ذکر کے برابر مؤثر نہیں جس کا کرنے والا ایسی جانبازی سے جہاد کرے کہ تلوار چلاتے چلاتے اس کی تلوار بھی ٹوٹ جائے۔ (دعوات کبیر للبیہقی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذکر اللہ

قُربِ محبوب کے لئے ذکرِ محبوب مؤثر ترین نسخہ ہے، بندے کو جو اللہ تعالیٰ کا قُرب اور اس کی وجہ سے جو شرف جو عظمت، جو سکینت میسر آتی ہے وہ اس کے مقابلہ میں کسی اور عمل سے حاصل نہیں ہوتی،

بدن کا ذرّا ذرّا شاد ہے تیرے تذکّرے
مری یہ زندگی آباد ہے تیرے تذکرے

حصولِ صبر و استقامت کے لئے اپنے رب کی تسبیح کیجئے

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝ (الحجر ۹۸-۹۹)

سو آپ اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد کرتے رہیئے، اور سجدہ کرنے والوں میں رہیئے، اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہیئے، یہاں تک کہ آپ کو امرِ یقین پیش آجائے۔

اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفّار کے طنز و استہزاء پر صبر کی تلقین اور حصولِ صبر کی تدبیر بتائی گئی ہے کہ صبر و استقامت حاصل کرنے کے لئے اپنے پروردگار کی تسبیح کرو اپنے اہلِ ایمان ساتھیوں کے ساتھ نماز پڑھو اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو یہاں تک کہ صبحِ یقین آجائے،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یقین سے مُراد اس آخری آیت میں موت ہے (ابنِ کثیر) جیسا کہ سورۂ مدثر کی وہ آیتیں ہیں جن میں بیان ہے کہ جہنمی اپنی بُرائیاں بیان کرتے ہوئے کہیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے، مسکینوں کو کھلاتے نہ تھے، باتیں بنایا کرتے تھے، اور قیامت کو جھٹلاتے تھے۔

حَتّٰۤی اَتٰنَا الْیَقِیْنُ ؕ (المدثر ۴۷) یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی۔ یہاں بھی موت کی جگہ لفظ یقین ہے، اس آیت سے استدلال کیا گیا ہے کہ نماز وغیرہ عبادت انسان پر فرض ہے۔ جب تک کہ اُس کی عقل اور ہوش و حواس ثابت ہو جیسی اُس کی حالت ہو اُسی کے مطابق نماز ادا کرے۔ کھڑے ہو کر نماز ادا نہ کر سکے تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر ادا نہ کر سکے تو لیٹ کر کروٹ پر، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، اذکار و تسبیحات سے حق تعالےٰ کا قُرب حاصل ہوتا ہے۔ جس قدر اس کا اہتمام و التزام ہوتا ہے اسی قدر سب سے بڑی نعمت ربّ کائنات کی معیّت و قُربت اور اُس کی رحمت و شفقت میسّر آتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے"

عبدالرحمٰن عاجز

مکہ مکرمہ ۱۳ / اپریل ۱۹۹۵ء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سورج کے طلوع و غروب سے پہلے اور رات کے اوقات میں اپنے رب کی تسبیح کیجئے

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ	اور اپنے رب کی اُس کی حمد کے
طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ	ساتھ تسبیح کرو سورج کے طلوع
غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَآئِ	اور اس کے غروب سے پہلے اور
الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ	رات کے اوقات میں بھی تسبیح
النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝	کرو اور ان کے اطراف میں بھی
(طٰہٰ ۱۳۰)	تاکہ تم خوش ہو جاؤ ۔"

اس سے پہلے فرمایا فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ جو کچھ یہ کہتے ہیں اس پر صبر کرو، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مخالفین کی بکواس پر صبر کی تلقین اور اس صبر کے حصول کے لئے زیادہ سے زیادہ نماز کے اہتمام کی تاکید فرمائی گئی ہے ۔ صبر کی بنیاد درحقیقت اس عقیدے پر ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ تعالے کی مشیت سے ہوتا ہے اور اس مشیت تمام تر خیر پر مبنی ہوتی ہے ، اس عقیدہ کو دل میں راسخ اور ذہن میں مستحضر رکھنے کے لئے سب سے بڑا اور مؤثر ذریعہ نماز ہے ۔"

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ ، تسبیح کا عام مفہوم تو ذکر الٰہی ہے اور یہ ذکر الٰہی ہر وقت مطلوب ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

احسانات و انعامات انسان پر ہر وقت ہیں، لیکن یہاں اس کا ذکر اوقات کی قید کے ساتھ آیا ہے، اس لئے قرینہ دلیل ہے کہ اس سے مراد نماز ہے، تسبیح کے ساتھ حمد کی قید ذکرِ الٰہی کی صحیح صورت بتانے کے لئے ہے، کہ یہ خدا کی تسبیح اور تحمید دونوں پہلوؤں پر مشتمل ہو، تسبیح میں تنزیہہ کا پہلو غالب ہے اور تحمید میں اثبات کا خدا کے ذکر کی صحیح شکل یہی ہے کہ اس کو تمام خلاف شان صفات سے بری اور تمام اعلیٰ صفات سے متصف قرار دیا جائے اگر ان میں سے کوئی ایک پہلو بھی صحیح طور پر ملحوظ نہ رہے تو خدا کے معاملے میں انسان کا تصور غلط ہو جاتا ہے جس سے اس کا سارا نظام فکر متزلزل ہو کر رہ جاتا ہے۔

نمازوں کے اوقات

قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا سورج کے طلوع ہونے سے پہلے فجر اور غروب ہونے سے عصر کی نماز مراد ہے صحیح بخاری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی روایت ہے، ان دونوں نمازوں کے پہلے ذکر کرنے کی وجہ دین میں ان کی اہمیت و عظمت ہے قرآن کے دوسرے مقامات سے بھی ان دونوں نمازوں کی اہمیت واضح ہوتی ہے"

وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ اور رات کے اوقات میں بھی نماز پڑھو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اوقاتِ شب میں دو نمازیں ہیں ایک عشاء اور دوسری تہجد، یہاں فعل کا اعادہ تاکید پر دلیل ہے یہ تاکید اس لئے فرمائی گئی ہے کہ یہ دونوں نمازیں نفس پر بہت شاق ہیں۔"

وَاَطْرَافَ النَّهَارِ۔ دن کے اطراف و اجزا میں تین نمازیں ہیں چاشت، ظہر اور مغرب، چاشت اور مغرب کا اطرافِ نہار میں ہونا تو واضح ہے، غور کیجئے تو معلوم ہوگا کہ ظہر بھی اطرافِ نہار میں ہے، اس لئے کہ دن دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے ظہر کا وقت اس کے پہلے حصے کے آخری کنارے اور دوسرے حصے کے ابتدائی کنارے پر ہے"

قرآن میں صرف فرض نمازوں ہی کے نہیں بلکہ اشراق اور تہجد کے اوقات بھی مذکور ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات کو اپنے عمل سے منضبط کر کے اُن کی حد بندی فرما دی، مختلف نمازوں کی شکلیں بھی معین فرما دیں اور یہ بھی بتا دیا کہ ان میں سے کن نمازوں کی حیثیت فرض و اجب کی ہے اور کن کی نوافل کی۔ ظاہر ہے کہ ان تمام تفصیلات کا بتانا اور ہر نماز کے حدود و اطراف کا معین کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا کام تھا اس لئے کہ آپ صلعم قرآن کے سنا دینے والے ہی نہیں بلکہ اس کے معلم بھی تھے آیت زیرِ بحث میں نماز کی تاکید صبر و عزیمت کے حصول کی تدبیر کی حیثیت سے فرمائی ہے، اس میں وہ تدبیر بتائی گئی ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو مشکلات و مصائب میں ثابت قدم رکھنے والی اور خدا کی رحمت و نصرت کا حقدار بنانے والی ہے۔ اس طرح کے حالات میں صرف فرض نمازوں ہی کا اہتمام مطلوب نہیں ہے بلکہ نوافل کا اہتمام بھی مطلوب ہے۔ عام حالات میں تو تہجد و اشراق کی نمازوں کی حیثیت بہرحال نفلی نمازوں ہی کی ہے۔ لیکن مشکلات و مصائب میں خواہ وہ انفرادی ہوں یا اجتماعی ان کا اہتمام ضروری ہے،

(تدبر قرآن)

جہاد، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے ساتھ اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا

عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا سَئَلَهٗ اَيُّ الْمُجَاهِدِيْنَ اَعْظَمُ اَجْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ اَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَعَالٰى ذِكْرًا، قَالَ اَيُّ الصَّائِمِيْنَ اَكْثَرُ اَجْرًا ؟ قَالَ اَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ذِكْرًا، ثُمَّ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ وَالزَّكٰوةَ وَالْحَجَّ وَالصَّدَقَةَ كُلُّ ذَالِكَ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ ذِكْرًا (مسند احمد)

ترجمہ: حضرت معاذ بن انس جُہنیؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ مجاہدین میں سے کس کے لئے ثواب زیادہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو اللہ کا ذکر اُن میں زیادہ کرتا ہے۔ اُس نے پھر سوال کیا کہ روزہ داروں میں کس کے لئے اجر زیادہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا اُن میں جو اللہ عزوجل کا ذکر زیادہ کرتا ہے، پھر اُس نے نماز، زکوٰۃ اور حج اور صدقہ کے بارے میں سوال کیا آپؐ نے سب کے متعلق یہی ارشاد فرمایا۔ آدمی کے دل میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی زبان پر زندگی کے ہر معاملہ میں۔ رنج میں خوشی میں کسی نہ کسی طرح خدا کا نام آتا رہے، نیکی ہونے پر الحمد للہ، برائی ہونے پر استغفر اللہ ہر کام کے ابتداء میں بسم اللہ، ہر نیک ارادہ کے وقت انشاء اللہ ہر اچھی چیز دیکھ کر ماشاء اللہ وغیرہ زبان پر بے اختیار آجائے یہ اہلِ ایمان کی زندگی کی رُوح ہے"

جس وقت بھی جس نے بھی ترا نام لیا ہے
بڑھ کر تری رحمت نے اُسے تھام لیا ہے

اور اُس کی حمد میں تسبیح کرتے رہئے۔

وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۝ (الفرقان ۵۸)	اور اسی کی حمد میں تسبیح کرتے رہئے۔ اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے خوب خبردار ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَسَبِّحْ بِحَمْدِہٖ ؕ یہ حصولِ صبر و توکل کا ذریعہ اور وسیلہ ہے ،
قرآن مجید میں جہاں جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر و توکل کی تلقین
فرمائی گئی ہے ، وہاں زیادہ سے زیادہ خدا کی تسبیح و تحمید میں مشغول
رہنے اور نماز کے اہتمام کی تاکید فرمائی گئی ہے "

آیت نمبر ۶۰ میں فرمایا وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ
قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَھُمْ نُفُوْرًا ؕ

(الفرقان ۶۰)

(اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو۔ تو وہ کہتے
ہیں کون ہے رحمٰن ؟ کیا ہم اس کو سجدہ کریں جس کے لئے تم ہمیں
کہتے ہو ؟ اور وہ مزید بدک جاتے ہیں)

قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ لفظ رحمٰن عربی زبان کا لفظ ہے جس کے
معنی سب عرب جانتے ہیں مگر یہ لفظ وہ اللہ تعالےٰ کے لئے نہ
بولتے تھے اسی لئے یہاں یہ سوال کیا کہ رحمٰن کون اور کیا ہے ؟
وَسَبِّحْ بِحَمْدِہٖ کی تعمیل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے
تھے سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ (ابن کثیر)
مشرکین اس سے منکر تھے کہ خدا کا نام رحمٰن ہے ،

صلح حدیبیہ

حدیبیہ والے سال حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے صلحنامہ کے کاتب سے فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تو مشرکین نے کہا نہ ہم رحمٰن کو جانتے ہیں نہ رحیم کو ہمارے رواج کے مطابق بِسْمِكَ اللّٰهُمَّ لکھ اس کے جواب میں یہ آیت اُتری قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ الخ (کہہ دیجئے کہ اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو جس نام سے اُسے چاہو پکارو اس کے بہت سے بہترین نام ہیں، وہی اللہ ہے وہی رحمان ہے، مشرکین کہتے تھے کہ کیا ہم تیرے کہنے سے ایسا کریں الغرض وہ اور نفرت میں بڑھ گئے"

(ابن کثیر)

صبح وشام اپنے رب کی تسبیح کرتے رہئیے

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝	اور آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ صبح وشام اُس کی تسبیح کرتے رہئیے"
(المؤمن ۵۵)	

صبح اور شام یعنی علے الدوام اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرتے رہئیے، کُفار کی ایذاؤں پر صبر کیجئے فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ اللہ کا وعدہ سچا ہے جو لوگ آپ پر ایمان نہیں لائینگے، آپ کو جھٹلاتے اور ایذا رسانی سے باز نہیں آئینگے انہوں نے مر کر ہمارے پاس ہی آنا ہے ہم اُنہیں اُن کے ان بداعمال کا مزہ جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کی صورت میں چکھا کر رہینگے - آخر وہ موت اور قبر و قیامت سے بھاگ کر کہاں جائینگے ؟- اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے فرمایا وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ تم اپنے رب سے استغفار کرتے رہو اس میں آپؐ کو حکم دے کر دراصل آپؐ کی اُمت کو استغفار پر آمادہ کرنا ہے، دن کے آخری اور رات کے ابتدائی وقت اور دن کے ابتدائی اور رات کے انتہائی وقت خصوصیت کے ساتھ رب کی پاکیزگی اور تعریف بیان کیا کرو جو لوگ باطل پر جم کر حق سے روگردانی کرتے ہیں، دلائل کو نہیں مانتے اُن کے دلوں میں تکبّر کے سوا کچھ نہیں، ان نخوت پسند لوگوں کی شرارت سے اپنے رب سے پناہ مانگتے رہیئے، خدا کا وعدہ سچّا ہے تمہارے مخالفین بالآخر ذلیل وخوار ہو کر رہینگے اور تمہارا بول بالا ہوگا خدا کا سچّا دینِ اسلام غالب ہو کر رہے گا، کفر و شرک پست ہوگا اور توحید بُلند ہوگی۔ بس تم صبح و شام استغفار اور اُس کی تسبیح و تحمید میں مشغول رہو"

اپنے رب کی تسبیح کرتے رہو طلوعِ شمس سے قبل اور بعد اور رات کو بھی

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿﴾ وَمِنَ الَّيْلِ	اور اپنے پروردگار کی حمد و تسبیح کرتے رہیئے آفتاب نکلنے سے پہلے اور (اُس کے) چھُپنے سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝ پہلے بھی اور رات میں بھی اُسکی
(قٓ ۳۹ - ۴۰) تسبیح کیجئے اور نمازوں کے بعد بھی"

اسی آیت میں اس سے قبل فرمایا وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝ اور بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے چھ دن میں بنایا اور ہمیں کوئی تھکاوٹ نہیں ہوئی، فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ جو کچھ یہ (معاندین و مکذبین) کہہ رہے ہیں آپ کی رسالت پر ایمان نہیں لا رہے اور آپکو تکالیف پہنچا رہے ہیں آپ اس پر صبر کرو ان کا یہ خیال باطل ہے،

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ (آیت ۲ - ۳) کہ کیا جب ہم مر جائینگے اور مٹی ہو جائینگے تو ہم از سر نو اٹھائے جائینگے! یہ لوٹایا جانا تو نہایت مستبعد ہے ہماری عقل تو تسلیم نہیں کرتی، یہ دنیا جو اللہ نے اس اہتمام سے پیدا کی ہے وہ لازماً اپنی غایت کو پہنچ کر رہے گی۔ ہم اس کو پیدا کر کے تھک نہیں گئے ہیں کہ اس کو دوبارہ نہ پیدا کر سکیں لیکن جو لوگ دل کے اندھے ہیں وہ اس حقیقت کو اسی وقت تسلیم کرینگے جب سب کچھ آنکھوں سے دیکھ لینگے۔ اس طرح کی مخالفت پر بہر حال تمہیں صبر کرنا ہے، تو صبر کرو تا آنکہ ان کے سامنے حقیقت اس طرح ظاہر ہو جائے کہ انکار کی کوئی گنجائش باقی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہ رہے "

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ،

یہ صبر حاصل کرنے کی تدبیر بتائی جا رہی ہے کہ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ نماز کا اہتمام رکھیں اللہ تعالےٰ سے گہرے تعلق کے بغیر نعمتِ صبر میسّر نہیں آسکتی جو مخالفین کی مخالفت کے باوجود راہیٔ حق کے قدم راہِ حق پر قائم رکھ سکے۔ صبر اللہ کی مدد اور اس کی رحمت سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا،

وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ (النحل ۱۲۷) (اور تم صبر نہیں کر سکتے مگر اللہ کی استعانت سے) اللہ تعالےٰ سے استعانت کا ذریعہ چونکہ نماز ہے اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخالفین کے مقابل میں جہاں جہاں صبر کی تلقین کی گئی ہے وہاں نماز کے اہتمام کی ضرور تاکید فرمائی ہے۔

سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ یہ نماز کی تعبیر اللہ تعالےٰ کے ذکر کے پہلو سے ہے یہ ذکر دو عنصروں سے مرکب ہے ایک تسبیح، دوسرا حمد، تسبیح میں تنزیہہ کا پہلو غالب ہے یعنی اللہ تعالےٰ کو اُن باتوں سے پاک و منزّہ قرار دینا جو اس کی شان کے منافی ہیں، حمد میں اثبات کا پہلو نمایاں ہے یعنی اس کو ان صفات سے متصف قرار دینا جو اس کی شایانِ شان ہیں، یہ نفی اور یہ اثبات دونوں مل کر اللہ تعالےٰ کے صحیح تصوّر کو دل میں راسخ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں اور اسی رسوخ سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ بندے کا صحیح تعلق قائم ہوتا ہے۔ جو تمام صبر و توکّل کی بنیاد ہے، اگر ان کے اندر کسی پہلو سے کوئی ضعف یا عدم توازن پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے متعلق آدمی کا تصور غلط ہو جاتا ہے اور یہ غلطی اس کے سارے نظامِ فکر و عمل کو بالکل درہم برہم کر کے رکھ دیتی ہے۔ اس آیت میں نمازوں کے اوقات آ گئے، آفتاب نکلنے سے پہلے (مثلاً صبح کی نماز) اور اس کے چھپنے سے پہلے (مثلاً ظہر و عصر) اور رات میں بھی اس کی تسبیح (و تحمید) کیا کیجئے۔ (اس میں مغرب اور عشاء آ گئیں اور فرض نمازوں کے بعد بھی (اس میں نوافل اور اوراد آ گئے"

آپ اپنے عظیم پروردگار کی تسبیح کرتے رہیئے

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ٥ (الواقعہ ۷۴)

سو اپنے عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح کیجئے۔

سورۂ واقعہ کے مطالب کی تفصیل

قیامت کا قائم ہونا ربّ کائنات کا حتمی فیصلہ ہے اُس دن لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہو جائینگے۔ ایک گروہ اصحاب الیمین کا ہوگا، دوسرا اصحاب الشمال کا اور تیسرا گروہ سابقون الاولون

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا ہوگا (آیت نمبر ۱ تا ۱۰)

اللہ تعالیٰ کے سب سے مقرب سابقون اوّلون ہونگے، اُن کو قُربِ الٰہی کی جو سرفرازیاں اور جنّت کی جو نعمتیں میسّر ہونگی اُن کی تفصیل اور اس گروہ میں شامل ہونے والوں کے اوصاف کا بیان، (آیت نمبر ۱۱ تا ۲۶)

دوسرے درجے میں اصحاب الیمین ہونگے اُن کی جنّت کی تفصیل اور اس گروہ شامل ہونے والوں کا بیان،
(آیت نمبر ۲۷ تا ۴۰)

اصحاب الشمال کے انجام کا بیان اور اُن کے بعض خاص جرائم کی طرف اشارہ جن کے سبب سے وہ انجام کے سزاوار ٹھہریں گے" (آیت نمبر ۴۱ تا ۴۸)

قریش کے متکبرین کو خطاب کر کے یہ تنبیہ کہ اصحاب الشمال کا جو حشر ہوا ہے یہی حشر تمہارا بھی ہونا ہے، اگر تم گمراہی اور تکذیب کی اس روش پر اڑے ہوئے رہے اس ضمن میں بانداز اتمام حُجّت قیامت اور جزا و سزا کے بعض بدیہی دلائل کی طرف اشارہ، (آیت نمبر ۴۹ تا ۷۴)

قرآن کی عظمت اور شیطانی چھُوت سے اس کے پاک اور بالاتر ہونے کا حوالہ اور قریش کو یہ تنبیہ کہ اس عظیم نعمت سے روگردانی کر کے اپنی شامت کو دعوت نہ دو، یہ کتاب جس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انجام سے آگاہ کر رہی ہے وہ ایک حقیقت ہے خوش قسمت ہیں وہ جو آج مقربین اور اصحاب الیمین کا درجہ حاصل کرنے کی کوشش کریں ورنہ یاد رکھیں کہ جو لوگ ان درجوں سے محروم رہے وہ اصحاب الشمال میں ہونگے اور اُن کا انجام نہایت دردناک ہے"

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ہ آپ اپنے عظیم رب کی تسبیح کرتے رہیئے۔ یعنی اُس کی پاکی تمام اُن چیزوں سے جو اُس کے لائقِ شان ہیں بیان کرتے رہیئے۔ اس میں نماز کی تسبیحات بھی آگئیں۔ اور نماز کے بعد کی بھی، اور خود نماز کو بھی بعض اوقات تسبیح سے تعبیر کر دیا جاتا ہے، اس طرح نماز کے اہتمام کا بھی حکم ہو گیا "

سورۂ واقعہ کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے مرضِ وفات میں حضرت عثمان غنیؓ عیادت کے لئے تشریف لے گئے حضرت عثمانؓ نے پوچھا مَا تَشْتَكِيْ (تمہیں کیا تکلیف ہے؟) تو فرمایا ذُنُوْبِيْ (یعنی اپنے گناہوں کی تکلیف ہے) پھر پوچھا مَا تَشْتَهِيْ (یعنی آپ کیا چاہتے ہیں؟) تو فرمایا رَحْمَةَ رَبِّيْ (یعنی اپنے رب کی رحمت چاہتا ہوں) پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں آپ کے لئے کسی طبیب (معالج) کو بلاتا ہوں تو فرمایا اَلطَّبِيْبُ اَمْرَضَنِيْ (یعنی مجھے طبیب ہی نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بیمار کیا ہے) پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا آپ کے لئے بیت المال سے کچھ عطیہ بھیج دوں؟ تو فرمایا لَاحَاجَۃَ لِیْ فِیْہَا (مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں) حضرت عثمانؓ نے فرمایا عطیہ لے لیجئے وہ آپ کے بعد آپ کی لڑکیوں کے کام آئے گا تو فرمایا کہ کیا آپ کو میری لڑکیوں کے بارے میں یہ فکر ہے کہ وہ فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جائینگی، مگر مجھے یہ فکر اس لئے نہیں کہ میں نے اپنی لڑکیوں کو تاکید کر رکھی ہے کہ ہر رات سورۂ واقعہ پڑھا کریں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے،

"مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْوَاقِعَۃِ کُلَّ لَیْلَۃٍ لَمْ تُصِبْہُ فَاقَۃٌ اَبَدًا" (ابن کثیر) جو شخص ہر رات میں سورۂ واقعہ پڑھا کرے وہ کبھی فاقہ میں مبتلا نہ ہوگا، فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ مسند میں ہے اس آیت کے اترنے پر آپ نے فرمایا اسے رکوع میں رکھو، آپ نے فرمایا جس نے سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کہا اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے" بخاری شریف کے خاتمہ پر یہ حدیث نقل ہے آپؐ نے فرمایا دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے، میزان میں بوجھل، خدا کو بہت پیارے ہیں"

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

(ابنِ کثیر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے پروردگار کے نام یاد کرتے رہیئے

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ (المزمل ۸)

اور آپ اپنے پروردگار کے نام کو یاد کرتے رہیئے۔ اور سب سے ٹوٹ کر اسی کی طرف متوجہ رہیئے "

اُذْكُرْ وَتَبَتَّلْ۔ یہ دونوں حکم بلا قیدِ وقت کے ہیں۔ یہاں سے دوامِ ذکر ثابت ہوتا ہے یعنی رات ہو کہ دن ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہونا چاہیئے، عارفین نے اس سے یہ نکتہ نکالا ہے کہ مقامِ ذکر مقدم ہے اور مقامِ فکر مؤخر۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ۔ ذکرِ الٰہی کے عموم میں نماز۔ تلاوت اشغال، افکار، درسِ علومِ دین سب شامل ہیں "

وذکر اللہ یتناول التسبیح والتہلیل والتکبیر والصلوٰۃ وتلاوۃ القرآن ودراسته العلم (مدارک)

اس سے پہلی آیت میں دن کے اوقات کی مصروفیتوں کا ذکر کرنے کے بعد یہ ارشاد کہ، اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کرو، خود بخود یہ مفہوم ظاہر کرتا ہے کہ دنیا میں ہر طرح کے کام کرتے ہوتے بھی اپنے رب کی یاد سے کبھی غافل نہ ہو اور کسی نہ کسی شکل میں اس کا ذکر کرتے رہو، مراد ذکر اللہ کے حکم سے اس پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مداومت یعنی ہمیشگی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تو تصور ہی نہیں ہو سکتا کہ آپ بالکل ذکر نہ کرتے ہوں، اس لئے اس حکم کا منشار دوام ذکر ہی ہو سکتا ہے۔ آیت سے ثابت ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کا ذکر شب و روز ہر وقت جاری رکھیں اسمیں نہ کبھی ذہول ہونا چاہیئے، نہ سستی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کَانَ یَذْکُرُ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ حِیْنٍ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ کا ذکر فرماتے تھے، بیت الخلا میں آپؐ کا زبان سے اللہ تعالےٰ کا ذکر نہ کرنا روایاتِ حدیث سے ثابت ہے۔ مگر ذکرِ قلبی ہر وقت جاری رہ سکتا ہے، ذکرِ قلبی کی دو صورتیں ہیں ایک الفاظِ متخیلہ کے ذریعہ ذکر کرنا دوسرے اللہ تعالےٰ کی صفات و کمالات میں غور و فکر کرنا کما افادہ شیخی التھانوی قدس سرہٗ

(معارف القرآن)

ترکِ تعلقات اور ترکِ دُنیا

اس آیت میں جس تبتّل اور مخلوق سے قطع تعلق کا حکم دیا گیا ہے وہ اس ترکِ تعلقات اور ترکِ دنیا سے بالکل مختلف ہے جس کو قرآن میں رہبانیت کہا گیا ہے، وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا اور جس کے متعلق حدیث میں ہے لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ رہبانیت اصطلاحِ شرع میں اُس ترکِ دنیا اور ترکِ تعلقات کا نام ہے جس میں تمام لذائذ اور حلال طیب اشیاء کو بہ نیتِ عبادت چھوڑ دیا جائے یعنی یہ اعتقاد ہو کہ ان حلال چیزوں کے چھوڑے بغیر اللہ کی رضا حاصل نہیں ہو سکتی یا عملاً ترکِ تعلقات اس طرح کرے کہ لوگوں کے حقوقِ واجبہ کی رعایت نہ کرے اُن میں خلل آئے اور یہاں جس تبتّل اور ترکِ تعلق کا حکم ہے۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے تعلق پر کسی دوسری مخلوق کا تعلق غالب نہ آجائے، خواہ اعتقاداً یا عملاً اور ایسا ترکِ تعلق دنیوی تمام معاملات ازدواج و نکاح اور تعلقات رشتہ داری وغیرہ کے منافی نہیں بلکہ ان سب کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی سُنّت خصوصاً سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوری زندگی اور شمائل اس پہ شاہد ہیں"

مادّی زندگی کے لئے سانس کی ضرورت

جس طرح انسان کی مادی زندگی کے لئے سانس ضروری ہے اسی طرح اس کی روحانی زندگی کے لئے اللہ کی یاد، ذکر اللہ ضروری ہے، سانس رُک جائے تو جسم مُردہ ہو جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ کے ذکر سے رُک جائے تو رُوح پژمُردہ ہو جاتی ہے، دل کی زندگی ہی اصل زندگی ہے جس کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بقا ذکر اللہ پر ہے"

ہے ذکرِ ربّ جہاں ہی حیات رُوح و بدن
بغیر اس کے ہے چاروں طرف گھٹن ہی گھٹن

اپنے پروردگار برتر کے نام کی تسبیح کیجئے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝	اپنے پروردگار برتر کے نام کی
الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّى ۝	تسبیح کیجئے جس نے خاکہ بنایا پھر
وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَى ۝	نوک پلک سنوارے، جس نے
(الاعلیٰ ۱-۳)	مقدر کیا اور ہدایت بخشی"

لفظ "تَسْبِيح" میں تنزیہہ و تقدس کا پہلو غالب ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو اُن تمام باتوں سے پاک اور برتر قرار دینا جو اس کی اعلیٰ شان کے منافی ہیں، اللہ تعالیٰ کا صحیح تصور ہی تمام علم و معرفت اور تمام قوت و اعتماد کا سرچشمہ ہے، اگر اس میں کوئی خلل پیدا ہو جائے تو انسان صحیح معرفت کی شاہراہ سے ہٹ جاتا اور شیطان کے پیچھے چڑھ جاتا ہے جس کا نتیجہ بالآخر یہ نکلتا ہے کہ اس کا دل ایمان و توکل کی نعمت طمانیت و شرح صدر کے نور اور عزیمت و استقامت کی قوت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ صحیح معرفت اور اُس کی یاد ہی ہے جو دل کو پا بر جا اور مستقیم و مطمئن رکھتی ہے، أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (الرعد ۲۸)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تسبیح کی سب سے اعلیٰ اور معیاری شکل نماز بالخصوص رات کی نماز ہے لیکن جس طرح سانس انسان کی مادی زندگی کے لئے ہر وقت ضروری ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ کی یاد اُس کی روحانی زندگی کے لئے ہر وقت ضروری ہے، اس لئے صرف نمازوں کے اوقات ہی میں نہیں بلکہ زندگی کی دوسری سرگرمیوں کے اندر بھی اللہ تعالےٰ کی یاد سے دل کو آباد رکھنا چاہیئے، تاکہ شیطان کو اس پر غلبہ پانے کا موقع نہ ملے"

جس کا ہر لمحہ ہے وقفِ ذکرِ ربِّ کائنات
ہے وہی خوش بخت عاجزؔ صاحبِ حُسنِ صفات

اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی (۲) اب اس آیت اور آگے کی چند آیات میں خدائے برتر کی چند صفات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جن سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اُس کے ہر کام میں ایک ترتیب و تدریج ہوتی ہے جو یکسر اس کی حکمت پر مبنی ہوتی ہے اس لئے بندے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے رب کے احکام کی تعمیل میں صبر و استقامت کے ساتھ لگا رہے اور یہ امید رکھے کہ جس راہ پر چلنے کا اس نے حکم دیا ہے اُس کی آخری منزل اپنی تمام برکتوں کے ساتھ بالآخر آکے رہے گی، اس میں جو دیر ہوگی وہ اللہ تعالےٰ کی حکمت پر مبنی ہوگی، اور جو مشکلیں پیش آئینگی ان کے اندر بھی دنیا اور آخرت دونوں کی مصلحتیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پوشیدہ ہونگی "

خَلَقَ کے معروف معنی تو پیدا کرنے کے ہیں لیکن کسی چیز کا خاکہ یا پتلا بنانے کے معنی میں بھی یہ آیا ہے "مثلاً اَنِّیٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ

(آلِ عمران ۴۹)

میں تمہارے لئے پرندے کی شکل پر ایک پتلا مٹی سے بناؤنگا پھر اس میں پھونک ماروں گا تو اللہ کے حکم سے وہ سچ مچ پرندہ بن جائے گا، یہاں یہ اسی معنی میں ہے"

تَسْوِیَةٌ کے معنی ہیں کسی شے کو ٹھیک ٹھاک کرنا، اس کو ہموار کرنا اس کے نوک پلک سنوارنا یہاں قرینہ دلیل ہے کہ یہ اسی آخری مفہوم میں ہے، مطلب یہ ہے کہ انسان اگر اپنی خلقت ہی پر غور کرے تو اس کو یہ بات صاف نظر آئے گی کہ اللہ تعالٰے نے اس کو یک بیک نہیں بنا کھڑا کیا ہے بلکہ اس قطرے کو گہر بنانے تک بہت سے مرحلوں سے گزارا ہے۔ ایک دور وہ ہوتا ہے جب اس کا ابتدائی خاکہ بنتا ہے پھر آہستہ آہستہ وہ دور آتا ہے جب قدرت اس خاکے میں رنگ بھرتی اور اس کا موقلم اس کے نوک پلک سنوارتا ہے"

وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی (۳) یہی حال اس کی قوتوں اور صلاحیتوں کے نشو ونما اور اس کے مادی و عقلی عروج کمال کا بھی ہے،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قدرت نے اس کی زندگی کو جن چیزوں کا محتاج بنایا ہے اُنکے تقاضے بھی اس کے اندر رکھے ہیں، اس کے اسباب بھی فراہم کئے ہیں، اور اُن سے فائدہ اٹھانے کا سلیقہ بھی الہام فرمایا ہے، مثلاً بچے کو دودھ کا محتاج بنایا ہے تو اُس کی ماں کی چھاتی میں دودھ بھی پیدا کیا ہے اور پھر بچے کو یہ رہنمائی دی ہے کہ وہ ماں کی چھاتی کو چوسے اور اُس سے اپنی غذا حاصل کرے"

بعد کے ادوار میں جب اس کی ضروریات کا دائرہ وسیع ہوتا ہے تو ہر ضرورت کے لئے زمین میں ذخیرے محفوظ ہیں اور خالق نے انسان کو عقل دی ہے کہ وہ ان ذخائر کا سراغ لگائے ان کے حاصل کرنے کی راہیں تلاش کرے اور اُن سے فائدہ اٹھانے کے طریقے ایجاد کرے"

اسی طرح اس کی رُوحانی و اخلاقی ترقی کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے اُس کے اندر خیر و شر کا شعور ودیعت فرما دیا ہے،

فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا (الشمس ۸)

پھر اُس کی بدی اور اُس کی پرہیزگاری اُس پر الہام کر دی اور پھر اُس کی رہنمائی کے لئے اپنے نبیوں اور رسولوں کو بھیجا کہ وہ بتائیں اور سکھائیں کہ زندگی کا کونسا طریقہ اس کی فطرت کے تقاضوں کے مطابق اور اس کے اختیار کرنے میں اس کی فلاح ہے اور کونسا طریقہ اس کی فطرت سے بے جوڑ اور اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر چلنے میں اس کی تباہی ہے ،،

ولادت سے لے کر موت تک زندگی کے سارے مراحل و مقامات، تمام اطوار و ادوار اور جملہ امتحانات و عقبات بھی اللہ تعالیٰ نے مقدر فرما دیئے ہیں جو لازماً پیش آکے رہتے ہیں — پھر ان سے عہدہ برآ ہونے کا طریقہ بھی اُس نے بتا دیا ہے اگر انسان وہ طریقہ اختیار کرتا ہے تو اس کا سفینۂ حیات ہر منجدھار سے سلامتی کے ساتھ گزر جاتا ہے اور اگر وہ اس سے ہٹ کر اپنی خواہش کے پیچھے لگ جاتا ہے تو یہ چیز اُس کی تباہی کا سبب بن جاتی ہے" اَلَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی کے دو لفظوں میں یہ تمام معانی مضمر ہیں اور ان کی تفصیل بہت طویل ہے جس کو سمیٹنا ممکن نہیں ہے۔ (تدبرِ قرآن)

پاکیزگی اور ذکر اللہ فلاح کا راستہ ہے

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ	فلاح پا گیا وہ جس نے پاکیزگی
وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ؕ	اختیار کی اور اپنے رب کا نام
الاعلیٰ (۱۴ - ۱۵)	یاد کیا پھر نماز پڑھی "

یاد سے مُراد دل میں بھی اللہ کو یاد کرنا ہے اور زبان سے بھی اُس کا ذکر کرنا ہے۔ خفیہ بھی اللہ کا ذکر اور ظاہر بھی اللہ کا ذکر، ہر حال میں اللہ کا ذکر، رات، دن، سفر، حضر، ہر وقت، ہر لمحہ،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صحت اور بیماری میں اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنا راحت جان اور آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے مؤثر ترین تدبیر اور شکستہ دل کی تعمیر ہے"

تزکیؐ (پاکیزگی) سے مراد کفر و شرک چھوڑ کر توحید و سنّت اختیار کرنا اور سیّات (بُرے اعمال) ترک کر کے حسنات (نیک اعمال) کرنا فلاح سے مراد حقیقی کامیابی رب کائنات کی خوشنودی اس کے انعام و اکرام کا حصول نعیم جنّت کا پانا ہے، خواہ دنیا کی خوشحالی میسّر ہو یا نہ ہو مومن صرف اللہ کا ذکر ہی نہیں کرتا بلکہ وقتِ مقررہ پر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے جیسا کہ فرمایا فصلّٰی۔ وہ نماز کی پابندی سے ثابت کرتا ہے کہ وہ جس خدا کو اپنا آقا، اپنا مالک، اپنا خالق تسلیم کرتا ہے اُس کی اطاعت کے لئے وہ عملاً ہمہ اوقات تیار ہے، اللہ تعالےٰ ہی نے اپنے حبیب حضرت محمد رسُول صلی اللہ علیہ کے ذریعہ اپنے ذکر اپنی یاد کے لئے نماز کا طریقہ بھی بتلایا ہے،

فقط وہ ذکرِ ربِّ دو جہاں ہے جو سب آرامِ دل کا پاسباں ہے
خدا کی یاد سے غافل جو گزرا
وہ عاجز لمحہ لمحہ رائگاں ہے

رسُول اللہ صلعم کی کثرتِ ذکر اللہ کیلئے دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِيْحَتَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ (ابن کثیر) یا اللہ مجھے ایسا بنا دے کہ میں تیرا شکر بہت کروں، اور تیری نصیحت کی پیروی کروں، اور تیرا ذکر کثرت سے کیا کروں، اور تیری وصیت کی حفاظت کروں، (ابنِ کثیر)

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ سے اُس کے ذکر کی کثرت کے لئے دُعا کر رہے ہیں"

آنحضورؐ کی حضرت معاذؓ کو ذکر اللہ کی وصیّت

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَخَذَ بِیَدِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ یَا مُعَاذُ قُلْتُ وَاَنَا اُحِبُّكَ یَا رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ فَلَا تَدَعُ اَنْ تَقُوْلَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (مسند احمد۔ نسائی وابوداؤد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، میں نے کہا یا رسُول اللہ میں بھی آپؐ سے محبت کرتا ہوں، آپؐ نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ان کلمات کا پڑھنا کبھی ترک نہ کریں۔ رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (ترجمہ، اے اللہ تو مجھے اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی بہترین عبادت کی توفیق عطا فرما)

عبادت اک تجارت ہے
منافع جس کا جنت ہے

آپؐ اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا (النصر ۳)	آپؐ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیجئے اور اُس سے استغفار کیجئے بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے"

اس سے پہلی دو آیتوں میں فرمایا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا (النصر ۱-۲) ترجمہ، جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچے اور آپ لوگوں کو دیکھ رہے ہیں کہ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں تو آپؐ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح کیجئے اور اس سے مغفرت طلب کیجئے"

وَالْفَتْحُ۔ الفتح سے مراد فتح مکہ لی گئی ہے جو رمضان ۸ھ میں حاصل ہوئی تھی،

وعن عائشۃ ان المراد بہ فتح مکۃ وروی ذالک عن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مجاهد وغیره وصححه الجمهور (روح) شہر مکہ تسخیر ہونے کے بعد کہنا چاہئے کہ سارے ہی حجاز پر اسلام کا تسلط ہو گیا تھا، باعتبار ان فتح مکۃ کان ام الفتوح (روح)

نَصْر۔ فتح کے درمیان فرق یہ ہے کہ نصر تو دشمن پر غلبہ پا جانا ہے اور فتح اس کے ملک کا فتح ہو جانا،

النصر الاغاثة الاظهار على العدو والفتح فتح البلاد

(کشاف) فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ یعنی مذہب اسلام میں دین اللہ اسلام ہی ہے، شہر مکہ و طائف اور ملک یمن اور قبیلۂ ہوازن وغیرہ عرب کے گوشے گوشے سے فتح مکہ کے بعد وفد پر وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر داخل اسلام ہونے لگے اور آپؐ کے دست مبارک پر بیعت کرنے لگے سنہ ۱۰ھ ہجری میں جب آپؐ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے گئے اُس وقت پورا عرب اسلام کے زیر نگیں آچکا تھا اور ملک میں شرک کی جڑ کٹ چکی تھی، انتہائی فتمندیوں کامیابیوں کامرانیوں کے وقت ارشاد یہ نہیں ہوتا کہ جشن دھوم دھام سے منانا، جلوس نکالنا، نقارے بجانا، چراغاں کرنا، زندہ باد کے نعرے لگانا (دنیا تو فتمندیوں کے انہیں

---

[1] میں یہ مضمون مکہ مکرمہ میں لکھ رہا ہوں۔ عبدالرحمٰن عاجز ۲۰ مارچ ۱۹۹۵ء مکہ مکرمہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جشنوں جلوسوں سے واقف ہے)۔ بلکہ حکم یہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کی منزلیں طے کرنے کے بعد حمد و تسبیح و استغفار میں اور زیادہ لگ جائیے۔ حمد سے مراد اللہ تعالےٰ کی تعریف و توصیف کرنا بھی ہے اور اُس کا شکر ادا کرنا بھی، کسی کو جب کوئی نعمت ملتی ہے اور اسے مسرت ہوتی ہے اور وہ اُس موقع پر الحمدللہ کہتا ہے تو گویا وہ اس طرح اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور اعتراف کرتا ہے کہ یہ نعمت مجھے میرے پروردگار نے عطا فرمائی ہے یہ محض اسی کا انعام و اکرام ہے۔ محیّر العقول، حیرت انگیز واقعہ رونما ہونے پر ایک مومن کی زبان پر بے ساختہ آجاتا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا۔ اس آیت سے صحابہ کرام سمجھ گئے تھے کہ حضورؐ کا اب دنیا سے جانے کا وقت آگیا ہے۔ استغفار جب رسُول کے لئے آتا ہے تو مراد کسی گناہ کا صدور نہیں۔ بلکہ بھول چوک یا کوتاہی ہے۔ انبیاء علیہم السلام گناہوں سے پاک ہیں

وفات کے قریب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر عمل

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتَ یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ: سُبْحَانَکَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ :
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَرَاكَ تُكْثِرُ اَنْ تَقُوْلَ
سُبْحَانَكَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ
اِلَيْكَ ؟ فَقَالَ اِنِّىْ اُمِرْتُ بِاَمْرٍ فَقَرَاَ اِذَا جَاءَ
نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۔ (مجمع الزوائد ۸/۵۹۱)

حضرت اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات سے قبل اکثر کہا کرتے تھے "سُبْحَانَكَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ (اے اللہ تُو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، مَیں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں' یعنی توبہ کرتا ہوں" مَیں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں دیکھتی ہوں کہ آپؐ بہت زیادہ پڑھتے ہیں "سُبْحَانَكَ ... وَاَتُوْب اِلَيْكَ ؟ آپؐ نے فرمایا مجھے اس کا حکم کیا گیا ہے پھر آپؐ نے پڑھا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ... امام ثوریؒ کا قول ہے"

لِمَنْ كَانَ لَهٗ عَقْلٌ اِذَا اَتٰى عَلَيْهِ عُمُرُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّهَيِّئَ كَفَنَهٗ[1] (عقلمند کے لئے چاہیئے کہ جب اس کی عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کو پہنچ جائے

---

[1] رُوح البیان ۷/۱۵۳-۱۵۴ دارالفکر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

تو وہ اپنا کفن تیار کر کے رکھ لے) مطلب یہ ہے کہ آخرت کی تیاری میں پوری طرح لگ جائے۔ لوگوں کے حقوق ادا کر دے۔ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور استغفار کرے اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچنے سے قبل اُسے راضی کرلے۔ یہی عقلمندی یہی خوش بختی ہے۔

دنیا سے جانے کے وقت اللہ کے ذکر سے زبان تر ہو

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ؟ فَقَالَ طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْیَا وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔ احمد والترمذی

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا کہ، یارسول اللہ آدمیوں میں کون بہتر ہے؟ (یعنی کسی قسم کے آدمیوں کا انجام زیادہ بہتر ہوگا؟) آپؐ نے ارشاد فرمایا وہ لوگ جن کی عمر طویل ہو اور اعمال نیک ہوں — پھر اُس نے پوچھا۔ کہ یارسول اللہ! اعمال میں افضل عمل کونسا ہے آپؐ نے فرمایا کہ تم دنیا سے جانے لگو تو اُس وقت تمہاری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو (مسند احمد و جامع الترمذی)

دیہاتی کے پہلے سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا اُس کا ماحصل یہ ہے کہ جس کسی کی اعمالِ صالحہ کے ساتھ لمبی عمر ہو گی وہ اسی قدر اللہ پاک سے انعام و اکرام حاصل کرے گا اور وہ اسی درجہ سعادتمند اور صاحبِ شرف و عزّت ہے، دوسرے سوال کے جواب میں آپؐ نے سب سے بہترین عمل یہ فرمایا کہ ہمیشہ، خاص کر دنیا سے رخصت ہونے کے وقت آخری لحظہ بندے کی زبان اپنے پروردگار اللہ تعالےٰ کے ذکر سے تر ہو، یعنی اُس کی زبان اللہ کے ذکر سے لذّت حاصل کر رہی ہو، یہ عمل، یہ حال کس قدر محبوب ترین اور قابلِ رشک و انبساط ہے؟ اس کی قدر اسی کو ہے جس خوش نصیب کو یہ اعزاز حاصل ہے اور وہ اس امتیاز سے سرفراز ہے۔ یقیناً وہ اِس جانسار و دلنواز اعزاز کے مقابلہ میں پوری دنیا کے پورے مال و منال اور جاہ و جلال سے یکسر بے نیاز ہے"

یہ کیفیت اسی بندے کو نصیب ہو گی جو زندگی میں کھڑا بیٹھا، لیٹا ہوا ہر حال میں ہر وقت اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتا ہے کسی وقت بھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتا، اللہ کا ذکر اُس کی غذائے رُوح بن گئی ہو، اُس کے بغیر اُسے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سکون میسّر نہ ہو"

کاش عاجزؔ فکرِ دنیا ہو نہ غالب ذہن پر
تاکہ وقتِ موت ہو لب پر تیرے ذکرِ خدا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ ۔

(رواہ احمد وابو یعلٰی)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ..... اللہ کا ذکر اس قدر اور اس طرح کرو کہ لوگ کہیں کہ یہ دیوانہ ہے"

اہلِ دنیا جو تعلق باللہ کی دولت سے محروم ہیں اور ذکر اللہ کی نعمت سے تہی دست ہیں جب کسی ایسے ولی اللہ کو دیکھتے ہیں جو فکر دنیا سے بے نیاز ذکرِ الٰہی میں مست ہے۔ دنیا جس قدر اس کو ملتی ہے اُس پر قانع اور صابر ہے، اس کے مقابلہ میں ذکرِ الٰہی پر نہ قانع ہے اور نہ صابر، تو اُنہیں حیرت ہوتی ہے۔ اُس ولی اللہ کی یہی خواہش، یہی تمنا، یہی آرزو، یہی حسرت ہوتی ہے کہ وہ اپنے کریم آقا، اپنے خالق اپنے محسن کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرے کہ یہ اُس کا حق ہے اگرچہ وہ ادا نہیں کر سکتا، لیکن اس کے لیے اُس کی جد و جہد اُس کی کوشش اس کا انصاف ہے۔ اُس کی شرافت، اُس کی دیانت و امانت کا تقاضا ہے جسے پورا کرنا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اُس پر واجب ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کے احسانات پر اس کا ایمان و ایقان ہے۔"

ارے غافل خدا کا ذکر تو بھی مسجدم کرے
ہر اک طائر خدا کی حمد میں محوِ ترنم ہے

کثرتِ کلام بغیر ذکر اللہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِّلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ (رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ۔ اللہ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام نہ کیا کرو کیوں کہ اس سے دل میں سختی (اور بے حسی) پیدا ہوتی ہے اور لوگوں میں وہ آدمی اللہ سے زیادہ دُور ہے جس کے دل میں قساوت (شدت) ہو (یعنی حق بات قبول نہ کرتا ہو)

(جامع الترمذی)

اس حدیث کا یہ مفہوم ہے کہ جو آدمی اللہ کے ذکر کے بغیر زبان زیادہ چلانے کا عادی ہوگا اس کا دل سخت اور سیاہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے گا اور وہ اللہ تعالےٰ کی قُربت اور اس کی رحمت و شفقت سے محروم رہے گا۔

زباں کے وار کا جو زخم ہو وہ مٹ نہیں سکتا
زباں کا وار تو تلوار سے بھی تیز ہے ساقی

وہ تیری یاد ہے جو ہر گھڑی ہے ہمنشیں میری
وہ تیرا ذکر ہے جو میرا دل آویز ہے ساقی

درِ باطل پہ جھک کر رہ گئے اہلِ ہوس لیکن
ترا عاجز تری چوکھٹ پہ سجدہ ریز ہے ساقی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کلماتِ ذکر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کلماتِ ذکر اور اُن کی فضیلت و برکت

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی معارف الحدیث میں فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح اللہ کے ذکر کی ترغیب دی اور تاکید فرمائی اسی طرح ذکر کے خاص کلمات بھی تلقین فرمائے اگر یہ نہ ہوتا تو اس کا امکان تھا کہ علم و معرفت کی کمی کی وجہ سے بہت سے لوگ اللہ کا ذکر اس طرح کرتے جو اس کی شایانِ شان نہ ہوتا، یا جس سے بجائے حمد و ثنا کے معاذ اللہ اُس کی تنقیص ہوتی، عارف رومی نے اپنی مثنوی میں حضرت موسیٰؑ اور ایک چرواہے کی جو حکایت بیان کی ہے وہ اسی کی ایک مثال ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کلماتِ ذکر تلقین فرمائے ہیں وہ معنوی لحاظ سے مندرجہ ذیل چند قسموں میں سے کسی ایک قسم کے ہیں۔

یا تو اُن میں اللہ تعالےٰ کی تنزیہہ اور تقدیس ہے (یعنی ان کا مفہوم اور مدعا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ ہر اُس بات سے مُنزّہ اور پاک ہے جس میں عیب و نقص کا شائبہ بھی ہو) سُبحَانَ اللّٰہ کا یہی مفہوم ہے اور یہی مدعا،

یا اُن میں اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا ہے یعنی اُن کا مفہوم و مدعا یہ ہے کہ ساری خوبیاں اور تمام کمالی صفات اللہ تعالےٰ میں ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور اسی لئے حمد و ثنا اسی کو سزاوار ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کی یہی خصوصیت ہے،،

یا اُن میں اللہ تعالےٰ کی توحید اور اُس کی شانِ یکتائی کا بیان ہے، چنانچہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی شان یہی ہے"

یا اُن میں اللہ تعالےٰ کی اس شانِ عالی کا اظہار ہے کہ ہم نے اس کے بارے میں منفی اور مثبت طور پر جو کچھ جانا اور سمجھا ہے اللہ تعالےٰ اس سے بھی بلند و بالا اور وراء الورا ہے"

" اَللّٰہُ اَکْبَرُ " کا یہی مفہوم و مدعا ہے۔ یا ان کلمات میں اس حقیقت کا اظہار ہے کہ سب کچھ کرنے والا اللہ ہی ہے اس کے سوا کسی کے بس میں کچھ نہیں لہٰذا وہی اس کا حقدار ہے کہ اس سے مدد مانگی جائے اور اس پر بھروسہ کیا جائے،

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کی یہی نوعیت اور یہی خصوصیت ہے، اس طرح کے کلماتِ ذکر کے علاوہ مختلف اوقات اور مختلف حاجتوں کیلئے جو دُعائیں آپؐ نے تعلیم فرمائیں اُنکے بارے میں انشاء اللہ آگے مستقلاً لکھا جائے گا" رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے درج ہونے والی حدیثوں میں جن کلماتِ ذکر کی تلقین فرمائی ہے وہ اختصار کے باوجود اللہ تعالیٰ کی تنزیہہ و تقدیس اور تحمید و توحید اور اسکی شانِ کبریائی اور صمدیت کے بیان میں بلاشبہ معجزانہ شان رکھتے ہیں اور اسکی معرفت کے گویا دروازے ہیں،

معارف الحدیث ۵/۳۴

www.KitaboSunnat.com
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

افضل الذکر

(ذکروں میں بہترین ذکر)

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

افضل الذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔

(ترمذی و ابن ماجہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے افضل ذکر لا اِلٰہ اِلا اللہ ہے ۔

لا الٰہ الا اللہ رُوحِ ایمان ہے اس میں توحیدِ الٰہی کا عرفان ہے یہ تعلیم اسلام کی جان ہے اس کلمہ کی یہ شان ہے کہ اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے میرے نزدیک وہی مسلمان ہے کہ جس کا اس کلمہ کے مفہوم پر ایقان ہے اور پھر وہ دل و جان سے اس پر قربان ہے ایک مومن کی یہی پہچان ہے اور یہی اُس کی شان ہے کہ یہ کلمۂ طیبہ اُس کا حرزِ جان ہے، اُس پر رحمتِ رحمان ہے اور گلشنِ جنت اُس کا مکان ہے "

خلوصِ دل سے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھنے والے کا مرتبہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصًا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مِنْ قَلْبِہٖ اِلَّا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰی تُفْضِیَ اِلَی الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْکَبَائِرَ۔ ترمذی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بندہ نے دل کے اخلاص کے ساتھ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، پڑھا اسکے لیے (ساتوں) آسمانوں کے دروازے کھل جائینگے یہاں تک کہ وہ کلمہ عرشِ الٰہی تک جا پہنچے گا بشرطیکہ وہ آدمی کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے،

ترمذی ہی کی ایک دوسری حدیث میں یہ الفاظ ہیں،

وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَیْسَ لَھَا حِجَابٌ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَتّٰی تَخْلُصَ اِلَیْہِ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں یہ کلمہ سیدھا اللہ کے پاس پہنچتا ہے، ذکر اللہ کے دوسرے کلمات کے مقابلہ میں اس کلمہ لا الٰہ الا اللہ کو خصوصی فضیلت حاصل ہے۔

کلمۂ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ میں توحید اسقدر غالب اور قوی ہے کہ اس کے سامنے شرکِ جلی اور خفی بے دم ہو کر غائب ہو جاتا ہے۔ اور یہ عبد اور معبود کے درمیان تمام حجابات کو تار تار کر دیتا ہے یہ قُربِ الٰہی کا مؤثر ترین اعلیٰ و ارفع ذریعہ ہے یہ توحید کا خزانہ، مَنبع، سرچشمہ اور مرکز ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ علیہ السلام کی اللہ تعالےٰ سے بہترین کلمۂ ذکر کیلئے استدعا اور اللہ تعالیٰ کا جواب

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَارَبِّ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَذْکُرُکَ بِہٖ اَوْاَدْعُوْکَ بِہٖ فَقَالَ اللّٰہُ یَامُوْسیٰ، قُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَالَ یَارَبِّ کُلُّ عِبَادِکَ یَقُوْلُ ھٰذَا اِنَّمَا اُرِیْدُ شَیْئًا تَخُصُّنِیْ بِہٖ قَالَ یَامُوْسیٰ لَوْاَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وُضِعْنَ فِیْ کَفَّۃٍ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فِیْ کَفَّۃٍ لَمَالَتْ بِھِنَّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

رواہ البغوی فی شرح السنہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔ کہ اللہ کے بنی موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے حضور عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مجھکو کوئی ایسا کلمہ تعلیم فرما جس کے ساتھ میں تیرا ذکر کروں، تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا، اے موسیٰ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا کرو، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار! یہ کلمہ تو تیرے سارے بندے کہتے ہیں، اللہ تعالےٰ نے فرمایا، اے موسیٰ،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اگر ساتوں آسمان اور میرے سوا وہ سب کائنات جس سے آسمانوں کی آبادی ہے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھی جائیں اور لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ دوسرے پلڑے میں تو تو لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کا وزن ان سب سے بھاری ہو جائے گا۔ (شرح السنۃ للبغوی)

موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کے ساتھ بندگی اور محبت کا جو خاص تعلق تھا اور اس کی بنا پر قُرب خصوصی کی جو قدرتی خواہش تھی، اسی کی وجہ سے انہوں نے اللہ تعالےٰ سے استدعا کی کہ مجھے ذکر کا کوئی خاص کلمہ تعلیم فرمایا جائے۔

اللہ تعالےٰ نے اُن کو لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ بتایا جو افضل الذکر ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میری استدعا کسی خاص کلمہ کیلئے ہے جس سے مجھے ہی نوازا جائے۔

الغرض کلمۂ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کا عموم اس کی قدر وقیمت اور عظمت کے بارے میں ان کے لئے حجاب بن گیا اس لئے ان کو بتایا گیا کہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کی حقیقت زمین و آسمان کی ساری کائنات کے مقابلے میں زیادہ قیمتی اور بھاری ہے یہ اللہ تعالےٰ کی رحمتِ عامہ ہے کہ اس نے اپنے پیغمبروں کے ذریعہ یہ نعمتِ عظمیٰ ہر عامی کو بھی پہنچا دی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذکر اللہ

بہرکیف انبیاء و مرسلین کے لئے بھی کوئی کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ سے زیادہ قیمتی اور بابرکت نہیں ہے ۔ اس بے بہا نعمتِ خداوندی کا شکر یہی ہے کہ اس کلمۂ پاک کو اپنا ورد بنایا جائے اور اس کی کثرت کے ذریعہ اللہ تعالےٰ سے خاص رابطہ قائم کیا جائے

(معارف الحدیث)

لا اِلٰہ الا اللہ لا اِلٰہ الا اللہ

لمحہ لمحہ وردِ زباں ہو لا اِلٰہ الا اللہ
لحظہ لحظہ راحتِ جاں ہو لا اِلٰہ الا اللہ

لا اِلٰہ الا اللہ لا اِلٰہ الا اللہ

قلب کے ہر گوشے میں مہناں ہو لا اِلٰہ الا اللہ
جسم کے ہر ٹکڑے سے عیاں ہو لا اِلٰہ الا اللہ

لا اِلٰہ الا اللہ لا اِلٰہ الا اللہ

اے میرے آقا میں جس دم جامِ شہادت پی جاؤں
خون کے ہر قطرے کی زباں ہو لا اِلٰہ الا اللہ

لا اِلٰہ الا اللہ لا اِلٰہ الا اللہ

لا اِلٰہ الا اللہ پر رُوح و بدن تک مٹ جائیں
رُوح و بدن تک سے بھی گراں ہو لا اِلٰہ الا اللہ

لا اِلٰہ الا اللہ لا اِلٰہ الا اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذکر اللہ

جن و انساں، حور و ملائک ذرّہ ذرّہ جھوم اُٹھے
جس جا اور جس وقت بیاں ہو لا اِلٰہ الا اللہ

لا اِلٰہ الاّ اللہ   لا اِلٰہ الاّ اللہ

سب ذکروں سے ذکرِ مکرّم سب وردوں سے وردِ عظیم
کیوں نہ بھلا پھر وجہِ اماں ہو لا الٰہ الا اللہ

لا اِلٰہ الاّ اللہ   لا اِلٰہ الاّ اللہ

پھر شوقِ تعمیرِ مکاں بھی رحمتِ یزداں کا ہے نشاں
گر وجہِ تعمیرِ مکاں ہو لا اِلٰہ الا اللہ

لا اِلٰہ الاّ اللہ   لا اِلٰہ الاّ اللہ

لا الٰہ الا اللہ ہر شخص کا نعرہ بن جائے
ہر اک کے بس نوکِ زباں ہو لا الٰہ الا اللہ

لا اِلٰہ الا اللہ   لا اِلٰہ الا اللہ

قبر کی ظلمت نفخِ قیامت یومِ حساب معاذ اللہ
راہِ عدم میں نُور افشاں ہو لا اِلٰہ الا اللہ

لا اِلٰہ الا اللہ   لا اِلٰہ الا اللہ

مشرک کے ایک ایک قدم پر شرک کے نقش اُبھرتے ہیں
مومن کے ایماں کا نشاں ہو لا الٰہ الا اللہ

لا اِلٰہ الا اللہ   لا اِلٰہ الا اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دارِ فنا سے جانبِ عقبیٰ جب ہو رواں عاجز یا رب
ساعتِ آخر لب پہ رواں ہو لا إلٰہ الا اللہ
لا إلٰہ الا اللہ لا إلٰہ الا اللہ

دخولِ اسلام اور آخرت میں نجات

اس کے لئے کلمۂ طیبہ پڑھنا اور اس کے معانی و مفہوم سمجھ کر اس پر عمل کرنا شرط ہے، کلمہ طیبہ کا پہلا جزء ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، (نہیں کوئی معبود مگر اللہ) یعنی اللہ تعالےٰ کے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں"

اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفات میں کسی بھی نبی، ولی کو شریک کرنا کلمۂ طیبہ کے اقرار کو انکار میں تبدیل کر دیتا ہے کلمۂ طیبہ کے پہلے جُز کے مطابق اللہ تعالےٰ کو جان لینے اور اُسے معبود مان لینے کے ساتھ ہی اُس کے دُوسرے جُز پر ایمان لانا اور اس کے مفہوم اور تقاضا پر عمل کرنا واجب ہو جاتا ہے"

کلمۂ طیبہ کا دوسرا جُز ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (محمد اللہ کے رسُول ہیں) محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ کا رسُول مان لینے کے بعد اللہ تعالےٰ کی عبادت بھی اُسی طرح، اُسی طریق پر کی جائے۔ جس طرح، جس طریق پر رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، آپؐ کی تعلیم کے خلاف ربّ کائنات کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عبادت بھی باطل ہے۔ اللہ تعالےٰ کے ہاں اُس کی کوئی حیثیت کوئی قیمت نہیں، بلکہ وہ ضلالت ہے، بغاوت ہے۔ شقاوت ہے ہدایت نہیں، سعادت نہیں، کرامت نہیں، اُس کے لئے نہ اللہ تعالےٰ کی رحمت ہے، نہ شفقت ہے اور نہ جنت ہے۔ مخالفِ رسولؐ کے لئے کیا ہے؟ حُزنِ عظیم ہے، دردِ الیم ہے، نارِ جحیم ہے، جیسا کہ ربّ کائنات نے فرمایا "

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٥ (النور ۶۳)	پس ان لوگوں کو ڈر جانا چاہیئے جو آپؐ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ انہیں (دنیا میں) کوئی فتنہ پہنچے یا (قیامت کے دن) دردناک عذاب "

صدقِ دل سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے والا

اگر کسی گناہ کے سبب جہنم میں گرا دیا گیا تو بالآخر اُسے وہاں سے نکال لیا جائے گا

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً ثُمَّ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مَا يَزِنُ ذَرَّةً (رواہ البخاری ومسلم واللفظ لہ)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخ سے وہ سب لوگ نکال لئے جائیں گے جنہوں نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا، اور ان کے دل میں جَو کے دانے کے برابر بھی بھلائی تھی، پھر وہ لوگ بھی نکال لئے جائینگے جنہوں نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا، اور اُن کے دل میں گیہوں کے دانے کے برابر بھی بھلائی تھی، اور اس کے بعد وہ لوگ بھی نکال لئے جائینگے جنہوں نے لَا اِلٰهَ کہا اور اُن کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی تھی

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے کا مقصد و مُدعا دینِ اسلام دل و جان سے قبول کرنا اور اقرار کرنا ہے کہ عبادت کا مستحق صرف پروردگارِ عالم ہی ہے دوسرا کوئی نہیں، حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ کلمۂ اسلام پڑھتے ہوں اور خود کو مسلمان کہلاتے ہوں۔ اور اسلام کو سچا مانتے ہوں، اور اُن کے دل میں ذرّہ برابر خیر (یعنی نورِ ایمان ہو) تو وہ بالآخر نارِ دوزخ سے نکال ہی لئے جائینگے

اس روایت میں تین جگہ خیر کا لفظ آیا ہے جس کا ترجمہ ہم نے بھلائی کیا ہے لیکن حضرت انسؓ کی اسی حدیث کی ایک دوسری روایت میں جس کو امام بخاریؒ نے بھی ذکر کیا ہے بجائے خیر کے ایمان کا لفظ بھی آیا ہے، جو اس بات کا صاف قرینہ ہے کہ یہاں خیر سے مُراد نورِ ایمان ہی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے دو نہایت اہم باتیں جو رسلِ حق کے خاص اجماعی عقائد میں سے ہیں صراحت اور صفائی کے ساتھ معلوم ہو جاتی ہیں ایک یہ کہ بہت سے لوگ کلمۂ اسلام پڑھنے کے باوجود اپنی اپنی بد اعمالیوں کے سبب دوزخ میں بھی ڈالے جائینگے۔ اور اور دوسرے یہ کہ اگر اُن کے دلوں میں خفیف سے خفیف اور ضعیف سے ضعیف حتیٰ کہ (حدیث کی تصریح کے مطابق) ذرّہ برابر بھی ایمان ہوگا تو بالآخر وہ دوزخ سے نکال لیئے جائینگے، یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ درجے کا مومن بھی کافروں مشرکوں کی طرح ہمیشہ دوزخ میں رہے، اگرچہ وہ اعمال کے لحاظ سے کیسا ہی فاسق و فاجر کیوں نہ ہو (معارف الحدیث)

بغیر ارادہ و قصد کے نفس و شیطان غلبہ سے اچانک گناہ ہو جانا اس کا تو بہر حال ہر وقت امکان ہے، اس کا علاج توبہ کرنا اور گناہ سے الگ ہو جانا ہے۔ لیکن مستقل گناہ کرنا اور اس سے توبہ بھی نہ کرنا۔ اور اُس کا اظہار بھی علانیہ بغیر کسی جھجک کرنا۔ اور اسی حال میں مرکر اللہ کے سامنے پیش ہونا۔ فکر، فکر، فکر کی بات ہے، — اگر اللہ تعالے نے کسی گناہ کی پاداش میں چند لمحات کے لئے بھی جہنّم میں گرا دیا گیا اس انسان میں اسے برداشت کرنے کی قوت ہے؟ جیسے حدیث کے مطابق تین ہزار سال فرشتوں نے جلایا ہے اور نہ یہ انسان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اتنا کمزور کہ جلتا ہوا سگریٹ اگر اس کے بدن پر لگا دیا جائے تو شدتِ الم سے تڑپ اُٹھے، اسی لیئے اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ جو میری نافرمانی سے باز نہیں آتے،

فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ (البقرہ ۱۷۵)

جہنم کی آگ پر انہیں کس چیز نے صبر دلا دیا، یعنی کس طرح برداشت کرینگے"

اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے

عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ فِيْمَا يَرَى النَّاسُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، وَاِنَّهٗ لَيَعْمَلُ فِيْمَا يَرَى النَّاسُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ، (شرح السنہ ۱/ ۴۹ او مسلم فی الایمان)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ ایسے اعمال کرتا ہے کہ لوگ دیکھ کر خیال کرتے ہیں کہ یہ اہلِ جنت میں سے ہے اور حالانکہ وہ اہل جہنم میں سے ہوتا ہے، اور ایک شخص ایسا ہے کہ وہ لوگوں کی نظروں میں اہل جہنم کے عمل کرتا ہے اور حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے ،

مرنے والے کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی تلقین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ، لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (مسلم ۱/۳۰۰ - ترمذی ص ۱۶۰ ابوداؤد ۲/۸۸)
اپنے مرنے والوں کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی تلقین کرو ۔

جس کی آخری بات لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہو گی وہ جنّت میں جائے گا

مَنْ کَانَ آخِرُ کَلَامِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ جس کا آخری کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہو گا وہ جنّت میں داخل ہو گا ۔
مرنے کے وقت کوئی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ لے تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اُسے جنّت کی خوشخبری مل جاتی ہے ۔ اللہ تعالےٰ کس قدر رحیم و کریم ہے ،

کلمۂ طیبہ ایمان کی بنیاد ہے

ایمان کے بغیر کسی کی سفارش کام نہیں آتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کی وفات ،

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ سعید بن مسیب اپنے باپ سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذکر اللہ

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا
حَضَرَتْ اَبَا طَالِبِ الْوَفَاةُ
جَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَوَجَدَ عِنْدَهُ اَبَا جَهْلٍ
وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ
اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَمِّ
قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،
كَلِمَةً اَشْهَدُ لَكَ بِهَا
عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ
وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ
اُمَيَّةَ يَا اَبَا طَالِبِ
اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ؟ فَلَمْ
يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيْدُ لَهُ

روایت کرتے ہیں جب ابوطالب
فوت ہونے لگے، تو اُن کے
پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف لائے تو آپ نے
اُن کے پاس ابوجہل اور
عبداللہ بن ابی اُمیہ بن المغیرہ
کو دیکھا، تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا!
پڑھو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کلمہ"
ایک بار میں اس کے ساتھ آپ
کے لئے اللہ کے پاس گواہی
دونگا (یہ سن کر) ابوجہل اور
عبداللہ بن امیہ کہنے لگے
اے ابوطالب! کیا آپ (اس
موقع پر) عبدالمطلب کے
دین سے پھر جاؤ گے؟
(ادھر) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یہ کلمہ بار بار (ابو
طالب پر) دہراتے رہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تِلْكَ الْمَقَالَةَ حَتّٰى
قَالَ اَبُوْطَالِبٍ اٰخِرَ مَا
كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلٰى مِلَّةِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَاَبٰى
اَنْ يَّقُوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَا وَاللّٰهِ
لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَالَمْ
أُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
عَزَّوَجَلَّ (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ
يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ
وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى
مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ
اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ)
وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى
فِيْ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

یہاں تک کہ ابوطالب نے آخری
بار اُن سے کہا کہ وہ عبدالمطلب
کے دین پر قائم ہے اور لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہ پڑھنے سے انکار کردیا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا خدا کی قسم میں آپ کے
لئے بخشش کی دعا کرتا رہوں گا
جب تک کہ مجھے اس سے روک
نہیں دیا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت نازل فرمائی، (ترجمہ
نہ یہ نبی کے لئے جائز اور نہ
اہلِ ایمان کے لئے کہ وہ مشرکین
کے لئے بخشش کی دعا کریں اور
اگرچہ اُن کے رشتہ دار کیوں
نہ ہوں، اس کے بعد (کہ ان
کے اعمال سے) اُن پر ظاہر ہو
جائے وہ اہلِ جہنم میں سے ہیں
اور اللہ تعالیٰ نے ابوطالب کے
حق میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ	علیہ وسلم کو (ترجمہ آپ جس کو
لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ	چاہیں ہدایت نہیں دیں سکتے
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ	لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے
مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ اَعْلَمُ	ہدایت دیتا ہے اور وہ زیادہ
بِالْمُهْتَدِيْنَ ٥	جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو،

(مختصر صحیح مسلم حدیث نمبر ۳، بخاری کتاب الجنائز)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حقیقی چچا ابو طالب سے اُن کی وفات کے وقت کلمۂ طیبہ کی تلقین فرما رہے ہیں اور ساتھ یہ بھی وعدہ فرما رہے ہیں کہ اگر آپ اب بھی کلمۂ طیبہ پڑھ لیں اللہ کی توحید اور میری رسالت کا اقرار کریں تو میں آپ کی بخشش کے لئے اللہ تعالےٰ سے استغفار کرونگا لیکن انہوں نے ایسے موقع پر بھی کلمۂ طیبہ نہ پڑھا اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ نہ یہ نبیؐ کے لئے جائز ہے اور نہ اہلِ ایمان کے لئے کہ وہ مشرکین کے لئے بخشش کی دُعا کریں اگرچہ وہ اُن کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ (اُن کی موت کفر و شرک پر ہو رہی ہے) وہ ایمان نہیں لائے، لہٰذا وہ اہلِ جہنم میں سے ہیں — ابو طالب آپؐ سے بہت محبت کرتے تھے مگر آپ ایمان نہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لائے اور اطاعت نہ کی۔ لہٰذا محبت کچھ کام نہ آئی"

عبرت - عبرت - عبرت

دخولِ جنّت کی ضمانت

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ (مسلم)

حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اسی حال میں فوت ہوا کہ وہ یقین کے ساتھ جانتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو وہ جنّت میں داخل ہوگا"

جنّت کی کُنجی

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَفَاتِیْحُ الْجَنَّۃِ شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (رواہ احمد)

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی شہادت دینا جنّت کی چابی ہے"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایمان کی تجدید کرو لا الٰہ الا اللہ پڑھ کر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَدِّدُوْا اِیْمَانَکُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ نُجَدِّدُ اِیْمَانَنَا قَالَ اَکْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (مجمع الزوائد و مسند احمد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ایمان کی تجدید کرو، صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ایمان کی تجدید کس طرح کریں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کثرت سے پڑھتے رہا کرو"

حدیث میں آتا ہے کہ جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نشان پڑ جاتا ہے، اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو وہ نشان مٹ جاتا ہے۔ پھر جب وہ دوسرا گناہ کرتا ہے تو ایک دوسرا دھبہ اس کے دل پر پڑ جاتا ہے اسی طرح سے توبہ نہ کرنے سے اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے، جیسا کہ فرمایا حق تعالیٰ نے كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۞ المطففین ۱۴

ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر انکے اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے"

ہو جاتا ہے پھر اس کا گناہوں سے سیہ دل
جو شخص گناہوں سے گریزاں نہیں ہوتا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جہنّم سے نجات کا وعدہ

کلمۂ طیبّہ (نشانِ توحید و رسالت)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں

صدقِ دل سے کلمۂ طیبہ پڑھنے والے کے لئے جہنّم سے نجات اور دخولِ جنّت کا وعدہ ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے"

عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ شَہِدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ (مسلم)

ترجمہ! عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسُول ہیں، اللہ نے اُس پہ دوزخ کی آگ حرام کردی ہے"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اخلاص کے ساتھ کلمۂ طیبہ پڑھنے کا اجر

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قِيْلَ وَمَا اِخْلَاصُهَا قَالَ اَنْ تَحْجِزَهٗ عَنْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ (رواه الطبرانی)

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ جو شخص اخلاص کے ساتھ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے وہ جنت میں جائے گا، کسی نے پوچھا کہ کلمہ کے اخلاص کی کیا علامت ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ حرام کاموں سے اُس کو روک دے، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا قائل ہوتے ہوئے جو شخص حرام کاموں کے نزدیک نہ جائے گا اُس کے لئے جنت کا وعدۂ الٰہی ہے

کلمۂ شہادت

توحید و رسالت کے اقرار کا اہتمام اور اُس پر انعام

ہر وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنے کا حکم ہے، اور پھر ہر نماز میں ہر دو رکعت کے بعد، پانچ فرض نمازیں۔ ان کے آگے پیچھے سُنّت اور نوافل۔ نماز تہجد وغیرہ میں کتنی مرتبہ پڑھا جاتا ہے؟ اندازہ لگائیے۔ شب و روز میں بار بار کلمۂ شہادت دہرایا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے، یہ اپنے مفہوم و معانی کے لحاظ سے اسقدر اہم ہے کہ اس کے بغیر نماز، نماز ہی نہیں، سورۂ فاتحہ کی طرح یہ بھی نماز کا اہم رُکن ہے۔ اگرچہ یہ کلمہ ہے مختصر، مگر پورا اسلام اس کے اندر سمٹ آیا ہے۔ یعنی یہ کلمہ اسلام کا خلاصہ اور مبدا و منتہیٰ ہے اس کے اقرار اور عملاً اس کے اظہار کے بغیر دعویٔ اسلام کی کوئی اہمیت نہیں"

یہی وجہ ہے کہ چوبیس گھنٹہ میں بار بار اسے دھرا کر یاد دلایا جا رہا ہے، کہ عبادت کے لائق اللہ تعالٰی کے سوا کوئی نہیں" اور محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے سچّے رسُول ہیں۔ دنیا و آخرت میں فلاح و فوز کے لئے آپؐ کی اطاعت ضروری ہے اس کے بغیر نہ ایمان ہے نہ اسلام، نہ نارِ جہنّم سے حفاظت، نہ دخولِ جنّت کی ضمانت۔ بلکہ دونوں جہانوں میں ذلّت ہی ذلت، اور نکبت ہی نکبت ہے

اللہ کا جو تابع فرماں نہیں ہوتا
اللہ کے نزدیک ہی مسلماں نہیں ہوتا
پیغمبرؐ برحق کی احادیث کا منکر
واللہ کبھی صاحبِ ایماں نہیں ہوتا

اللہ کے ذکر کے بغیر وضو مکمل نہیں

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ ،

(ترمذی و ابن ماجہ)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کا نام لئے بغیر وضو کیا اس کا وضو ہی نہیں " (ترمذی و ابن ماجہ)

بغیر اللہ کا نام لئے (بسم اللہ پڑھے) وضو کا مقام

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَکَرَ اسْمَ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ یُطَھِّرُ جَسَدَہٗ کُلَّہٗ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ لَمْ یُطَھِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ

(سنن دارقطنی)

حضرت ابوہریرہ وابن مسعود وابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جو شخص وضو کرے اور اس میں اللہ کا نام لے تو یہ وضو اس کے سارے جسم کو پاک کر دیتا ہے۔ اور جو کوئی وضو کرے اور اس میں اللہ کا نام نہ لے، تو وہ وضو اس کے صرف اعضائے وضو ہی کو پاک کرتا ہے (سنن دارقطنی)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو وضو اللہ کا نام لے کر یعنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ پڑھ کر کیا جائے تو اس کے اثر سے سارا جسم مطہر ہو جاتا ہے اور جو وضو اللہ کا نام لئے بغیر کیا جائے تو وہ صرف اعضائے وضو ہی کو پاک کرتا ہے اور ناقص ہے مکمل نہیں "

وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنے کا اجر

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ

اخرجہ مسلم والترمذی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے جو کوئی وضو کرتا ہے، مکمل وضو پھر وہ پڑھتا ہے (ترجمہ) نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے رسول، تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ جس میں سے چاہے داخل ہو جائے ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ کلمۂ شہادت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَزَادَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ

کے بعد یہ بھی پڑھے (ترجمہ) اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور مجھے پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا۔

کلمۂ توحید کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِیَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَیِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّیْطٰنِ یَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ ۔ رواہُ البخاری ومسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سو دفعہ کہا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُس کا شریک ساجھی نہیں، فرمانروائی اُسی کی ہے اور اُسی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے لئے ہر قسم کی ستائش ہے، اور ہر چیز پر اُس کی قدرت ہے) تو اُسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ اور اُس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائینگی، اور اُس کی سو برائیاں مٹا دی جائینگی اور یہ عمل اُس کے لئے اُس دن شام تک شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوگا۔ اور کسی آدمی کا عمل اس کے عمل سے افضل نہ ہوگا سوائے اس آدمی کے جس نے اس سے بھی زیادہ عمل کیا ہو (بخاری ومسلم)

یہ کلمۂ توحید جس میں کلمۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر کچھ اور اضافہ ہے جس سے اس کے منفی ومثبت مضمون کی مزید تشریح اور وضاحت ہے اتنا ہی عظیم القدر اور بابرکت ہے جتنا کہ اس حدیث شریف میں بیان ہوا ہے۔

مغرب اور صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ کلمۂ توحید پڑھنے کا اجر

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھِنَّ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَکُنَّ لَہٗ عِدْلَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَنَاقَۃِ اَرْبَعِ رِقَابٍ وَکُنَّ لَہٗ حَرَسًا حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَالَھُنَّ اِذَا صَلَّی الْمَغْرِبَ دُبُرَ صَلَاتِہٖ فَمِثْلُ ذَالِکَ حَتّٰی یُصْبِحَ - رواہ احمد والنسائی وابن حبان

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ وَکُنَّ لَہٗ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ

(الترغیب ۱/۳۰۵)

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ترجمہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) دس مرتبہ کہا اللہ تعالےٰ اس کے لئے دس درجے لکھ دیتا ہے اور اس کے لئے چار گردنیں آزاد کرنے کا ثواب ہے اور یہ کلمات اس کے لئے حفاظت کا سبب بن جاتے ہیں (یعنی فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں) یہاں تک کہ شام ہو جاتی ہے، اور جس نے ان کلمات کو مغرب کی نماز کے بعد کہا (یعنی دس مرتبہ) تو اس کے لئے بھی وہی اجر ہے)

مسند احمد میں بروایت عبدالرحمٰن بن غنمؓ مذکور ہے کہ آپؐ نے فرمایا یہ کلمات مغرب اور فجر کی نماز کے بعد دس مرتبہ اس حال میں پڑھیں کہ نمازی کا منہ بھی قبلہ کی طرف ہو اور دونوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پاؤں بھی آخری رکعت میں جس حال میں ہوتے ہیں اسی حال میں ہوں (الترغیب والترہیب ۱/۳۰۷)

بازار میں کلمۂ توحید پڑھنے کا اجر

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَۃٍ وَمَحَا عَنْہُ اَلْفَ اَلْفِ سَیِّئَۃٍ وَرَفَعَ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَۃٍ (المستدرک)

بعض روایات میں اس کے بعد یہ لفظ زیادہ ہے وَبَنٰی لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہوا تو اُس نے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا اس کا کوئی شریک نہیں اُسی کے لئے بادشاہت ہے اور اُسی کیلئے حمد ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ بھلائی اسی کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"
اللہ تعالیٰ اُس کے لیے دس لاکھ، نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اُس کی "دس لاکھ" بُرائیاں مٹا دیتا ہے اور اُس کے "دس لاکھ" درجات بُلند کر دیتا ہے۔ اور اُس کے لیے جنّت میں گھر بنا دیتا ہے"
بازار عموماً آخرت سے غفلت اور دینوی لہو ولعب اور معصیتِ الٰہی اور شیاطین کا مرکز ہوتا ہے، لہٰذا ایسے مقامات اور حالات میں اللہ کی یاد اللہ کا ذکر کرنا اس سے حفاظت کا قلعہ ہوتا ہے۔ لہٰذا بازار میں کلمۂ توحید پڑھنا بازار کے شر کا دفاع ہے"

بازار میں داخل ہونے کی دُعا

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً أَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً (مستدرک)

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بازار میں داخل ہوتے۔ تو آپؐ فرماتے (مَیں بازار میں داخل ہو رہا ہوں) اللہ کے نام کے ساتھ، اور فرماتے اے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ میں تجھ سے اس بازار کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور جو کچھ اس میں ہے اُس کی بھلائی بھی، اور میں تجھ سے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے بھی،

اے اللہ میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اس میں جھوٹی قسم کھانے پر مجبور کیا جاؤں یا خرید و فروخت میں نقصان اُٹھاؤں بازار میں عیش و عشرت کی چیزیں دیکھ کر دنیا کے فانی ہونے اور قبر و قیامت کے منظر کو انسان بھول جاتا ہے۔ اور ضرورت سے زائد سامانِ تعیّش خرید کر لوگوں میں بڑا بننے کی کوشش کرتا ہے"

حالانکہ یہ لوگ اس کے قبر کے کنارے تک ساتھی ہیں، اسے قبر کے گڑھے میں اوپر منوں مٹی ڈالکر اپنے گھروں کو لوٹ جائینگے اُس کے گھر کا سامان اس کے رشتہ دار آپس میں تقسیم کر لینگے۔ اُس کا حساب اُس سے لیا جائے گا، اُف! جمع کوئی کرتا ہے اور لے جاتا ہے کوئی، فائدہ کوئی اُٹھاتا ہے اور حساب کوئی دیتا ہے اس قدر اندھیر! اسدرجہ ظلم؟ عبرت۔ عبرت۔ عبرت،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جنّت کے جواہرات میں سے ایک جوہر

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہ کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَلِمَۃٍ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ؟ فَقُلْتُ بَلٰی فَقَالَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں تمہیں وہ کلمہ بتاؤں جو جنّت کے خزانوں میں سے ہے؟ مَیں نے عرض کیا۔ کہ ہاں حضورؐ! ضرور بتائیں، آپؐ نے فرمایا وہ ہے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہ

(بخاری ومسلم)

اس کلمہ کے "خزائنِ جنّت" میں سے ہونے کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جو شخص یہ کلمہ اخلاص کے ساتھ پڑھے گا اُس کے لئے اِس کلمہ کے بے بہا اجر و ثواب کا خزانہ اور ذخیرہ جنّت میں محفوظ کیا جائے گا جس سے وہ آخرت میں ویسا ہی فائدہ اُٹھا سکے گا جیسا کہ ضرورت کے موقعوں پر محفوظ خزانوں سے اُٹھایا جاتا ہے، اور یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ حضورؐ کا منشا اُس لفظ سے صرف اس کلمہ کی عظمت اور قدر و قیمت بتانا ہے۔ یعنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ کہ جنّت کے خزانوں کے جواہرات میں سے یہ ایک جوہر ہے۔ کسی چیز کو بہت قیمتی بتانے کے لئے یہ بہترین تعبیر ہو سکتی ہے۔ اس کلمہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی کام کے لئے سعی و حرکت اور اس کے کرنے کی قوت و طاقت بس اللہ ہی سے مِل سکتی ہے کوئی بندہ خود کچھ نہیں کر سکتا۔ دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ سیئات سے اجتناب اور حسنات سے فیضیاب ہونا اللہ تعالےٰ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں

عرشِ الٰہی سے اُترا ہوا کلمہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی کَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ کَنْزِ الْجَنَّةِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَسْلَمَ عَبْدِیْ وَاسْتَسْلَمَ

(رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ مَیں تمکو وہ کلمہ بتاؤں جو عرش کے نیچے سے اُترا ہے اور خزانۂ جنّت میں سے ہے۔ وہ ہے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، (جب بندہ دل کی توجہ سے یہ کلمہ پڑھتا ہے تو) اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ بندہ (اپنی انانیت سے دستبردار) میرا تابعدار اور بالکل فرمانبردار ہو گیا،

(دعوات الکبیر للبیہقی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں اس کلمہ کو مِنْ کَنْزِ الْجَنَّۃ، کے علاوہ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ بھی فرمایا گیا ہے یہ ہی دراصل اس کلمہ کی عظمت کے اظہار کا بیان ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مجھ پر اس کا نزول عرشِ الٰہی سے ہوا ہے۔ عرشِ الٰہی سے اترا ہوا فرشِ زمین پر یہ کلمہ کتنا بلند شان ہے مومن کا ایمان ہے کہ یہ منزل من الرحمٰن ہے اس لئے مسلمان کی جان ہے۔ ہر قلب و منظر کے لئے اس کا پڑھنا باعثِ اطمینان ہے، وہ بڑا بدنصیب انسان ہے جو ایسے کلمۂ ذی شان سے انجان ہے، بایں حال کہ وہ سخت پریشان ہے اللہ تعالےٰ ہمیں اس کلمہ کی قدر اور اس کے معانی میں فکر اور اس کا ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین،

جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ کَنْزِ الْجَنَّۃِ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ زیادہ پڑھا کرو، کیوں کہ یہ جنّت کے خزانوں میں سے ہے۔ (جامع الترمذی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جس طرح شرک جلی و خفی اور قلب و نفس کی دوسری کدورتیں اور شرارتیں مٹانے اور نورِ ایمان بڑھانے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکانے اور نعیمِ جنت پانے میں کلمۂ لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ مؤثر ترین تدبیر ہے،

اسی طرح ہر قسم کی معصیات و منکرات و سیّئات سے حفاظت اور ربِّ کائنات کی عبادات اور اُس کے فرمودات اور حسنات کو بجالانے میں یہ کلمہ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ نہایت درجہ پُر تاثیر ہے، آفات و خطرات میں دستگیر ہے، یہ کلمہ نفسِ امّارہ کے غلبہ کے وقت برہنہ شمشیر اور شیطان کے حملہ کے وقت بے خطا تیر ہے، غلط نہیں اگر کہا جائے کہ بے اطمینان اور پریشانی سے نجات کے لئے ایک مومن ایک مسلمان کی یہ ایک جاگیر ہے — سکینت و بشاشت کی دلکش و دلنشیں تصویر ہے۔ لہٰذا اسے حرزِ جان بنا لینا چاہیئے خطرات، گھبراہٹ میں دلجمی و اطمینان اور اللہ تعالیٰ سے اسی کے بنائے کلمہ کے ورد کے ساتھ اسی کاشفُ الغم و فارج الہمّ سے مدد مانگنی چاہیئے، اور پورے وثوق و اعتقاد اور کامل امید و اعتماد کے ساتھ اس کلمۂ پاک کو پڑھنا اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرنی چاہیئے، ہر قسم کی تکلیف سے نجات اسی کے ہاتھ میں ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسم اعظم ــــ اسم اعظم کے بارے میں کثیر روایات احادیث میں آئی ہیں کہ جو دعا اس کے ساتھ مانگی جائے وہ مقبول ہوتی ہیں، آنحضورؐ کا مندرجۂ ذیل ارشاد متعدد احادیث میں وارد ہے "

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ؛

حضرت اسماءؓ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ اللہ تعالےٰ کا سب سے بڑا نام (جو اسم اعظم کے نام سے مشہور ہے) ان دو آیتوں میں ہے ؛

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ وَالٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

(ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، ترمذی وابن ماجہ)

عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَّقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ، فَقَالَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دَعَا اللّٰہَ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی کو اس طرح دُعا کرتے ہوئے سُنا، اے اللہ مَیں اپنی حاجت تجھ سے مانگتا ہوں، بوسیلہ اس کے کہ بس تُو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، ایک اور یکتا ہے، بالکل بے نیاز ہے، اور سب تیرے محتاج ہَیں نہ کوئی تیری اولاد نہ تُو کسی کی اولاد اور نہ تیرا کوئی ہمسر ہے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب یہ دُعا کرتے سُنا اس بندے کو تو) فرمایا کہ اس بندے نے اللہ سے اس اسم اعظم کے وسیلہ سے دُعا کی ہے کہ جب اس کے وسیلہ سے دُعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے، (ترمذی وابوداؤد)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ یُّصَلِّیْ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْئَلُکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا اللّٰہَ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی (الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ) حضرت انسؓ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے روایت ہے کہ میں ایک روز مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، اور ایک بندہ وہاں نماز پڑھ رہا تھا، اُس نے اپنی دُعا میں عرض کیا، اے اللہ میں تجھ سے اپنی حاجت مانگتا ہوں بوسیلہ اس کے کہ ساری حمد وثنا کا مستحق تو ہی ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو نہایت مہربان، بڑا محسن ہے زمین وآسمان کا پیدا فرمانے والا ہے۔ میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں۔ اے ذوالجلال والاکرام اے حیّ و قیّوم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اس بندے نے اُس اسم اعظم کے وسیلہ سے دُعا کی ہے کہ اس کے وسیلہ سے جب اللہ تعالےٰ سے دُعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے کچھ مانگا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے"

اسمائے حُسنیٰ اللہ تعالےٰ کے پاک نام

اللہ تعالےٰ کا حقیقی نام یعنی اسم ذات صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے " اللہ " باقی اُس کے صفاتی نام ہیں "

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مَائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

www.KitaboSunnat.com
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانویں (۹۹) یعنی ایک کم سو نام ہیں جس نے ان کو محفوظ کیا اور نگہداشت کی وہ جنت میں جائے گا"۔

اُن ناموں کی تفصیل یہ ہے، اَلرَّحْمٰنُ [1] (نہایت رحم کرنے والا) اَلرَّحِیْمُ [2] (بڑی رحمت والا) اَلْمَلِکُ [3] (حقیقی فرمانروا) اَلْقُدُّوْسُ [4] (نہایت پاک) اَلسَّلَامُ [5] (جس کی ذاتی صفت سلامتی ہے) اَلْمُؤْمِنُ [6] (امن وامان عطا فرمانے والا) اَلْمُهَيْمِنُ [7] (نگہبانی کرنے والا) اَلْعَزِیْزُ [8] (جو سب پر غالب ہے) اَلْجَبَّارُ [9] (ساری مخلوق پر قابض) اَلْمُتَکَبِّرُ [10] (کبریائی و بڑائی کا حقدار) اَلْخَالِقُ [11] (پیدا کرنے والا) اَلْبَارِئُ [12] (ٹھیک بنانے والا) اَلْمُصَوِّرُ [13] (صورت بنانے والا) اَلْغَفَّارُ [14] (گناہوں کا بہت زیادہ بخشنے والا) اَلْقَهَّارُ [15] (سب پر پوری طرح قابو یافتہ) اَلْوَهَّابُ [16] (خوب عطا فرمانے والا) اَلرَّزَّاقُ [17] (سب کو روزی دینے والا) اَلْفَتَّاحُ [18] (سب کے لئے رزق و رحمت کے دروازے کھولنے والا) اَلْعَلِیْمُ [19] (سب کچھ جاننے والا) اَلْقَابِضُ [20] (تنگی کرنے والا) اَلْبَاسِطُ [21] (فراخی کرنے والا) — یعنی اپنی حکمت و مصلحت کے تحت کبھی کسی کے حالات میں تنگی اور کبھی کسی کے لئے فراخی کر دیتا ہے۔ اَلْخَافِضُ [22] (پست کرنے والا) اَلرَّافِعُ [23] (بلند کرنے والا) اَلْمُعِزُّ [24] (عزت دینے والا) اَلْمُذِلُّ [25] (ذلت دینے والا) اَلسَّمِیْعُ [26] (سب کچھ سننے والا)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَلْبَصِیْرُ[27] (سب کچھ دیکھنے والا) اَلْحَکَمُ[28] (حاکمِ حقیقی) اَلْعَدْلُ[29] (سراپا عدل وانصاف) اَللَّطِیْفُ[30] (لطف وکرم کرنے والا) اَلْخَبِیْرُ[31] (ہر بات سے باخبر) اَلْحَلِیْمُ[32] (نہایت بُردبار) اَلْعَظِیْمُ[33] (بڑی عظمت والا) اَلْغَفُوْرُ[34] (بہت بخشنے والا) اَلشَّکُوْرُ[35] (اچھے عمل کی قدر کرنے والا) اَلْعَلِیُّ[36] (سب سے بالا) اَلْکَبِیْرُ[37] (سب سے بڑا) اَلْحَفِیْظُ[38] (سب کا نگہبان) اَلْمُقِیْتُ[39] (سامانِ زندگی عطا کرنے والا) اَلْحَسِیْبُ[40] (سب کے لئے کفایت کرنے والا) اَلْجَلِیْلُ[41] (عظیم القدر) اَلْکَرِیْمُ[42] (صاحبِ کرم) اَلرَّقِیْبُ[43] (محافظ) اَلْمُجِیْبُ[44] (قبول فرمانے والا) اَلْوَاسِعُ[45] (وسعت رکھنے والا) اَلْحَکِیْمُ[46] (سب کام حکمت سے کرنے والا) اَلْوَدُوْدُ[47] (اپنے بندوں کو چاہنے والا) اَلْمَجِیْدُ[48] (بزرگی والا) اَلْبَاعِثُ[49] (اُٹھانے والا موت کے بعد مُردوں کے جِلانے والا) اَلشَّہِیْدُ[50] (حاضر جو سب کچھ دیکھتا اور جانتا ہے) اَلْحَقُّ[51] (جس کی ذات اور جس کا وجود اصلاً حق ہے) اَلْوَکِیْلُ[52] (کارسازِ حقیقی) اَلْقَوِیُّ[53] (صاحبِ قوّت) اَلْمَتِیْنُ[54] (بہت مضبوط) اَلْوَلِیُّ[55] (سرپرست ومددگار) اَلْحَمِیْدُ[56] (مستحقِ حمد وستائش) اَلْمُحْصِیْ[57] (سب مخلوقات کی پوری معلومات رکھنے والا) اَلْمُبْدِئُ[58] (پہلا وجود بخشنے والا) اَلْمُعِیْدُ[59] (دوبارہ زندگی دینے والا) اَلْمُحْیِیْ[60] (زندگی بخشنے والا) اَلْمُمِیْتُ[61] (موت دینے والا) اَلْحَیُّ[62] (ہمیشہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زندہ رہنے والا) اَلْقَیُّوْمُ[۶۳] (خود قائم رہنے والا) اَلْوَاجِدُ[۶۴] (سب کچھ اپنے پاس رکھنے والا) اَلْمَاجِدُ[۶۵] (بزرگی اور عظمت والا) اَلْوَاحِدُ[۶۶] (ایک اپنی ذات میں) اَلْاَحَدُ[۶۷] (یکتا اپنی صفات میں) اَلصَّمَدُ[۶۸] (سب سے بے نیاز) اَلْقَادِرُ[۶۹] (قدرت والا) اَلْمُقْتَدِرُ[۷۰] (سب پر کامل اختیار رکھنے والا) اَلْمُقَدِّمُ[۷۱] (جسے چاہے آگے کر دینے والا) اَلْمُؤَخِّرُ[۷۲] (جسے چاہے پیچھے کر دینے والا) اَلْاَوَّلُ[۷۳] (سب سے پہلے) اَلْآخِرُ[۷۴] (سب سے پیچھے) اَلظَّاهِرُ[۷۵] (بالکل آشکار) اَلْبَاطِنُ[۷۶] (بالکل مخفی) اَلْوَالِیْ[۷۷] (مالک و کارساز) اَلْمُتَعَالِیْ[۷۸] (بہت بلند و بالا) اَلْبَرُّ[۷۹] (بڑا محسن) اَلتَّوَّابُ[۸۰] (توبہ قبول کرنے والا) اَلْمُنْتَقِمُ[۸۱] (مجرمین کو سزا دینے والا) اَلْعَفُوُّ[۸۲] (بہت معافی دینے والا) اَلرَّءُوْفُ[۸۳] (بہت مہربان) مَالِكُ الْمُلْكِ[۸۴] (سارے جہان کا مالک) ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ[۸۵] (صاحب جلال اور بہت کرم کرنے والا) اَلْمُقْسِطُ[۸۶] (حقدار کا حق ادا کرنے والا) اَلْجَامِعُ[۸۷] (ساری مخلوق کو قیامت کے دن یکجا جمع کرنے والا) اَلْغَنِیُّ[۸۸] (خود بے نیاز) اَلْمُغْنِیْ[۸۹] (جس کو کسی سے کوئی حاجت نہیں) اَلْمَانِعُ[۹۰] (روک دینے والا ہر اُس چیز کو جس کو روکنا چاہے) اَلضَّارُّ[۹۱] (اپنی حکمت کے تحت ضرر پہنچانے والا) اَلْهَادِیْ[۹۲] (ہدایت دینے والا)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَلنَّافِعُ ۹۳ (اپنی حکمت کے تحت نفع پہنچانے والا) اَلنُّوْرُ ۹۴ (سراپا نُور) اَلْبَدِیْعُ ۹۵ (بغیر مثالِ سابق کے مخلوق کا پیدا فرمانے والا) اَلْبَاقِی ۹۶ (ہمیشہ رہنے والا جس کے لئے فنا نہیں) اَلْوَارِثُ ۹۷ (سب کے فنا ہو جانے کے بعد باقی رہنے والا) اَلرَّشِیْدُ ۹۸ (صاحبِ رُشد و حکمت جس کا ہر فعل اور فیصلہ درست ہے) اَلصَّبُوْرُ ۹۹ (بڑا صابر کہ بندوں کی بڑی سے بڑی نافرمانیاں دیکھتا ہے اور فوراً اُن پر عذاب نہیں بھیجتا۔

(جامع ترمذی، دعوات کبیر للبیہقی)

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ننانوے (۹۹) اسماءِ الٰہیہ کے احصاء پہ (محفوظ کرنے پر) جو بشارت سنائی ہے اس کے وہ بندے یقیناً مستحق ہیں جو اخلاص اور عظمت کے ساتھ ان اسماءِ حُسنیٰ کو محفوظ کریں اور ان کے ذریعہ اپنے محسن آقا، اپنے کریم خالق، اپنے رحیم رازق کو یاد کریں،

جو صفاتِ کمال حق تعالےٰ کے لئے ثابت کی جانی چاہئیں اور جن چیزوں کی اُس کی ذات پاک سے نفی کی جانی چاہیئے ان ننانوے (۹۹) اسماءِ حُسنیٰ میں وہ سب کچھ آجاتا ہے۔ اس بنا پر یہ اسماءِ حُسنیٰ اللہ تعالےٰ کی معرفت کا مکمل اور صالح نصاب ہیں اور اسی وجہ سے ان کے مجموعہ میں غیر معمولی برکت ہے ــــ اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عالم قدس میں ان کو خاص قبولیت حاصل ہے،
(معارف الحدیث بحوالہ شاہ ولی اللہؒ)

آنکھیں جو دیکھتی ہیں حسنِ نظام تیرا
بے ساختہ زبان پر آتا ہے نام تیرا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تسبیح وتحمید

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رعد اور فرشتے اللہ کے خوف سے اُس کی تسبیح کرتے ہیں

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ (الرعد ۱۳)

اور رعد اُس کی پاکی بیان کرتا ہے اس کی حمد کے ساتھ اور دوسرے فرشتے بھی اس کے رُعب و جلال سے یہی کرتے ہیں"

رعد کے لفظی معنیٰ بادل کی گرج کے ہیں، صوت السحاب (راغب) اصطلاحِ شریعت میں اس سے مُراد وہ فرشتہ ہے جو ناظمِ ابر و سحابیات ہے۔ الرعد هو الملك موكل بالسحاب (کبیر)

گرج یا بادل کا کوئی مستقل اور کوئی متصرّف بالذات دیوتا نہیں جیسا کہ مشرق و مغرب کی جاہل قومیں ہزارہا سال تک سمجھتی رہیں بلکہ یہ کام تو ایک مطیع و محکوم ایک حمد و تسبیح کرتے رہنے والے فرشتہ کے سپرد ہے۔ مِنْ خِيْفَتِهٖ حق تعالےٰ کا رُعب و جلال بڑی سے بڑی مقتدر و معصوم مخلوق پر بھی غالب اور مسلّط ہے پھر فرمایا وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ اور وہ اللہ بجلیاں بھیجتا ہے پھر گرا دیتا ہے اُسے جس پر چاہتا ہے۔ یہ قضائے ارضی کی طرف بجلیاں بھیجتے رہنا اور پھر اسے حسبِ مصلحت و مشیتِ تکوینی جس پر اور جہاں چاہنا گراتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رہنا یہ سب کام اُسی قادرِ مطلق حکیم کُل کا ہے کسی اور کا نہیں۔
بعض دفعہ انسان مکان کے اندر بیٹھا ہوتا ہے بجلی چمک اور کڑک کے ساتھ روشندان سے اُس پر آکر گرتی ہے اور وہ وہیں ڈھیر ہو جاتا ہے اس قسم کے خطرناک مواقع پر یہ دُعا پڑھنی چاہیے اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ (اے اللہ تو ہمیں اپنے غضب کے ساتھ قتل نہ کرنا اور نہ اپنے عذاب کے ساتھ ہلاک کرنا (اس سے قبل ہمیں عافیت عطا فرما (ہمیں معاف کر دے)
پروردگار کی مستقل نافرمانی سے بچنا چاہیے خواہ وہ معمولی ہو، گناہ سے توبہ نہ کرنا عذاب الٰہی کو دعوت دینا ہے۔ دنیا میں اگر محفوظ رہا۔ موت تو پھر بھی آکر رہیگی، قیامت بھی آئیگی یوم حساب ربِ کائنات کے حضور پیشی بھی لازمی ہے ایک بدکردار اور سیاہ کار ظالم انسان بھاگ کر کہاں جائے گا؟ ہے کوئی جائے پناہ؟

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اور اُن کے سائے اللہ کے آگے جھکے ہوئے ہیں

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اور اللہ ہی کے آگے جھکے رہتے ہیں (سب) جتنے آسمانوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ الرعد ۱۵

میں ہیں اور جس قدر زمین میں ہیں کوئی ارادۃً اور کوئی جبرًا اور اُن کے سائے بھی صبح و شام کے وقت"

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ اس ترکیب کے اقتضا سے معنیٰ یہ پیدا ہوئے کہ ساری مخلوقات اللہ ہی کی مطیع و فرماں بردار ہے نہ کسی اور کی اے للہ وحدہ یخضع وینقاد ولا بشئی غیرہ (روح) سجدہ یہاں باصلاحِ شرعی نہیں بلکہ اپنے اصلی ولغوی معنیٰ میں ہے۔ یعنی سب کے سب اللہ کے آگے جھکے ہوئے اور اُس کی مشیت کے مطیع و منقاد ہیں، السجود عبارۃ عن الانقیاد والخضوع وعدم الامتناع وکل من فی السمٰوٰت والارض ساجد للہ بھذہ المعنیٰ لان قدرتہ ومشیتہ نافذۃ فی الکل (کبیر)۔ طَوْعًا وَّكَرْهًا " یعنی افعالِ اختیاری میں تو قصدو اختیار سے اور اُمورِ غیر اختیاری میں اضطرارًا، وَظِلٰلُهُمْ، سایہ ایک عدمی اور سلبی شے ہے جس کا اطلاق اس حال پر ہوتا ہے جب روشنی کسی جسمِ کثیف کے توسط سے دُور ہو جائے۔ جیسے رات کا اطلاق دن کے عدم پر ہوتا ہے، یہاں پر اگر یہ لفظی معنیٰ لئے جائیں جب بھی کوئی اشکال نہیں، مُراد یہ ہوگی کہ اشیاء موجود فی الخارج اور اُن کے اظلال (سائے)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سب کے سب قادرِ مطلق، پروردگار عالم کے مطیع ہیں، وحشی قوموں میں سایہ کو عالمِ بالا کی کوئی چیز سمجھ کر بہت ڈرایا گیا ہے قرآنِ مجید نے بتایا کہ ہر موجود شے کی طرح اس کا سایہ بھی محض مخلوق اور تابعِ مشیت الٰہی ہے، ہر موجود بذاتِ خود بھی مطیع و سربسجود ہے اور اس کے آثار و خواص و افعال بھی"

ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے اللہ کی حمد کر رہے ہیں

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ (بنی اسرائیل ۴۴)	اُس کی پاکی بیان کرتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی بھی اُن میں موجود ہیں اور کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو حمد کے ساتھ اس کی پاکی نہ بیان کرتی ہو، البتہ تم ہی اُن کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔

انسان، جنات، حیوان، پرند، فرشتے وغیرہ ساری مخلوق اپنے خالق کی قدوسیت اپنے مرتبۂ وجود کے متناسب و مطابق کرتی رہتی ہے خواہ زبان سے ہو یا زبانِ حال سے۔ موجودات کا ذرّہ ذرّہ اپنے حدوث و امکان کی بنا پر صانعِ مطلق کے نہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صرف وجوب وجود کی بلکہ یکتائی، صناعی قدرت کی بھی شہادت علانیہ دے رہا ہے۔ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ مشرکوں سے خطاب ہے کہ تم نے جو اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لی اور اپنی آنکھوں کو اندھا کر لیا ہے تو تمہاری سمجھ میں یہ دلالت حالی بھی نہیں آتی جو ہر مخلوق ہر وقت اپنے خالق و صناع عالم کی قدوسیت و توحید کے ثبوت میں پیش کر رہی ہے۔ اِنَّ الْكُفَّارَ مَا كَانُوْا يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ اَنْوَاعِ الدَّلَائِلِ الْكَثِيْرِ۔ (بے شمار) دلائل میں غور نہیں کرتے"

رنگِ گُل رنگِ چمن، رنگِ بہاراں دیکھا
ذرّے ذرّے میں ترا حُسن نمایاں دیکھا
پتّے پتّے کی زباں سے تری رُوداد سُنی
غنچے غنچے کے جگر کو تیرا خواہاں دیکھا

فرشتے رات دن اللہ کی تسبیح کرتے ہیں

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۞ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۞ (الانبیاء ۱۹-۲۰)	اور اسی کی ملک ہے جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو اُس کے نزدیک ہیں وہ اسکی عبادت سے عار نہیں کرتے اور نہ وہ تھکتے ہیں رات اور دن تسبیح کرتے رہتے ہیں (کسی وقت) موقوف نہیں کرتے "

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ -

فرشتوں کا ذکر ہو رہا ہے کہ وہ عبادتِ الٰہی سے کسی قسم کا عار محسوس کرنا الگ رہا اس میں ہر وقت لگے رہنے کے باوجود اس سے تھکتے تک نہیں، ہر لمحہ اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کرتے کرتے وہ ملول نہیں ہو جاتے۔ بلکہ یہ تو اُن کی روحانی غذا ہے اسی میں ان کو سکون ہے اسی میں اُن کی راحت اسی میں ان کی مسرت ہے۔ آسمانوں اور زمین میں جس قدر مخلوق ہے۔ کائنات کا ذرّہ ذرّہ ربِ کائنات کی تحمید و تکبیر میں قولاً و فعلاً مصروف ہے،

تیری قدرت پہ شاہد ہیں ارض و سما — بر ملا، بر ملا، بر ملا، بر ملا
ذرّہ ذرّہ ہے مصروفِ حمد و ثنا — تُو ہی تُو، تو ہی تُو، تو ہی تُو، تو ہی تُو
اللہ ہُو، اللہ ہُو، اللہ ہُو، اللہ ہُو

ہر گھڑی کر رہا ہے یہ عاجز دُعا — یا خدا، یا خدا، یا خدا، یا خدا
نکلے بے ساختہ میرے مُنہ سے صدا — اللہ ہُو، اللہ ہُو، اللہ ہُو، اللہ ہُو
اللہ ہُو، اللہ ہُو، اللہ ہُو، اللہ ہُو

حضرت داؤد علیہ السلام کی تسبیح کے ساتھ پہاڑوں اور پرندوں کی تسبیح

وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ — اور ہم نے داؤدؑ کے ساتھ تابع کر دیا تھا پہاڑوں کو کہ وہ اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ؁	پرندے تسبیح کیا کرتے تھے اور
(الانبیاء ۷۹)	(یہ) کرنے والے ہم تھے"
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوُدَ	اور بالیقین ہم نے داؤد کو اپنی
مِنَّا فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ	طرف سے ایک (بڑی) بڑائی دی
اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ	تھی، اے پہاڑو ان کیساتھ تسبیح
	کرتے رہو اور پرندوں کو (بھی
(سبا ۱۰)	یہی حکم دیا)"

حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز میں وہ درد و سوز اور وہ کیفیتِ خشوع رکھی گئی تھی کہ پہاڑ جیسی جامد اور سخت مخلوق اور پرند جیسی انسان سے دُور دُور گریزاں رہنے والی مخلوق بے تاثر نہ رہتی اور اپنے آپ کو آپؑ کی ہم زبانی پر مضطرب پاتی، چنانچہ بے ساختہ وہ بھی آپؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے لگ جاتی امام رازیؒ نے بھی یہی مطلب لیا ہے کہ تسبیح میں معیت انہیں دو مخلوق تک محدود نہیں بلکہ جبال و طیور کا ذکر صرف انتہائی نمونوں کے طور پر کیا گیا ہے" لم یکن الموافق له فی التأدیب منحصراً فی الجبال والطیر (کبیر)

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ	ہم نے پہاڑوں کو (ان کے)
مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ	تابع کر رکھا تھا کہ ان کے ساتھ
وَالْاِشْرَاقِ ؁ وَالطَّيْرَ	شام و صبح تسبیح کیا کرتے تھے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝	اور پرندوں کو بھی جو (اُن کے پاس) جمع ہو جاتے تھے، سب ان کی وجہ سے بڑے رجوع کرنے والے تھے"
(صٓ ۱۸-۱۹)	

آسمانوں اور زمین میں تمام مخلوق اللہ کی تسبیح کر رہی ہے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ (النور ۴۱)	کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرند بھی جو پر پھیلائے ہوئے ہیں، ہر ہر ایک کو معلوم ہے اپنی اپنی دُعا اور اپنی تسبیح"

اَلَمْ تَرَ۔ خطاب عام سُننے والے سے ہے۔ یعنی کیا تجھ پر دلالت عقل و مشاہدات سے یہ بات واضح نہیں ہوتی؟ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (اللہ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں) یہ تسبیح خواہ قالاً ہو یا حالاً ہر صنفِ موجودات کے اپنے اپنے مرتبۂ وجود کے مطابق ہوتی ہے، وَالطَّيْرُ۔ پرند پرستی جاہلی قوموں میں سب سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زیادہ پھیلی رہی ہے۔ باز، عقاب، طوطا، نیل، گنٹھ، ہنس، شکرہ، اور خدا معلوم اور کس قدر پرندوں کی پرستش ہو چکی ہے، مخلوقیت و عبدیت کے موقع پر پرندوں کا ذکر خصوصیت کے ساتھ، عجب نہیں کہ اسی مصلحت سے ہو، انسانوں، جنوں، فرشتوں کے علاوہ چرند، پرند وغیرہ ہر ایک اپنے اپنے طور پر اور اپنی اپنی زبان میں پروردگارِ عالم کی تسبیح میں مصروف ہے "

اپنا اپنا ہے طریقہ اپنی اپنی ہے زباں
ہے ہر اک رطب اللساں اللہ کی تسبیح میں
جن و انسان و ملائک اور حیوان و پرند
محو ہیں اللہ کی توحید کی توضیح میں،

اللہ تعالےٰ مشرکین کی خرافات سے پاک اور ساری خوبیوں کا مالک ہے

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(الصّٰفّٰت ۱۸۰ — ۱۸۲)

پاک ہے آپ کا پروردگار بڑی عظمت کا پروردگار اُن چیزوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں، اور سلام ہو پیمبروں پر اور ساری خوبیاں اللہ پروردگار عالم کے لیئے ہیں "

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معبودیت، الوہیت، ربوبیت کا حقدار وہی اکیلا بلا شائبہ شرکتِ غیرے ہے"

سُبْحٰنَ ... یَصِفُوْنَ حق تعالےٰ پاک منزّہ ہے اُن تمام لغویات وخرافات سے جو اہلِ شرک اس کی جانب منسوب کرتے رہتے ہیں، امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ قرآن کا یہ فقرہ بڑا جامع ہے۔ معرفتِ باری کے سارے مدارج اس مختصر سے فقرہ میں آگئے، کلمۃ محتویۃ علیٰ اقصے الدرجات واکمل النہایات فی معرفتہ اللہ العالم (کبیر)

رَبِّ الْعِزَّةِ امام رازیؒ نے لکھا ہے کہ رب میں اشارہ ہے کمالِ حکمت ورحمت کی جانب اور عزّت میں کمالِ قدرت کی طرف، یَصِفُوْنَ کے عموم واطلاق سے اہلِ لطائف نے یہ نکتہ پیدا کیا ہے کہ حق تعالےٰ جس طرح اہلِ شرک وضلالت کی یاوہ گوئیوں سے منزّہ وبرتر ہیں اسی طرح مومنینِ صادق کی غایت مدح وثنا اور عارفین کاملین کے احاطۂ فہم رسا سے بھی بالاتر ہیں، اور عارف رُومی نے ترجمانی اسی مقام پر کی ہے"

ما بروں از پاک وناپاکی ہمہ
وز گراں جانی وچالاکی ہمہ

سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ، حق تعالیٰ خود جن بندوں پر سلام بھیجیں ان کا واجب الاتباع ہونا بالکل ظاہر ہے (ماجدی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرشتے اللہ کی حمد اور اہلِ ایمان کیلئے استغفار کرتے ہیں

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ	جو (فرشتے) کہ عرش کو اٹھائے
وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ	ہوئے ہیں اور جو (فرشتے) اُس
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ	کے گرداگرد ہیں وہ اپنے رب
بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ	کی تسبیح حمد کے ساتھ کرتے رہتے
اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ	ہیں اور اُس پر ایمان رکھتے ہیں
كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً	اور ایمان والوں کیلئے استغفار
وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ	کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار
تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ	تیری رحمت اور علم ہر چیز کو
وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ	شامل ہے سو تُو اُن لوگوں کو
رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ	بخش دے جنہوں نے توبہ کر لی
جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ	ہے اور تیرے راستہ پر چلتے ہیں
وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ	اُنہیں دوزخ کے عذاب سے
صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ	بچا دے، اے ہمارے پروردگار
وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ	اُنہیں ہمیشگی کی بہشتوں میں
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ	داخل کر دے جن کا تُو نے اُن
الْحَكِيْمُ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ	سے وعدہ کیا ہے، اور اُن کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ط وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ه

(المؤمن ۷ — ۹)

والدین اور بیویوں اور اولاد میں سے جو بہشت کے لائق ہوں سو اُنہیں بھی داخل کر دے بیشک تُو زبردست ہے حکمت والا ہے اور اُنہیں تکلیفات سے بچالے اور تُو نے جس کو اُس دن کی تکالیف سے بچالیا اُس پر تُو نے بڑی مہربانی کی اور یہی بڑی کامیابی ہے"

ارشاد ہو رہا ہے کہ جو فرشتے عرشِ الٰہی اُٹھائے ہوئے ہیں اور جو عرش کے ارد گرد ہیں سب کے سب اپنے پروردگار کی تسبیح میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اُن کا اللہ تعالےٰ پر ایمان ہے۔

وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب فرشتوں کی تسبیح وحمد کا ذکر آچکا تھا تو پھر اب اُن کے ایمان کی تصریح کی کیا حاجت تھی؟ زمخشری صاحبِ کشاف نے کہا ہے کہ یہ ایمان ملائکہ کا تذکرہ موقع مدح پر آیا ہے، لیکن حاملانِ عرش اگر مشاہدۂ حق تعالےٰ کے بعد ایمان لائے ہوتے تو اس میں کوئی مدح و تحسین کی نہ ہوتی یہ تو ایسا ہی تھا جیسا کوئی دن دھاڑے آفتاب روشن کو دیکھ کر اُس کے وجود کا قائل ہوا، مدح کی توجیہ بھی یہی ہے کہ رویت و مشاہدہ ان ملائکہ کو بھی نصیب نہیں اور اُن کا ایمان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تمامتر دلائل و شواہد پر مبنی ہے، امام رازیؒ اس قول کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں، رَحِمَہُ اللّٰہُ صَاحِبَ الْکَشَّافِ فَلَوْلَمْ یُحَصِّلْ فِیْ کِتَابِہٖ اِلَّا ھٰذِہِ النُّکْتَۃُ لَکَفَاہُ فَخْرًا وَّ شَرَفًا (اللہ صاحب کشاف پر رحم کرے اپنی کتاب میں اس ایک نکتہ کے سوا اور کچھ نہ لکھتے جب بھی ان کے فخر و شرف کے لئے کافی تھا، بے شک حق تعالےٰ کی شانِ تنزیہہ ہے ہی ایسی عالی کہ انسان کا کیا ذکر ملائکہ حاملانِ عرش تک اُسے اپنے حواس کی گرفت میں نہیں لا سکتے، یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ اللہ اللہ ان مومنین کے مرتبۂ قُرب کا کیا ٹھکانا جن کے حق میں ملائکۂ مقربین استغفار کرتے رہتے ہیں،۔ اس میں اشارہ ہے ایمان اور اہلِ ایمان کی عظمت و جلالت کی طرف اور اس طرف بھی کہ مومنین کو ایک دوسرے کے حق میں دعائے مغفرت کرتے رہنا چاہیئے، (رُوح)

حدیث شریف میں مومن کی کسی مومن بھائی کے لئے غائبانہ دُعا کی فضیلت آئی ہے"

لِلَّذِیْنَ تَابُوْا یعنی کفر و شرک سے توبہ کرلے، عذاب کا سبب تو ذنوب و معاصی ہی ہوتے ہیں جب وہ رفع ہو گئے تو عذاب بھی رفع ہو گیا"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مَنْ صَلَحَ کا ٹکڑا قابلِ لحاظ ہے

ملائکہ کی دُعائے علوِ مراتب مومنین کے اعزہ کے حق میں مطلق صورت میں نہ ہوگی، بلکہ صرف انہیں کے حق میں ہوگی جن میں جنت کی صلاحیت ہوگی یعنی جس نے برائی کا راستہ چھوڑ کر نیکی کا راستہ اختیار کر لیا، جس کا عذاب وثواب پر ایمان ہے۔

جنت اہلِ ایمان کا مسکن ہے۔ کافر تو وہی ہے جو اپنے لئے بہشتی ہونے کی صلاحیت ہی کو فنا کر دیتا ہے۔ اور یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ آخرت میں کسی کا نسب اُس کے کام نہ آئے گا وہاں مُراد ہے کہ عدمِ ایمان کی حالت میں (مدارک) جصاص، ابنِ عربی)

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ یعنی علاوہ دوزخ کے عذابِ اعظم کے اور بھی روزِ قیامت کی ہر تکلیف سے بچالے، اَلسَّیِّاٰت کے معنیٰ جزاء السَّیِّاٰت کے سمجھے گئے ہیں، ومن تق السیّات اے جزاء ھا (بحر) وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ اور تُونے جس کو اُس (قیامت کے) دن کی تکلیف سے بچالیا بے شک تُونے اُس پر بڑی ہی مہربانی فرمائی وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (اور یہی بڑی کامیابی ہے) قیامت کے روز اپنے پرائے عام لوگوں کے سامنے ذلّت ورُسوائی اور پھر جہنّم کا ہولناک عذاب جہاں نہ موت ہے نہ حیات اس سے حفاظت کی یہی صورت ہے کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

موت سے قبل گناہوں سے توبہ کر کے آئندہ اپنی زندگی مومنانہ و صالحانہ گزارنی چاہیئے "

پھر نہ جانے جنبشِ لب کی اجازت ہو نہ ہو
توبہ کرلے پہلے پہلے نزع کے ہنگام سے

فرشتوں کی تسبیح اور زمین پر بسنے والوں (سب کے) لئے دُعائیں

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ (الشوریٰ ۵)	اور فرشتے اپنے رب کی تسبیح و حمد کرتے رہتے ہیں اور اہلِ زمین کے لئے طلب مغفرت کرتے رہتے ہیں "

لِمَنْ فِي الْاَرْضِ کے عموم میں مومن و کافر دونوں داخل ہیں ۔ مومنوں کے حق میں استغفار یہ کہ اللہ اُن کی لغزشوں اور خطاؤں کو معاف فرمائے ، اور کافروں کے حق میں استغفار یہ کہ اللہ اُن کے دل میں توفیقِ ایمان ڈال دے "

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ، ملائکہ کوئی خود مختارانہ یا معبودانہ حیثیت نہیں رکھتے ، وہ تو خود ہی دوسرے بندوں کی طرح اپنے پروردگار کی حمد و تسبیح میں لگے رہتے ہیں ، اور اہلِ زمین کے لئے معافی طلب کرتے رہتے ہیں اس کے بعد فرمایا اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ٥ (الشوریٰ ٥) آگاہ رہو حقیقت میں اللہ غفور ورحیم ہی ہے"

جبکہ بلا تخصیص فرشتے اہلِ زمین کے لیے اللہ تعالیٰ سے رحمت و بخشش کی دُعائیں کرتے ہیں تو اہلِ زمین کے لئے بدرجۂ اولیٰ لازم ہے کہ وہ زمین پر بسنے والوں کے لئے دُعائیں کریں اپنے ملک میں رہنے والے ہوں یا دوسرے ملکوں میں مسلمان ہوں یا غیر مسلم، مسلمانوں مومنوں کے لئے یہ دُعا کہ اللہ تعالیٰ اُن کی خطائیں، لغزشیں معاف فرما کر مزید نیکی کی توفیق دے، کفار و مشرکین، جفا کاروں اور سیاہ کاروں کے لئے یہ دُعا کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں نعمتِ ہدایت سے سرفراز فرمائے اور سب کا خاتمہ ایمان پر کرے اور جنت میں جمع فرمائے"

کسی سواری پر سوار ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد

سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ٥ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ٥

(الزخرف ۱۳-۱۴)

پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے تابع کر دیا اس (سواری) کو اور ہم تو ایسے تھے نہیں کہ اسے قابو میں کر لیتے، اور ہم کو تو اپنے پروردگار ہی کی طرف لوٹنا ہے"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذکر اللہ

اسلام زندگی کے ہر ہر شعبہ کے لیئے ایک مکمل دستور العمل ہے، وہ انسان کو خدا کی حاکمیت اور اپنی عبدیت کی طرف سے غفلت کی اجازت کسی وقت اور کسی حالت میں نہیں دیتا، سواری اچھے گھوڑے کی ہو یا موٹر کی یا ریل کی یا بحری جہاز کی یا ہوائی جہاز کی انسان جب کبھی اس نعمت سے مستفید و محظوظ ہوتا ہے تو اکثر اس میں ایک گونہ تفاخر کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اسے وہ اپنے کمال و استحقاق کی جانب منسوب کر کے فخر کرنے لگتا ہے قرآن نے اس کی جڑ کاٹ دی اور ارشاد فرمایا کہ جب سواریوں سے فائدہ اور لطف اٹھاؤ تو پہلے دل میں اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کا استحضار کر لو، اور یہ خیال تازہ کر لو کہ یہ جو کچھ بھی مل رہا ہے سب اللہ تعالےٰ کی رحمت و فضل سے مل رہا ہے ہم میں کوئی ذاتی استحقاق اس کا کب تھا، ہم ایسے طاقتور یا ایسے ہنر ور کب تھے کہ ان سواریوں کو قابو میں لے آتے۔ یہ تو محض اللہ تعالےٰ ہی کا فضل و کرم ہے اور ہم کو عین وقتِ فرح و مسرت اپنا انجام یاد ہے کہ ہم نے بالآخر مرنا ہے اور مر کر اپنے مالک کے حضور میں حساب و جواب کے لیئے حاضری دینا ہے۔ جس قوم کے دل اپنی عبدیت کا یہ استحضار اور جس کی زبان پر اس قسم کے کلمات خود شناسی رہیں کہیں اسے بھی گھمنڈ اور دعویٰ اپنے ایٹم بم، ہائیڈروجن بم اور دوسری ہلاکت خیز مشینوں کا ہو سکتا ہے؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صبح وشام اُس کی تسبیح میں لگے رہو

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ	"تم لوگ اللہ اور اُس کے رسول
وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ	پر ایمان لاؤ اور اُس کی مدد
وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ	کرو اُس کی تعظیم کرو اور
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○	صبح وشام اُس کی تسبیح میں
(الفتح ۹)	لگے رہو "

اس تبیح وتقدیس کی تفسیر نماز سے بھی کی گئی ہے اس صورت میں مُراد اس سے فرض نمازیں ہونگی۔ یرید تصلوا لہ (معالم) اور مطلق ذکر بھی اس کے معنی کئے گئے ہیں۔ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا بعض نے صبح دشام سے مُراد عموم اوقات یعنی دوام لی ہے، یحتمل ان یکون اشارۃ الی المداومۃ (کبیر) تُعَزِّرُوْهُ۔ اُس کی مدد کرو یعنی اللہ کے دین کی مدد کرو۔ تُوَقِّرُوْهُ یعنی اللہ کی تعظیم عقیدہ میں بھی کرو اور عمل سے بھی، عقیدۃً یُوں کہ اُسے جامع کمالات و اوصافِ حسنہ سمجھو، ہر عیب، ہر نقص سے پاک و بالاتر، اور عملاً یوں کہ اُس کی اطاعت کرو۔ آیت میں ضمیر واحد چاروں جگہ حق تعالیٰ ہی کی جانب ہے۔ والظاھران الضمائر عائدۃ الی اللہ تعالیٰ (بحر) — بعض نے تعزروہ وتوقروہ کی ضمیریں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیری ہیں۔ وھذہ ا لکنایات

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

راجعۃ الی النبیؐ (معالم) اس صورت میں مُراد یہ ہوگی کہ آپؐ کی سُنّت کے اتباع و اجراء میں جان و مال سے شریک رہو آپؐ اعانت و تعظیم کا تارک عاصی ہوگا، درِ اقدس پہ اُن کی زندگی قربان ہو جائے۔ یہ ہے طاعت محمدؐ کی یہ ہے الفت محمدؐ کی

حقیقت میں وہی سرگشتۂ جامِ محبت ہے
ہو ظاہر جس کے قول و فعل سے طاعت محمدؐ کی

رضائے حق محمدؐ کی اطاعت سے عبارت ہے
سمجھ لے اس حقیقت کو تو اے اُمت محمدؐ کی

زبان ساکت، قلم مجبور، اندازِ بیاں عاجز
ہے کتنی ماورائے این و آں عظمت محمدؐ کی

زمین و آسمان میں ہر چیز اپنے خالق کا حق پہچانتی اور اُس کی تسبیح کر رہی ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	اللہ ہی کی تسبیح کرتی ہیں ساری چیزیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہ غالب و حکیم ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اُسی کی ہے وہی زندہ کرتا اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ
(الحدید ۱-۳)

چیز پر قادر ہے، وہی اوّل بھی ہے اور آخر بھی اور ظاہر بھی اور باطن بھی اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے"

تسبیح کی حقیقت اور اُس کے مختلف پہلو

لفظِ تسبیح کے اندر تنزیہہ کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے اور بندگی و عبادت کا بھی، یہ چیز قول سے بھی ہوتی ہے اور عمل سے بھی زبان سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا بھی تسبیح ہے اور نماز پڑھنا اور اُس کے حضور میں قیام، رکوع اور سجود بھی تسبیح ہے یہاں تک کہ قرآن میں یہ حقیقت بھی واضح فرمائی گئی ہے کہ جو انسان طوعاً تسبیح نہیں کرتے ہیں اُنہیں تکوینی دائرے میں کرہاً یہ کام کرنا پڑتا ہے، چنانچہ اسی بنیاد پر لوگوں سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنے دائرۂ اختیار اور دائرۂ تکوین میں بے ربطی نہ پیدا کریں"

جب کہ اس کائنات کی ہر چھوٹی بڑی چیز اپنے خالق و مالک کا حق پہچانتی اور اُس کی تسبیح کرتی ہے تو انسان پر بدرجۂ اولیٰ یہ حق عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے رب کی تسبیح کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اشرف المخلوقات کا درجہ بخشا اور اپنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خلافت کی خلعت سے نوازا ہے۔

دوسرا یہ کہ اس فرض کو ادا کرنے کے لئے اہلِ ایمان کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ دنیا میں ناسپاسوں کی کثرت دیکھ کر بددل اور پست حوصلہ نہ ہوں اگر انسانوں میں اپنے رب کا حق پہچاننے والے تھوڑے ہیں تو یہ چیز دل برداشتہ ہونے کی نہیں ہے، باقی ساری کائنات کی ہر چیز اپنے رب کی تسبیح و تقدیس میں سرگرم ہے، اس راہ کا مسافر تنہا نہیں ہے بلکہ قافلوں سے بھری ہوئی راہ یہی ہے"

تیسرا یہ کہ ان لوگوں سے اظہارِ بے نیازی کیا جائے جو یاددہانی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی بندگی سے گریز کر رہے ہیں اور اُن کو بتایا جائے کہ اگر وہ خدا کی تسبیح نہیں کرتے ہیں تو خدا اُن کی تسبیح کا محتاج نہیں ہے اس کائنات کی ہر چیز اُس کی تسبیح کر رہی ہے، اگر کچھ بدقسمت انسان اس سے گریز کر رہے ہیں تو وہ خدا کا کچھ نہیں بگاڑ رہے ہیں بلکہ اپنا ہی بگاڑ رہے ہیں"

قرآن مجید میں بعض جگہ یہ تینوں مطالب پیشِ نظر ہیں، بعض جگہ ان میں سے ایک یا دو مدِّ نظر ہیں، ان میں امتیاز کرنا کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے اگر سر رشتۂ نظم پر نگاہ جمی رہے تو غور کرنے والا آسانی سے امتیاز کر لیتا ہے"

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ یعنی اللہ تعالیٰ چونکہ عزیز، اور ساتھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہی حکیم ، ہے اس وجہ سے وہی حق دار ہے کہ سب اُسی کی تسبیح و بندگی کریں ، عزیز ، یعنی ہر چیز پر غالب ، ہر اختیار کا مالک کوئی نہیں جو اُس کی دسترس سے باہر ہو ، کوئی نہیں جو اُس کو دبا سکے یا اپنے زور سے اُس پر اثر انداز ہو سکے ، اس کیساتھ ساتھ وہ حکیم بھی ہے اس وجہ سے اُس کا ہر فعل حکمت ، عدل اور رحمت پر مبنی ہوتا ہے ، یہ نہیں ہے کہ وہ اپنے زور میں جو چاہے کر ڈالے خواہ اُس میں کوئی حکمت و غایت ہو یا نہ ہو "

یہ کائنات اُس کی قدرت کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے اور یہ اپنے وجود سے شہادت دے رہی ہے کہ اس کو وجود میں لانے والا ہر چیز پر غالب ہے ، اور اس کے ہر کام میں اتھارٹی و حکمت پوشیدہ ہے ، اس کی یہ حکمت مقتضی ہے کہ وہ ایک ایسا دن بھی لائے جس میں اُن لوگوں کو صلہ عطا فرمائے جنہوں نے اس کے مقرر کئے ہوئے حدود کے اندر زندگی گزاری اور اُن لوگوں کو سزا دے جنہوں نے اس کے حدود سے تجاوز کیا - اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو یہ اُس کی عزّت و قدرت کے منافی ہے اور اگر کر سکنے کے باوصف نہ کرے تو یہ اُس کی حکمت اور اس کے عدل و رحمت کے خلاف ہے اس کے بغیر یہ دنیا بازیچۂ اطفال اور ایک اندھیر نگری بن کے رہ جاتی ہے اور ایک عزیز و حکیم کی شان کے یہ بالکل خلاف ہے کہ وہ اتنا بڑا کارخانہ محض کھیل تماشے کے طور پر بنا ڈالے "

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مزید وضاحت کا حوالہ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کے بعد یعنی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اُس کے ہاتھ میں ہے کوئی دوسرا اُس کے اقتدار میں شامل نہیں کہ کسی قسم کی مداخلت کر سکے، يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وہی زندگی بخشتا اور موت دیتا ہے یعنی جب زندگی اُس کی بخشی ہوئی ہے اور موت بھی اُسی کے حکم سے واقع ہوتی ہے تو اُس کی بادشاہی میں کسی اور کی حصہ داری کی گنجائش کہاں سے نکلی؟ —— وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، یعنی کوئی کام اُس کی قدرت سے باہر نہیں ہے کہ وہ کسی معاون و مددگار کا محتاج ہو، اپنی مملکت کے ایک ایک چپہ پر وہ خود قابض و متصرف ہے اور جو چاہے براہ راست اپنے کلمۂ کُن سے کر سکتا ہے۔

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (۳)

احاطۂ قدرت کے بعد یہ اُس کے احاطۂ علم کا بیان ہے کہ وہی اوّل ہے اور وہی آخر ہے، جب کچھ نہیں تھا وہ تھا اور جب کچھ نہیں ہوگا تب بھی وہ ہوگا، اُسی نے ہر چیز کا آغاز کیا ہے اور بالآخر ہر چیز کی وراثت اُسی کو لوٹنے والی ہے۔

وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ، کی تفسیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمائی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، (تُو ظاہر ہے پس کوئی چیز تجھ سے اُوپر نہیں اور تُو باطن ہے پس کوئی چیز تجھ سے اوجھل نہیں)

آیت ۳ میں یہ الفاظ بالکل اسی معنیٰ میں استعمال ہوئے ہیں جس معنیٰ میں ہم اندر باہر، کے الفاظ بولتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کا علم اندر و باہر ہر چیز کو محیط ہے۔

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ یہ ایک کُلیہ کی شکل میں خلاصہ سامنے رکھ دیا گیا ہے کہ وہ ہر چیز کو جانتا ہے اُس کے لئے ظاہر و باطن یکساں ہے (تدبرِ قرآن، ۱۹۷/۷ - ۱۹۸)

ہو دن کی روشنی کہ اندھیرا ہو رات کا
عاجز کوئی عمل بھی خدا سے نہاں نہیں

تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہی ہے

زبانِ حال یا زبانِ قال سے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي	اللہ ہی کی پاکی بیان کرتی ہیں
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي	جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین
الْاَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ	میں ہیں، اُسی کی حکومت ہے
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى	اور اُسی کی ہر تعریف ہے اور
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (التغابن ۱)	وہی ہر شے پر قادر ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زمین و آسمان کا خالق و مالک ہی ساری صفاتِ کمال و جمال کا جامع ہے۔

یُسَبِّحُ ...... الْاَرْضِ ۔ یہ تسبیح ہر مخلوق کی اس کے مرتبۂ وجود کے مطابق و متناسب ہوگی، کہیں زبانِ حال سے کہیں زبانِ قال سے

لَهُ الْمُلْكُ حکومت و ملکیت صرف اُسی ذاتِ پاک کی ہے جس کے قبضۂ قدرت میں یہ پوری کائنات ہے۔ جس کے حکم کے بغیر ایک ذرہ حرکت نہیں کرتا۔ یہ آیت اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ نہ اُس کی بادشاہی میں کوئی اُس کا شریک و سہیم ہے اور نہ بندوں کے شکر کا اُس کے سوا کوئی دوسرا حق دار ہے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے اپنے ہر کسی کام میں خواہ کتنا ہی بڑا ہو کسی کی مدد کا محتاج نہیں ہے، لہٰذا کسی کو اُس کا شریک ٹھہرانا ایک بالکل بے معنی بات ہے اور عقل و فہم سے تہی دامن ہونا ہے،

سب سے پہلے جنّت کی طرف کون بلائے جائینگے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ يُّدْعٰى اِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ (البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن کو سب سے پہلے قیامت کے دن جنت کی طرف بلایا جائے گا، وہ لوگ ہونگے جو خوشی اور تکلیف اور غم ہر حالت میں اللہ تعالٰے کی حمد کرتے ہیں"

شکر کی بنیاد

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَا يَحْمَدُهٗ"

حضرت عبداللہ بن عمرؓو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمد بنیاد ہے شکر کی جس بندے نے خدا کی حمد وثنا نہیں کی اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا۔ (البیہقی)

کھانے اور پینے کے بعد الحمد للہ پڑھنے کا اجر

عَنْ مُعَاذِ ابْنِ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَأْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدُهٗ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهٗ عَلَيْهَا"

(مسلم و ترمذی)

حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا ایسے بندے سے خوش ہے جو کھانا کھا کر خدا کی حمد کرے اور پانی پی کر خدا کی حمد کرے، یعنی الحمد للہ پڑھے،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چار افضل کلمات

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (رواہ مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام کلمات میں افضل یہ چار کلمات ہیں" سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اللّٰهُ اَكْبَرُ "

ایک دوسری روایت میں افضل الکلام اَرْبَعٌ کے بجائے اَحَبُّ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ آیا ہے یعنی سب کلمات میں اللہ تعالے کو یہ چار کلمات زیادہ محبوب ہیں"

سورج کی روشنی سے منوّر تمام اشیاء کے مقابلہ

میں محبوب ترین چار کلمات

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ

(رواہ مسلم)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دنیا کی وہ تمام چیزیں جن کو سورج کی روشنی منور کرتی ہے ان سب چیزوں کے مقابلے میں مجھے یہ زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھوں،،

اللہ تعالٰے کے تمام اسماءِ حسنٰی جو کہ تمام صفاتِ کمال کا محور ہیں ان چار کلمات میں محصور ہیں، یہ چار کلمے اپنی شان و شوکت اور عظمت و برکت کے لحاظ سے ان تمام اشیاء پہ فائق ہیں جن پر سورج کی شعاعیں پڑتی ہیں،

رنگِ گُل رنگِ چمن رنگِ بہاراں دیکھا
ذرّے ذرّے میں ترا حُسن نمایاں دیکھا

جس طرح مادی چیزیں ہلکی اور بھاری ہوتی ہیں اور اُن کا وزن معلوم کرنے کے لئے آلات ہوتے ہیں۔ جن کو میزان (ترازو یا کانٹا) کہا جاتا ہے اسی طرح بہت سی غیر مادّی چیزیں بھی ہلکی اور بھاری ہوتی ہیں اور اُن کا ہلکا اور بھاری پن بتانے والا آلہ ہوتا ہے وہی اُس کی میزان ہوتی ہے، مثلاً حرارت اور برودت یعنی گرمی اور ٹھنڈک ظاہر ہے کہ مادّی چیزیں نہیں ہیں، بلکہ کیفیات ہیں۔ لیکن ان کا ہلکا اور بھاری پن تھرمامیٹر کے ذریعہ معلوم کیا جاتا ہے ۔ اسی طرح قیامت کے روز اللہ کا ذکر،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج تلاوتِ قرآن، اللہ کا خوف، اللہ سے امید اللہ سے محبت، اللہ کی اطاعت، رضا بالقضا، صبر، شکر وغیرہ اللہ تعالےٰ کی ہر قسم کی عبادت کا وزن ہوگا، جس عمل میں جس قدر خلوص ہوگا اسی قدر اس کا وزن بڑھ جائے گا "

بعض چھوٹے اور ہلکے پھلکے کلمے بے حد وزنی ہونگے، ایک حدیث میں ہے اللہ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز وزنی نہ ہو گی لَا یَزِنُ مَعَ اِسْمِ اللّٰہِ شَیْءٌ ــــ اس کلمہ، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ کا مطلب یہ ہے کہ میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی حمد وثنا کے ساتھ میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بڑی عظمت والا ہے "

اللہ تعالےٰ کی طرف سے فرشتوں کیلئے منتخب کلام

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْکَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَی اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ (صحیح مسلم)

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کلاموں میں کون سا کلام افضل ہے آپؐ نے فرمایا وہ کلام جو اللہ تعالےٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے منتخب فرمایا یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ "

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چار کلمات اور اُن کی فضیلت

اُمّ المؤمنین حضرت جویرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُکْرَۃً حِیْنَ صَلَّی الصُّبْحَ وَھِیَ فِیْ مَسْجِدِھَا (فی مصلاھا فی بیتھا) ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰی وَھِیَ جَالِسَۃٌ فِیْہِ فَقَالَ مَازِلْتِ الْیَوْمَ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ فَارَقْتُکِ عَلَیْھَا؟ قَالَتْ نَعَمْ —

نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت اُن کے پاس سے گزرے جبکہ وہ نمازِ فجر ادا کر کے اپنے گھر اپنے مُصلّے پر بیٹھی اللہ کے ذکر میں مشغول تھیں۔ سورج نکلنے کے بعد آپ پھر لوٹ کر آئے اور وہ بدستور اپنے مصلّے پر بیٹھی ذکر اللہ میں مصروف تھیں،
آپ نے فرمایا کیا تم اسی حال میں ابھی تک بیٹھی ہو میں جس حال میں تمہیں چھوڑ کر گزرا ہوں؟ انہوں نے کہا ہاں —

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَکِ اَرْبَعَ کَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْیَوْمِ لَوَزَنَتْھُنَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ " (صحیح مسلم)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم سے رخصت ہو کر چار کلمات پڑھے ہیں جو کچھ تم نے آج پڑھا ہے اگر اس کا وزن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیا جائے ان کلمات کے ساتھ تو ان کلمات کا وزن بڑھ جائے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں، "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ" ترجمہ اللہ تعالےٰ کی حمد اس کی ساری مخلوقات کی تعداد کے برابر اور اسکے عرشِ عظیم کے وزن کے برابر اور اُس کی رضا کے مطابق اور اُس کے کلموں کی مقدار کے برابر۔

آنحضرت کی طرف سے حضرت فاطمہؓ کیلئے خادم سے افضل وظیفہ

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ حَدَّثَتْ اَنَّ فَاطِمَۃَ جَاءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَشْتَکِیْ الْخِدْمَۃَ قَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَاللّٰہِ لَقَدْ مَجِلَتْ یَدَایَ مِنَ الرَّحَا اَطْحَنُ مَرَّۃً فَقَالَ لَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ یَّرْزُقْکِ اللّٰہُ شَیْئًا یَأْتِکِ، وَسَاَدُلُّکِ عَلٰی خَیْرٍ مِّنْ ذٰلِکِ اِذَا لَزِمْتِ مَضْجَعَکِ فَسَبِّحِی اللّٰہَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ وَکَبِّرِیْ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ وَاحْمَدِیْ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِیْنَ فَذٰلِکَ مِائَۃٌ خَیْرٌ لَّکِ مِنَ الْخَادِمِ ۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱۲۷

حضرت اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور اپنی مشقت کی شکایت کی اور کہنے لگیں اے اللہ کے نبی خدا کی قسم! چکی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پیستے پیستے میرے دونوں ہاتھوں پر نشان پڑ گئے ہیں کبھی چکی پیستی ہوں، کبھی آٹا گوندھتی ہوں"

آپؐ نے فرمایا اگر اللہ تعالٰے نے تیرے لئے کچھ عطا فرمایا تو میں تیرے پاس لے کر آؤنگا۔ اور آپؐ نے فرمایا میں تجھکو اس سے بہتر چیز بتاتا ہوں، (یعنی خادمہ سے) جب تو لیٹنے کے لیئے بستر پہ آئے تو ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ پڑھا کر، اور ۳۳ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور ۳۴ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھا کر یہ سو (۱۰۰) مرتبہ ہو جائے گا یہ تیرے لئے خادم سے بہتر ہے، (مجمع الزوائد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت فاطمہؓ کو وصیّت

وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ مَا يَمْنَعُكِ اَنْ تَسْمَعِيْ مَا اُوْصِيْكِ بِهٖ اَنْ تَقُوْلِيْ اِذَا اَصْبَحْتِ وَاِذَا اَمْسَيْتِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ"

(مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۵۸)

حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا جو میں تمہیں وصیت کروں اس کے سننے سے کونسی چیز تمہیں روکتی ہے، تمہیں چاہیئے کہ جب تم صبح کرو اور جب تم شام کرو یہ پڑھا کرو، یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ (ترجمہ اے زندہ اور قائم، تیری رحمت کے ساتھ میں تجھ سے فریاد کرتا ہوں، میرے تمام کام درست فرما دے، اور آنکھ جھپکنے کے لمحہ تک کے لئے بھی تو مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر") —— اس لئے کہ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي (میں اپنے نفس کو بری نہیں بتلاتا بیشک نفس تو بُری ہی بات کا بتلانے والا ہے، بجز اس نفس کے جس پہ میرا پروردگار رحم کردے" یوسف ۵۳)

انسان نفس کی اطاعت کرے یا نہ کرے یہ الگ سوال ہے، نفس تو بہرحال بدی کی ترغیب دیتا اور بدی کی راہوں کی طرف لے جاتا ہی رہتا ہے"

دو دشمن ہیں جان اکیلی سہما سہما پھرتا ہوں
نفس کے شر سے بچ نکلا تو شیطان نے پھر وار کیا

مچھلی کے پیٹ میں تسبیح

مصیبت سے نجات کا طریقہ، یونس علیہ السلام کی مچھلی کے پیٹ میں تسبیح

رُوِيَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَۃً لَا یَقُوْلُھَا مَکْرُوْبٌ اِلَّا فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ کَلِمَۃُ اَخِیْ یُوْنُسَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَادٰی فِی الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ۝ (الانبیاء ۸۷)

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ نہیں کسی تکلیف زدہ نے اس کو پڑھا مگر اللہ نے اس کو (اس تکلیف سے) نجات دیدی "

نیز آپؐ نے فرمایا لَمْ یَدْعُ بِھَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰہُ لَہٗ (ترمذی عن سعدؓ) نہیں کوئی دعا کرتا ساتھ ان کلمات کے مسلمان مرد کسی معاملہ میں مگر اللہ اسے قبول کرتا ہے"

اگر یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں تسبیح نہ کرتے

فَلَوْلَآ اَنَّہٗ کَانَ — پس اگر یہ بات نہ ہوتی کہ وہ

اے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی سب نقائص سے پاک ہے بے شک میں ہی قصوروار ہوں"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ — خدا کی پاکی بیان کرنے والوں میں سے تھا، تو مچھلی کے پیٹ میں قیامت تک رہتا،

(الصّٰفّٰت ۱۴۳ - ۱۴۴)

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ مچھلی قیامت تک زندہ رہتی اور حضرت یونس علیہ السلام قیامت تک اس کے پیٹ میں زندہ رہتے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت تک اس مچھلی کا پیٹ ہی حضرت یونسؑ کی قبر بنا رہتا، مشہور مفسر حضرت قتادہ نے اس آیت کا یہی مطلب بیان کیا ہے" (ابن جریر)

اس مقام پر جن کا خیال ہے کہ مچھلی کے پیٹ میں جا کر کسی کا زندہ نکل آنا غیر ممکن ہے وہ یہ واقعہ پڑھیں اگست ۱۸۹۱ء میں ایک جہاز پر کچھ مچھیرے وہیل کے شکار کے لئے گہرے سمندر میں گئے وہاں انہوں نے ایک بہت بڑی مچھلی کو جو ۲۰ فٹ لمبی ۵ فٹ چوڑی اور سو ٹن وزنی تھی زخمی کر دیا مگر اس سے جنگ کرتے ہوئے جیمز بارٹلے نامی ایک مچھیرے کو اس کے ساتھیوں کی آنکھوں کے سامنے مچھلی نے نگل لیا دوسرے دن وہی مچھلی اس جہاز کے لوگوں کو مری ہوئی ملی انہوں نے بمشکل اسے جہاز پر چڑھایا اور پھر طویل جدوجہد کے ساتھ جب اس کا پیٹ چاک کیا تو بارٹلے اس کے اندر سے زندہ برآمد ہو گیا یہ شخص

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مچھلی کے پیٹ میں پورے ساٹھ ۶۰ گھنٹے رہا تھا۔

(اردو ڈائجسٹ فروری ۱۹۶۳ء)

غور کرنے کی بات ہے اگر معمولی حالات میں فطری طور پر ایسا ہونا ممکن ہے تو غیر معمولی حالات میں اللہ تعالیٰ کے معجزے کے طور پر ایسا ہونا کیوں غیر ممکن ہے؟

(تفہیم القرآن ۴ - ۳۰۸)

حضرت یونسؑ کی مچھلی کے پیٹ میں دُعا جس کے ساتھ ہر دُعا قبول ہوتی ہے"

عَنِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِسْمُ اللّٰہِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی دَعْوَۃُ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی قَالَ، قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ہِیَ لِیُوْنُسَ خَاصَّۃً اَمْ لِجَمَاعَۃِ الْمُسْلِمِیْنَ؟ قَالَ ہِیَ لِیُوْنُسَ خَاصَّۃً وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ عَامَّۃً اِذَا دَعَوْا بِھَا اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ہ فَاسْتَجَبْنَا لَـہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ (انبیاء ۸۷-۸۸) فَھُوَ شَرْطٌ مِنَ اللّٰہِ لِمَنْ دَعَاہُ بِہٖ — فَقَالَ دَعْوَۃُ ذِی النُّوْنِ اِذْ ھُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَدْعُ بِھَا مُسْلِمٌ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رَبَّهُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ " (قصص الانبیاء لابن الکثیر ص ۲۷۹ الناشر المکتب الثقافی الازہر- القاہرہ)

حضرت ابن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ مَیں نے سُنا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ فرما رہے تھے اللہ تعالےٰ کا وہ نام کہ جس کے ساتھ کوئی دُعا کی جائے اللہ تعالےٰ قبول کرتا ہے اور جب اس کے ذریعہ کوئی سوال کیا جائے تو اللہ تعالےٰ عطا فرماتا ہے وہ یُونسؑ بن متی کی دُعا ہے۔ ابن ابی وقاصؓ کہتے ہیں، مَیں نے عرض کیا اے اللہ کے رسُولؐ یہ (دُعا) یُونس عہ کے لئے خاص ہے یا مسلمانوں کی جماعت کے لئے بھی ہے ؟ آپؐ نے فرمایا یہ یُونسؑ کے لئے خاص ہے اور مومنین کے لئے عام ہے جب بھی وہ اس کے ساتھ دُعا کریں ۔ کیا تم نے اللہ تعالےٰ کا (یہ) قول نہیں سُنا اُنھوں نے اندھیروں (مچھلی کے پیٹ) میں پکارا " لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ہ (ترجمہ نہیں کوئی معبود مگر تُو، تُو پاک ہے بے شک مَیں ظالموں میں سے ہُوں) تو اللہ تعالےٰ نے اُن کی یہ دُعا قبول کر لی اور اُنہیں (اُس) مصیبت سے نجات دیدی اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیتے ہیں، پس یہ شرط ہے اللہ کی طرف سے جو اس کے ساتھ دُعا کرے ۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا مچھلی والے کی دُعا جبکہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے، پس اُس کے ساتھ کسی مسلمان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے رب سے دُعا نہیں کی کسی بھی معاملہ میں مگر اللہ نے اُسے قبول کر لیا"

(قصص الانبیاء لابن الکثیر صفحہ ۲۷۹ الناشر المکتب الثقافی الازہر القاہرہ)

معتبر سند سے مسند امام احمد، ترمذی، نسائی اور مستدرک حاکم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے جس میں اللہ کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم نے یونس علیہ السلام کی اس دُعا کو اسمِ اعظم فرمایا ہے، اسمِ اعظم وہ ہے جس کے پڑھنے کے بعد جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے"

حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں

سورۃ	آیت نمبر	
		یونس علیہ السلام جن کا نام
نساء	۱۶۳	بائبل میں یوحنا دے ہے اور جن کا
انعام	۸۶	زمانہ ۸۶۰ھ - ۷۸۴ھ قبل
یونس	۹۸	مسیح کے درمیان بتایا جاتا ہے
انبیاء	۸۷-۸۸	اگرچہ اسرائیلی نبی تھے مگر ان
الصّافات	۱۳۹-۱۴۸	کو اشور (اسیریا) والوں کی
القلم	۴۸-۵۰	ہدایت کے لیے عراق بھیجا گیا

تھا، اور اسی بنا پر اشوریوں کو یہاں قومِ یونسؑ کہا گیا ہے اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قوم کا مرکز اس زمانہ میں نینوا کا مشہور شہر تھا "

نینوی کا محل وقوع

نینوی کے وسیع کھنڈرات آج تک دریائے دجلہ کے مشرقی کنارے موجودہ شہر موصل کے عین مقابل پائے جاتے ہیں، اور اسی علاقے میں " یونس نبی " کے نام سے ایک مقام بھی موجود ہے۔ اس قوم کے عروج کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اس کا دارالسلطنت نینوی تقریباً ساٹھ میل کے دور میں پھیلا ہوا تھا "

(تفہیم القرآن ۲/۳۱۲)

قوم یونس علیہ السلام کی تعداد

حضرت یونس علیہ السلام ایک لاکھ بیس ہزار افراد کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ جیسا کہ حضرت ابی ابن کعب سے منقول ہے "

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّہٗ سَئَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِہٖ وَاَرْسَلْنَاہُ اِلٰی مِائَۃِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ قَالَ یَزِیْدُوْنَ عِشْرِیْنَ اَلْفًا (قصص الانبیاء لابن الکثیر ج ۲ المکتب الثقافی الازہر القاہرہ) حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں پوچھا وَاَرْسَلْنَاہُ اِلٰی مِائَۃِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ آپؐ نے فرمایا یَزِیْدُوْنَ یعنی بیس ہزار (کل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک لاکھ بیس ہزار ہوئے)

زمانہ کا تعیّن

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یونس علیہ السلام کے زمانہ کا تعیّن تاریخی روشنی میں مشکل ہے، البتہ بعض مورخین نے یہ کہا ہے۔ کہ ایران (فارس) میں طوائف الملوکی کا دَور تھا اس وقت نینویٰ میں حضرت یونس کا ظہور ہوا "
(قصص القرآن ۲/۲۰۲ بحوالہ فتح الباری ۶/۳۵۰)

امام بخاری نے کتاب الانبیاء علیہم السلام کے ذکر میں اپنی تحقیق کے مطابق جو ترتیب قائم کی ہے، اس میں یونس علیہ السلام کا ذکر حضرت موسیٰ و حضرت شعیب علیہما السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کے درمیان کیا ہے۔

منصبِ نبوّت کے وقت حضرت یونسؑ کی عمر

حضرت یونس علیہ السلام کی عمر مبارک اٹھائیس سال کی تھی کہ اللہ پاک نے اُن کو منصبِ نبوّت پر سرفراز فرمایا — اور اہلِ نینویٰ کی رُشد و ہدایت کے لئے نامور کیا، جس زمانہ میں حضرت یونس علیہ السلام نینویٰ کے باشندوں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے وہ زمانہ اشوری حکومت کے عروج کا زمانہ تھا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مگر اُن کا طرزِ حکومت قبائلی تھا اور ہر ایک قبیلہ کا جدا جدا حکمران ہوتا تھا، اور نینوٰی اُن قبائلی حکومتوں کے پایۂ تختوں میں مرکزی حیثیت رکھتا تھا اس لئے اپنے عروج و اقبال میں مشہور تھا۔

(قصص القرآن ج ۲ ص ۲۰۲ - ۲۰۳)۔

حضرت یُونس علیہ السلام کا مفصل واقعہ

حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ جس کا کچھ حصّہ تو خود قرآن میں مذکور ہے اور کچھ روایات حدیث و تاریخ سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم عراق میں موصل کے مشہور مقام نینوٰی میں بستی تھی، ان کی تعداد قرآن کریم میں ایک لاکھ سے زیادہ بتلائی ہے ان کی ہدایت کیلئے اللہ تعالےٰ نے یُونس علیہ السلام کو بھیجا۔ انہوں نے ایمان لانے سے انکار کیا، حق تعالےٰ نے یُونس علیہ السلام کو حکم دیا کہ ان لوگوں کو آگاہ کر دو کہ تین دن کے اندر اندر تم پر عذاب آنے والا ہے حضرت یُونس نے قوم میں اس کا اعلان کر دیا، قوم یونسؑ نے آپس میں مشورہ کیا تو اس پر سب کا اتفاق ہُوا کہ ہم نے کبھی یونس علیہ السلام کو جھوٹ بولتے نہیں دیکھا اس لئے ان کی بات نظر انداز کرنے کے قابل نہیں، مشورہ میں یہ طے ہوا کہ یہ دیکھا جائے کہ یونس علیہ السلام رات کو ہمارے اندر اپنی جگہ مقیم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رہتے ہیں تو سمجھ لو کچھ نہیں ہوگا اور اگر وہ یہاں سے کہیں چلے گئے تو یقین کر لو کہ صبح کو ہم پہ عذاب آئے گا، حضرت یونس علی بارشادِ خداوندی رات کو اس بستی سے نکل گئے صبح ہوئی تو عذابِ الٰہی ایک سیاہ دھوئیں اور بادل کی شکل میں اُن کے سروں پر منڈلانے لگا اور فضاءِ آسمانی سے نیچے ان کے قریب ہونے لگا تو ان کو یقین ہوگیا کہ اب ہم سب ہلاک ہونے والے ہیں، یہ دیکھ کر حضرت یونس کو تلاش کیا کہ ان کے ہاتھ پہ مشرف بایمان ہو جائیں اور پچھلے انکار سے توبہ کر لیں مگر یُونس علیہ السلام کو نہ پایا تو خود ہی اخلاصِ نیت کے ساتھ توبہ و استغفار میں لگ گئے، بستی سے ایک میدان میں نکل آئے، عورتیں بچّے اور جانور سب اس میدان میں جمع کر دیئے گئے، ٹاٹ کے کپڑے پہن کر عجز و زاری کے ساتھ اس میدان میں توبہ کرنے اور عذاب سے پناہ مانگنے میں اس طرح مشغول ہوئے کہ پورا میدان آہ و بُکا سے گونجنے لگا، اللہ تعالےٰ نے ان کی توبہ قبول فرما لی اور عذاب ان سے ہٹا دیا جیسا کہ اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے، روایات میں ہے کہ یہ عاشوراء یعنی دسویں محرم کا دن تھا "

ادھر حضرت یونس علیہ السلام بستی سے باہر اس انتظار میں تھے کہ اب اس قوم پہ عذاب نازل ہوگا، ان کے توبہ و استغفار کا حال ان کو معلوم نہ تھا، جب عذاب ٹل گیا تو ان کو فکر ہوئی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ مجھے جھوٹا قرار دیا جائے گا کیونکہ میں نے اعلان کیا تھا کہ تین دن کے اندر عذاب آجائے گا، اس قوم میں قانون یہ تھا کہ جس شخص کا جھوٹ معلوم ہو اور وہ اپنے کلام پر کوئی شہادت نہ پیش کرے تو اس کو قتل کر دیا جاتا تھا، یونس علیہ السلام کو فکر ہوئی کہ مجھے جھوٹا قرار دے کر قتل کر دیا جائے گا۔

انبیاء علیہم السلام ہر گناہ و معصیت سے معصوم ہوتے ہیں مگر انسانی فطرت و طبیعت سے جدا نہیں ہوتے، اس وقت یونس علیہ السلام کو طبعی طور پر یہ ملال ہوا کہ میں نے بحکم الٰہی اعلان کیا تھا اور اب میں اعلان کی وجہ سے جھوٹا قرار دیا جاؤں گا، اپنی جگہ واپس جاؤں تو کس منہ سے جاؤں اور قوم کے قانون کے مطابق گردن زدنی بنوں، اس رنج و غم اور پریشانی کے عالم میں اس شہر سے نکل جانے کا ارادہ کر کے چل دیئے یہاں تک کہ بحر روم کے کنارہ پر پہنچ گئے وہاں ایک کشتی دیکھی جس میں لوگ سوار ہو رہے تھے، یونس علیہ السلام کو ان لوگوں نے پہچان لیا اور بغیر کرایہ کے سوار کر لیا، کشتی روانہ ہو کر جب وسط دریا میں پہنچ گئی تو دفعتاً ٹھہر گئی، نہ آگے بڑھتی ہے نہ پیچھے چلتی ہے، کشتی والوں نے منادی کی کہ ہماری اس کشتی کی من جانب اللہ یہی شان ہے کہ جب اس میں کوئی ظالم گناہگار یا بھاگا ہوا غلام سوار ہو جاتا ہے تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ کشتی خود بخود رک جاتی ہے، اس آدمی کو ظاہر کر دینا چاہیئے تاکہ ایک آدمی کی وجہ سے سب پر مصیبت نہ آئے"

حضرت یونس علیہ السلام بول اٹھے کہ وہ بھاگا ہوا غلام گنہگار مَیں ہوں، کیونکہ اپنے شہر سے غائب ہو کر کشتی میں سوار ہونا ایک طبعی خوف کی وجہ سے تھا باذنِ الٰہی نہ تھا، اس بغیر اذن کے اس طرف آنے کو حضرت یونس علیہ السلام کی پیغمبرانہ شان نے ایک گناہ قرار دیا کہ پیغمبر کی کوئی نقل و حرکت بلا اِذن کے نہ ہونی چاہیئے تھی اس لئے فرمایا کہ مجھے دریا میں ڈال دو تو تم سب اس عذاب سے بچ جاؤ گے، کشتی والے اس پر تیار نہ ہوئے بلکہ انہوں نے قرعہ اندازی کی تاکہ قرعہ میں جس کا نام نکل آئے اس کو دریا میں ڈال دیا جائے، اتفاقاً قرعہ میں حضرت یونس علیہ السلام کا نام نکل آیا، ان لوگوں کو اس پر تعجب ہوا تو ہر مرتبہ قرعہ اندازی کی ہر مرتبہ بحکمِ قضاء و قدر حضرت یونس علیہ السلام کا ہی نام آتا رہا قرآن کریم میں اس قرعہ اندازی اور اس میں یونس علیہ السلام کا نام نکلنے کا ذکر موجود ہے، فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ، یونس علیہ السلام کے ساتھ حق تعالیٰ کا یہ معاملہ ان کے مخصوص پیغمبرانہ مقام کی وجہ سے تھا کہ اگرچہ انہوں نے اللہ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کی تھی جس کو گناہ اور معصیت کہا جاتا ہے اور کسی پیغمبر سے اس کا امکان نہیں، کیونکہ وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معصوم ہوتے ہیں لیکن پیغمبر کے مقام بلند کے مناسب نہ تھا کہ محض خوفِ طبعی سے کسی جگہ بغیر اذن خداوندی منتقل ہو جاویں، اس خلافِ شان عمل پر بطورِ عتاب یہ معاملہ کیا گیا۔

اس طرف قرعہ میں نام نکل کر دریا میں ڈالے جانے کا سامان ہو رہا تھا دوسری طرف ایک بہت بڑی مچھلی بحکم خداوندی کشتی کے قریب منہ پھیلائے ہوئے لگی ہوئی تھی کہ یہ دریا میں آئیں تو ان کو اپنے پیٹ میں جگہ دے، جس کو حق تعالےٰ نے پہلے سے حکم دے رکھا کہ یونس علیہ السلام کا جسم جو تیرے پیٹ کے اندر رکھا جائے گا یہ تیری غذا نہیں بلکہ ہم نے تیرے پیٹ کو ان کا مسکن بنایا ہے، یونس علیہ السلام دریا میں گئے تو فوراً اس مچھلی نے منہ میں لے لیا، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام اس مچھلی کے پیٹ میں چالیس روز رہے یہ ان کو زمین کی تہ تک لے جاتی اور دُور دراز کی مسافتوں میں پھراتی رہی۔ بعض حضرات نے سات، بعض نے پانچ دن اور بعض نے ایک دن کے چند گھنٹے مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی مدت بتلائی ہے (مظہریؒ) حقیقتِ حال حق تعالیٰ

---

[۱] تفسیر سدی، تفسیر کلبی، تفسیر مقاتل بن سلیمان تینوں تفسیروں میں بالاتفاق حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے موافق یہی ہے کہ

حاشیہ باقی اگلے صفحہ پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو معلوم ہے، اس حالت میں حضرت یونس علیہ السلام نے یہ دُعا کی، لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے اس دُعا کو قبول فرمالیا اور بالکل صحیح وسالم حضرت یونس علیہ السلام کو دریا کے کنارے پہ ڈال دیا۔[1] مچھلی کے پیٹ کی گرمی سے ان کے بدن پہ کوئی بال نہ رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے قریب ایک کدّو (لوکی) کا درخت اگا دیا، جس کے پتوں کا سایہ بھی حضرت یونس علیہ السلام کے لئے ایک راحت بن گئی، اور ایک جنگلی بکری کو اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرما دیا کہ وہ صبح وشام ان کے پاس آکھڑی ہوتی اور

(حاشیہ پچھلے صفحہ کا) حضرت یونس علیہ السلام چالیس روز تک مچھلی کے پیٹ میں رہے، (احسن التفاسیر ۶/۲۲-۲۳ بحوالہ تفسیر الدر المنثور ص ۲۸۸ ج ۵)

[1] ترمذی اور مستدرک حاکم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ منظور ہو کہ تکلیف کے وقت اس کی دُعا جلد قبول ہو تو وہ شخص راحت کے وقت اللہ تعالیٰ کو نہ بھولے"

اس کے موافق یونس علیہ السلام راحت کے زمانہ میں ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتے تھے، اور تکلیف کے وقت بھی انہوں نے یہ دُعا کی"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وہ اس کا دودھ پی لیتے تھے"

اس طرح حضرت یونس علیہ السلام کو اس لغزش پر تنبیہ بھی ہو گئی، اور بعد میں ان کی قوم کو بھی پورا حال معلوم ہو گیا،

اس قصہ میں جتنے اجزاء قرآن میں مذکور یا مستند روایات حدیث سے ثابت ہیں وہ تو یقینی ہیں باقی اجزا تاریخی روایات کے ہیں جن پر کسی شرعی مسئلہ کا مدار نہیں رکھا جا سکتا"

(معارف القرآن ۴/۵۷۵ - ۵۷۷)

کتاب ختم ہوئی الحمد للہ رب العلمین

والصلوٰۃ والسلام علےٰ رسولہ الکریم وآلہ واصحابہ

اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین

کمترین عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی مکہ مکرمہ

۱۵ / مارچ ۱۹۹۶ء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ (القرآن)

تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمہیں پالے گی خواہ تم مضبوط قلعوں ہی میں کیوں نہ محفوظ ہو جاؤ

موت کے سائے

(موت کیا ہے؟) کتاب وسنت کی روشنی میں

موت جو ایک ناگزیر حقیقت ہے جس کا ذائقہ ہر شخص نے ہر صورت چکھنا ہے۔ اس کتاب میں اس پر مختلف پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے اور اس کی تیاری کی فکر پیدا کی گئی ہے۔ نیز اس کتاب میں موت و مزار و محشر کے فکر مندوں کے اعمال، ان کے احوال اور موت کے وقت انکے نصیحت آمیز اقوال کا تذکرہ ہے۔

عبدالرحمن عاجز مالیر کوٹلوی

ناشر
رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد
فون ۶۳۹۹۱۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذخیرہ کتب الله

وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ

اور موت کے بعد ان کے آگے (عالم) برزخ ہے، اٹھائے جانے کے دن تک پردہ ہے

عالم برزخ

مرنے کے بعد روز حشر تک کے زمانے میں میت پر کیا گزرتی ہے؟ جسد خاکی کو قبر میں دفن کر دیا جائے یا آگ میں جلا کر اس کی خاک کو ہوا میں اڑا دیا جائے یا دریا میں بہا دیا جائے یا درندوں کے پیٹ کا ایندھن بن جائے یا اسے ادویات کے ذریعہ محفوظ کر دیا جائے کیا ان سب حالات میں میت کی روح یا جسم یا دونوں کو عذاب و ثواب، راحت و کلفت ہوتی ہے کہ نہیں؟ اس پر عقلاً و نقلاً، دلیلاً اور واقعاتاً بحث کی گئی ہے قبر سے متعلق بعض عبرت انگیز سچے واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں نیز ان اعمال کی نشاندہی کی گئی ہے جو موجب عذاب و ثواب قبر ہیں۔

عبدالرحمن عاجز مالیر کوٹلوی

ناشر

رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد

فون نمبر ۶۲۹۹۱۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝
(التکاثر ۱-۲)

کثرت حرص نے تم کو (یادِ خدا سے) غافل کر دیا، یہاں تک کہ تم قبروں سے جا ملے،

شہرِ خموشاں

(قبرستان)

عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

ناشر

رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار

فیصل آباد فون ۶۴۹۹۱۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتٰبًا مَّوْقُوتًا (النساء)

بیشک نماز ایمان والوں پر پابندی وقت کے ساتھ فرض ہے۔

مقام نماز

قرآن وسنت کی روشنی میں

بسلسلہ اہتمام واکرام نماز قرآن مجید میں وارد شدہ ۶۲ آیات کی بزبان مفسرین، دلنشین مکمل تفسیر اور اس ضمن میں بہت سی احادیث مبارکہ کی مفصل تشریح۔

پنجگانہ نماز ادا کرنے پر بے مثال انعام اور ترک نماز پر ہولناک انجام اور ضروری واہم احکام نماز کا بیان۔

عبد الرحمن عاجز مالیر کوٹلوی

ناشر

رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار فیصل آباد پاکستان، فون ۶۲۹۹۱۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ (الذاریات: ۲۱)
اور خود تمہاری ذات میں بھی (اللہ تعالیٰ کی بے شمار نشانیاں ہیں)
تو کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا

انسان۔ نشانِ رحمان

اس کتاب میں انسان کی پیدائش میں عجائبات قدرتِ الٰہیہ کا تذکرہ ہے۔ جو خالقِ حقیقی نے اپنے کلام پاک میں مختلف مقامات پر مختلف انداز میں بیان فرما کر انسان کو دعوتِ فکر دی ہے۔ کہ جس نے تجھے پہلی بار اس قدر حسین و جمیل بنایا ہے۔ کیا تجھ پر موت وارد کر کے دوبارہ تجھے زندہ کر کے تجھ سے تیری زندگی کے ہر قول و فعل کا حساب نہیں طلب کر سکتا؟

کیوں نہیں؟ یہ اللہ تعالیٰ کا عدل ہے۔ اُس کا اعلان ہے کہ ایسا ہو کر رہے گا۔ انسان اپنا نامۂ اعمال خود تیار کر رہا ہے۔ قیامت کے روز اُس کا نامۂ اعمال اُس کے سامنے رکھ دیا جائے گا اور حکم ہوگا اِقْرَاْ کِتٰبَکَ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا (بنی اسرائیل) (لے) اپنا نامۂ اعمال پڑھ آج تو خود ہی اپنے حق میں حساب کرنے کیلئے کافی ہے) اس کے بعد اعمال کے مطابق جنت یا جہنم ایک مقام اُسے دے دیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

ناشر
رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد
فون ۶۴۳۹۹۱۶۰

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ
الْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ
وَرُسُلِهٖ :

پیغمبر ایمان لائے اُس پر جو اُن کے پروردگار کی طرف سے اُن پر نازل ہوا ہے اور مومنین بھی، یہ سب ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے پیغمبروں پر (البقرہ ۲۸۵)

ارکانِ ایمان

اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ایمان لانا ایمان کے ستون ہیں ستون کے بغیر کوئی عمارت قائم نہیں رہتی لہٰذا خود رسول بھی اُن پر ایمان لاتے اور تمام مومنین بھی، اُس کی وضاحت کون فرما رہا ہے؟ خود اللہ تعالیٰ

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

فون
۶۴۹۹۱۶

رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد پاکستان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ (لقمان ۸-۹)

(بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام بھی کئے اُن کیلئے راحت کی جنتیں ہیں) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کا یہ سچا وعدہ ہے۔

ایمان اور عمل صالح،

اس کتاب میں قرآن وحدیث سے بیان کیا گیا ہے کہ ایمان اور عمل صالح کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ کیا اللہ و رسولؐ قرآن اور آخرت پر دعویٰ ایمان کیساتھ شرک وبدعت کا ارتکاب اور نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ سے راہِ فرار اختیار کیا جائے تو اس حال میں نجات ہو جائے گی؟ یا کوئی رفاہِ عامہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے مساجد، اور ہسپتال وغیرہ بنواتا ہے، دردمند دل، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور حاجتمندوں کی خبر گیری کرتا ہے۔

لیکن اللہ و رسولؐ، قرآن مجید اور آخرت پر اس کا ایمان نہیں وہ مشرک اور کافر ہے۔ کیا وہ اپنے نیک اعمال کے سبب جہنم سے بچ جائے گا اور جنت میں داخل ہو جائیگا؟

عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

ناشر
رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد
فون نمبر ۶۴۹۹۱۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿الذاریات ۵۶﴾

ہم نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کرتے رہیں

ربِّ کائنات اور اُس کی عبادت

اس کتاب (ربِّ کائنات اور اُس کی عبادت) میں اللہ تعالیٰ کے وجود پر قرآنِ مجید اور مسلم و غیر مسلم علماء اور سائنسدانوں کے دلائل بیان کئے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ کائنات کا ہر ذرہ پکار رہا ہے کہ ہم خود بخود پیدا نہیں ہوئے ہم زبردست خالق کے کرشمۂ قدرت کا شاہکار ہیں، لہٰذا وہی خلاقِ مخلوقات ہی اسکا مستحق ہے کہ خشوع و خضوع، تذلل و پستی، قیام و رکوع اور سجدہ اسی کیلئے ہو"

یہ تحیر خیز کائنات جس کی تخلیق ہے وہی معبودِ برحق ہے، وہی مستحقِ عبادت ہے"

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت فضیل بن عیاضؒ

پیدائش ۱۰۶ھ — وفات ۱۸۷ھ

آپکا علم، زُہد، تقوی، قناعت، صبر، حلم، خوفِ خدا، اُمیدِ رحمت رات کا قیام، نمازِ تہجد، آہ وبکا، دُنیا سے بے رغبتی، فکرِ آخرت اور اُس کیلئے تیاری، لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی عبادت اور اُس کے ذکر کی ترغیب دلانا۔ اور اُسکی نافرمانی سے بچنے کی تلقین کرنا۔ خلیفۂ وقت ہارون الرشید سے بات چیت، دورانِ گفتگو اُنہیں رعیت اور اللہ تعالےٰ کے حقوق کے سلسلہ میں ڈرانا اور ہارون الرشید کا زار وقطار بار بار رونا حتےٰ کہ بے ہوش ہوجانا۔ ابتداء میں آپ ڈاکوؤں کی جماعت کے سردار تھے اچانک ایک واقعہ سے متأثر ہوکر ڈاکہ زنی سے توبہ کرنا۔ اور پھر مکہ مکرمہ میں سکونت اختیار کرنا۔ اور ۱۸۷ھ میں وہیں وفات پانا۔ آپکے تلامذہ اور اساتذہ، آپکی عبادت وریاضت، آپکے نصیحت آمیز اقوال اور عبرت انگیز احوال اور آپ سے مروی احادیثِ مطہرہ کا تذکرہ

عبدالرحمن عاجز

ناشر رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار فیصل آباد فون پاکستان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سورۃ فاتحہ

یہ سورت قرآن مجید کا دیباچہ اور اُس کے وسیع مضامین کا خلاصہ ہے۔ اسی لیے اِس کو فاتحہ یعنی فاتحۃ الکتاب اور اُم القرآن کہا گیا ہے اسکی شوکت وعظمت اور اسکی رفعت و منزلت کے لیئے یہی کافی ہے کہ ربِ کائنات کی اہم عبادت "نماز" کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ مختلف احادیث کے مطابق اِس کے بغیر نماز نہیں ہوتی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تورات، انجیل اور قرآن میں اسکی مثل نہیں سورۃ حجر کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ (الحجر ۸۷) (اور ہم نے آپ کو سات آیتیں وظیفہ کے طور پر بار بار دہرائی جانے والی عطا کیں اور قرآنِ عظیم) حضورؐ کا ارشاد ہے اور اِس سے مراد سورۃ فاتحہ ہے وہ بڑا خوش نصیب ہے جو اِس سورت کی قدر و منزلت کو سمجھتے ہوئے اسکی شوق و محبت سے تلاوت کرتا ہے اور اسکے معانی و مفہوم کو تفکر و تدبر سے سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی
فیصل آباد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شاہکار اشعار

غذائے روحانیات، درسِ اخلاقیات

شاہکار اشعار

برائیوں سے اجتناب نیکیوں کی تلقین، قرآن کریم کی بہت سی آیات اور احادیث مطہرہ کا ترجمہ و مفہوم وجد آفریں اشعار کی صورت میں۔ حمد، نعت، توحید، نماز، روزہ حج، زکوٰۃ، اسلام، قرآن، احادیث، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ کے فضائل پر مستقل نظمیں، مرد عورت بچے بوڑھے سب کے لیے یکساں مفید خطیبوں اور واعظین کیلئے خصوصی تحفہ

جامِ طہور

مصنف
عبدالرحمٰن عاجز
مالیر کوٹلوی

صبحِ صادق

جامِ طہور کا ہر شعر پند و نصیحت سے لبریز سوز و گداز سے بھرپور ہے
جامِ طہور کا ہر قطرہ (شعر) روح کو گرماتا دل کو تڑپاتا ہے۔
جامِ طہور افکارِ ایمانی کی ترجمانی کی کامیاب کوشش ہے۔

صبحِ صادق خوابیدہ دلوں کے لیے پیغامِ بیداری ہے۔
صبحِ صادق گم کردہ راہ کیلئے مینارۂ نور و ہدایت ہے۔
صبحِ صادق الحاد و دہریت کے اندھیرے میں روشنی کی کرن ہے۔

شمعِ فروزاں :۔ نظمیات کی تیسری کتاب اس کتاب کی نظموں کا خلاصہ اس شعر میں ہے

اُس گھر میں اندھیرے کا تصور ہی غلط ہے
جس گھر میں ہمہ وقت رہے شمعِ فروزاں

رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد

فون ۲۳۹۹۱۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرہ ۱۶۵)

اہلِ ایمان سب سے زیادہ اللہ سے محبت رکھتے ہیں۔

رُوحِ عبادت

عبادت کی بے شمار قسمیں ہیں:

☆ جن میں اللہ تعالیٰ کی غایت درجہ محبت

☆ اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ اطاعت

☆ اللہ تعالیٰ سے انتہائی خشیت (خوف)

عبادت کی روح ہے۔

اس کتاب میں عبادت کی ان تین اقسام کا بیان ہے

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

مکۃ المکرمہ

۲۶ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

○ وہ دلہن جس کے روز و شب پھولوں کا گلدستہ تھے،

○ جیسے شاخ گل پر نرم و نازک کونپل

○ جس کا شباب چودھویں کے چاند کی طرح روشن۔

اور پھر وہ صرف ایک

سال بعد ہی عالم آخرت کی طرف چل پڑی اور پیغام دے گئی کہ ـــ

○ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی "حقیقت" کیا ہے؟

اس حقیقت کو جاننے کے لئے

دلہن قبر کی آغوش میں

ملاحظہ کیجئے!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مختصر فہرست عربی کتب

تفسیر کبیر للرازی
تفسیر ابن جریر (طبری)
تفسیر روح المعانی
تفسیر روح البیان
تفسیر ابن کثیر
تفسیر فتح القدیر
تفسیر دُرِّ منثور
تفسیر سراج المنیر
تفسیر المراغی
تفسیر مجمع البیان
تفسیر الخازن مع النسفی
تفسیر بیضاوی
تفسیر الصاوی
تفسیر قرطبی
تفسیر المنار
تفسیر اضواء البیان
تفسیر الکشاف
تفسیر المنار

تفسیر فی ظلال القرآن
تفسیر الجمل علی الجلالین
تفسیر جلالین مع کمالین
تفسیر ابن عباس
تفسیر جواہر العلوم
تفسیر منہج الصادقین
تفسیر بحر المحیط
تفسیر خفاجی علی البیضاوی
حاشیہ شیخ زادہ
الاتقان فی علوم القرآن
اعجاز القرآن
احکام القرآن للجصاص
المعجم المفہرس لالفاظ القرآن
فتح الباری
عمدۃ القاری
فیض الباری

عون المعبود
تحفۃ الاحوذی
نیل الاوطار
الترغیب والترہیب
شرح السنۃ
معارف السنن
کنز العمال
المستدرک للحاکم
سنن الدارمی
سنن الکبریٰ
تلخیص الحبیر
المغنی لابن قدامہ
التعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی
ریاض الصالحین
المحلّٰی لابن حزم
مدارج السالکین
اعلام الموقعین

القوائد
کتاب الزہد لابن حنبل
النہایہ لابن الاثیر
حلیۃ الاولیاء
اسد الغابہ
الاصابہ
الطبقات الکبریٰ
حیاۃ الحیوان
تاریخ طبری
البدایہ والنہایہ
القاموس المحیط
سبل السلام
منہاج السنۃ
الخصائص الکبریٰ
الحاوی للفتاویٰ
المنجد
السیرۃ النبویہ
کتاب التوحید

منیجر رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار فیصل آباد
فون نمبر:- ۴۴۹۹۱۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مختصر فہرست اردو کتب

تفسیر حقانی
تفسیر ابن کثیر
تفسیر بیان القرآن
تفسیر عثمانی
تفسیر تدبر القرآن
تفسیر تفہیم القرآن
تفسیر موضح القرآن
احسن التفاسیر
تفسیر معارف القرآن
تفسیر ثنائی
تفسیر ستاری
تفسیر نعیمی
تفسیر مواہب الرحمٰن
درس قرآن
تفسیر ابن عباس
لغات القرآن
مصباح اللغات
فیروز اللغات
المعجم اردو عربی
بخاری مترجم
مسلم مترجم
ابو داؤد مترجم
ابن ماجہ مترجم
نسائی مترجم
ترمذی مترجم

ریاض الصالحین
بلوغ المرام مترجم
مؤطا امام مالک مترجم
مظاہر حق
مشکوٰۃ مترجم
مذاق العارفین
غنیۃ الطالبین
نسخۂ کیمیاء
الفتح الربانی
اسلامی خطبات
کیمیائے سعادت
رحمۃ العالمین
سیرۃ النبی شبلی نعمانی
بستان المحدثین
واضح البیان
فی تفسیر ام القرآن
علم الفقہ
آفتاب ہدایت
حقیقت مذہب شیعہ
الفاروق
تبلیغی نصاب
بہشتی زیور
فرہنگ آصفیہ
تذکرۃ الحفاظ اردو
الارشاد الی سبیل الرشاد

تاریخ الخلفاء
خلفائے راشدین
مخزن اخلاق
فتاویٰ رشیدیہ
فتاویٰ نذیریہ
فتاویٰ اہلحدیث
مجموعۂ توحید
جملہ علمی کتب تصنیفات
(مولانا حکیم محمد عبداللہ رح)
مکتوبات امام ربانی
تاریخ التقلید
کشف المحجوب
عوارف المعارف
سیرت عمر بن عبدالعزیز
کتاب الروح
سیرت عائشہ صدیقہ
سیرت صحابیات
اسلام کی کتاب
مکمل ۵ حصے
موت کا منظر
حصن حصین

مولانا محمد صادق کی
جملہ تصنیفات
جام طہور (مجموعۂ نظم)
صبح صادق
عالم برزخ
موت کے سائے
تصنیفات علامہ
اقبال وغیرہ
ترجمان السنۃ
تذکرہ علمائے پنجاب
قصص القرآن
تحریک آزادی فکر
حیاۃ الصحابہ
فوائد الفوائد
اسلامی خطبات
تزکیۂ نفس
ظفر المبین
تفسیر الباری اردو ترجمہ
بخاری

منیجر رحمانیہ دار الکتب
امین پور بازار فیصل آباد
فون نمبر: ۶۳۴۹۱۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ (الزمر ۵۳)
بے شک اللہ سب گناہ معاف کرنے والا ہے

استغفار

گناہ ایک ایسی بیماری ہے جس میں کم و بیش ہر انسان مبتلا ہے یہ جس قسم کا خطرناک مہلک مرض ہے اُسی قسم کی اس کی مؤثر ترین دوا بھی ہے ۔ اور یہ دوا رب کائنات نے اپنے کلامِ پاک قرآنِ مجید میں بیان فرمائی ہے ۔ اس دوا کا نام ہے " استغفار " استغفار کے اقسام اس کے پڑھنے کے مخصوص اوقات کا مفصّل ذکر اس کتاب " استغفار " میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے "

عبدالرحمن عاجز مکہ مکرمہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تاج کمپنی اور دوسرے اداروں کے

ہر قسم کے

قرآن مجید مترجم و غیر مترجم تفاسیر و احادیث کتب درس نظامی

اور

کتب تاریخ ، کتب اخلاقیات ، طبی کتب

مکہ مکرمہ، مصر، بغداد، ترکی، بیروت، طہران وغیرہ کی

عربی، اسلامی، مذہبی مطبوعات، پاک و ہند کی عربی، فارسی اور

جدید و قدیم، نادر و نایاب کتب اور قلمی مخطوطات کی

خرید و فروخت کا ــــــ عظیم ادارہ

المکتبۃ الرحمانیۃ
... اردو بازار لاہور
08610

رحمانیہ دار الکتب ، امین پور بازار۔ فیصل آباد ۲۶۹۹۱۶

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

نثر میں

تالیفات:- **عبدالرحمٰن عاجز** مالیر کوٹلوی

- موت کے سائے
- عالمِ برزخ
- مقامِ نماز
- حضرت فضیلؒ بن عیاض
- انسان نشانِ رحمان
- شہرِ خموشاں
- ارکانِ ایمان
- ایمان اور عملِ صالح
- ربّ کائنات اور اُسکی عباد
- سُورۃ فاتحہ فضیلت اور تفسیر
- رُوحِ عبادت
- ذِکرُاللہ
- دُلہن قبر کی آغوش میں

نظم میں

- صُبحِ صادق
- شمعِ فروزاں
- جامِ طہُور

زیرِ طباعت

- اخلاقِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم
- دُعائیں اور عطائیں
- مال خیر بھی ہے اور شر بھی
- تفسیر سُورۃ عصر
- تکبّر کا انجام
- اسْتغفار
- اسلامی اخلاق

عربی، اُردُو، دینی جدید وقدیم، نادر ونایاب
کُتب کی خرید وفروخت کا عظیم ادارہ

RAHMANIA DAR-UL-KUTAB

AMIN PUR BAZAR, FAISALABAD, PAKISTAN. PHONE: 649916